اضافہ شدہ ایڈ

عکس مجدد الف ثانی
حضرت امام خراسانیؒ

بہار اسلام پبلیکشنز
1910/D-1 گجر پورہ سکیم شیر شاہ روڈ لاہور
فون 042-36844786 موبائل 0333-4229760-0313-4642506

ماہنامہ

بہارِ اسلام

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خاتم النبیین — باعث تخلیق کائنات

سید محمد عباس سیفی

محمد عرفان

دفتر ماہنامہ بہار اسلام

[illegible]

اس دائرے میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا زر سالانہ ختم ہو چکا ہے

042-36844786

0333 / 0312 4229760

0322 / 0313 4642506

Mothlybahareislam@yahoo.com

Mothlybahareislam@gmail.com

علامہ ڈاکٹر محمد عارف نعیمی

علامہ پیرزادہ محمد عابد حسین سیفی

علامہ مجاہد عبدالرسول خان

علامہ محمد توصیف النبی

پیر سید عبیر علی شاہ بخاری

پیر سید طیب جاوید گیلانی

مولانا محمد عمران عنبری قادری

مولانا محمد حفیظ چشتی صابری

صوفی محمد اختر علی سیفی

حاجی عبدالرزاق چشتی

حافظ محمد عثمان احمد

Marfat.com

فیضان نظر
سیف الرحمن مبارک

نام کتاب ـــــــ عکس مجدد الف ثانی امام خراسانی

ترتیب و تدوین ـــــــ ابوالرضا محمد عباس مجددی سیفی

تاریخ اشاعت ـــــــ بار اول اگست 2010ء بار ثانی جنوری 2011ء

ڈیزائننگ ـــــــ رانا محمد عمران 03004998724

کمپوزنگ اپروف ریڈنگ ـــــــ حافظ محمد عرفان طریقتی، محمد شہزاد

ناشر ـــــــ **بہار اسلام پبلیکیشنز** 1910/D1 بلاک گجر پورہ سکیم لاہور

پرنٹرز ـــــــ نفیس دار الکتابت شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور 0423-7115719

تعداد ـــــــ

ہدیہ ـــــــ 300 روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ سیفیہ مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف
- اصغر علی سیفی کیپ ہاؤس مرکزی آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف 0333-4783166
- دار العلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ تاج آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ
- دار العلوم جامعہ حنفیہ سیفیہ محمدیہ بالمقابل راوی ریان طارق حسین ٹاؤن لاہور
- آستانہ عالیہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور
- دار العلوم جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات بادشاہی روڈ اوچال کلاں گجرات
- مکتبہ سیفیہ مدنی سیفی پلازہ رحمٰن شہید روڈ گجرات
- آستانہ عالیہ نجابیہ سیفیہ کوٹ خواجہ سعید لاہور
- علامہ فضل حق پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور
- نیو القمر بک کارپوریشن گنج بخش روڈ لاہور 0423-7355359
- مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور

انجمن بہار اسلام دار العلوم جامعہ سیفیہ
1910/D1 بلاک گجر پورہ سکیم نمبر 2 لاہور
0333-4229760-0313-4642506-0423-6844786

Marfat.com

"د مبارک صاحب په فراق کې"

از: صاحبزاده السيد احمد حسن السيفي

غم لړلي ما سخوتن ووچه جانان ئې رانه واخست

چه زمونګ دزړګی سروو دادا جان ئې رانه واخست

چه په خپل مولا عاشق ووچه دهر صفت لائق و

چه په حق باندې ناطق ووپهلوان ئې رانه واخست

چه تقوی دچا شعار ووچه ئې زهد کاروبار وو

چه همیش بهار ووګلستان ئې رانه واخست

چه عالم ده شریعت ووچه واقف په شریعت وو

چه عاشق په طریقت وودرمرجان ئې رانه واخست

چه کامل اکمل ولي ووچه وارث دهاك نبي وو

چه تقي نقي سخي ووداسلطان ئې رانه و اخست

چه په غم به تل صابر ووچه نعمت باندې شاکر وو

چه مسکابه پرې جاري وه سره لبان ئې رانه و اخست

چه قیوم د زماني ووچه زینت داستاني وو

چه پرې مونر ورمطمئنه اطمینان ئې رانه و اخست

چه کرم ئې په حسن ووچه موروح جان او بدن وو

چه نعمت ووهم رحمت وودا باران ئې رانه واخست

Marfat.com

"مبارک صاحب کے فراق میں"

ترجمہ از: صاحبزادہ سید احمد حسن سیفی

غم سے پر رات تھی جب ہمارا جانان ہم سے چھن گیا
جو ہمارے دل کا محسن تھا وہ دلدا جان ہم سے چھن گیا
جو اپنے خدا پہ عاشق تھا اور بے شمار صفات کے لائق تھا
جو حق بات پہ ناطق تھا وہ پہلوان ہم سے چھن گیا
تقوی جس کا شعار تھا زہد جس کا کاروبار تھا
جو ہمنشین بہار تھا وہ گلستان ہم سے چھن گیا
جو عالم شریعت تھا جو کہ واقف حقیقت تھا
جو عاشق طریقت تھا وہ انمول مرجان ہم سے چھن گیا
جو کامل اکمل ولی تھا جو کہ وارث نبی (ﷺ) تھا
جو تقی نقی سخی تھا وہ سلطان ہم سے چھن گیا
جو تکلیفوں پہ صابر تھا جو نعمتوں پہ شاکر تھا
جو سکون روح و قلب تھا وہ سکان ہم سے چھن گیا
جو قیوم تھا زمانے کا جو کہ زینت تھا آستانے کی
ہمیں جس سے تسلی تھی وہ اطمینان ہم سے چھن گیا
جو حسن پر مہربان تھا اس کی روح، جسم اور جان تھا
جو نعمت تھا جو رحمت تھا وہ باران ہم سے چھن گیا

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

نتیجہ فکر: محمد شہزاد مجددی سیفی

سوئے گلزار جناں با صد نیاز و شاد رفت
قلب و قیوم زماں آخر بہشت آباد رفت

بست آن محبوب سبحاں رفت از دار فناء
رائیگاں آہ و فغان و نالہ و فریاد رفت

رہبرِ اہلِ سلوک و مرشد زندہ دلاں
چارہ سازِ ما غریباں ، پیکر امداد رفت

بر صدائے "ارجعی" لبیک گفتہ شیخ کل
بہر دیدار خدا از عالم ایجاد رفت

آسماں بارید اشک و کرد نوحہ فرشِ خاک
آخرش از دار فانی پیر ما شہزاد رفت

اہل عرفان و طریقت ۔در غم او مضطرب
سیف رحماں پیرارچی قائد ارشاد رفت

۱۴۳۶ھ

Marfat.com

ادارہ بہار اسلام اور اس کے بانی پر ایک نظر

انجمن بہار اسلام پاکستان نے جتنے قلیل وقت میں ترقی کے زینے چڑھے ہیں اس نے بڑے بڑے لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ لوگ انگشت بدندان انجمن بہار اسلام کو آسمان شہرت کی بلندیوں پر چمکتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔

جس ہستی کی بدولت یہ ساری کامیابیاں انجمن کے حصے میں آئی ہیں ان کے مختصر حالات وواقعات سے آگاہی ضروری ہے۔ لہٰذا ان کے مختصر حالات آپ کے سامنے ہیں۔

اسم گرامی: آپ کا نام "محمد عباس" اور والد کا نام "محمد یٰسین" ہے۔ آپ کے دادا "محمد اسماعیل" اولیاء اللہ میں سے تھے۔

ولادت: آپ ولادت باسعادت 8-10-1972 کو شمالی لاہور کے علاقہ "محلہ غوث پارک سنگھ پورہ" میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم قاری محمد ریاض نقشبندی اور قاری محمد اسلم قادری صاحبان سے حاصل کی۔ گورنمنٹ ملحقہ پرائمری سکول سے "پرائمری" کا امتحان نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔ 1988ء میں میٹرک کا امتحان "کیمبرج ہینسو سکول گجر پورہ چوک لاہور" سے پاس کیا۔ درسِ نظامی کی ابتدائی کتب "دارالعلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ" لاہور کینٹ میں "علامہ پیر عابد حسین رضوی سیفی" صاحب سے پڑھیں۔ جبکہ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ سے سماعتِ حدیث کی سعادت حاصل کی۔

بیعت وخلافت: 1988ء میں میٹرک کے امتحانات کے دوران کچھ دوستوں سے معلوم ہوا کہ شہر لاہور میں ایک ولی اللہ تشریف لائے ہیں جن دل سے (لوگوں کے متولے کے

Marfat.com

مطابق) اللہ، اللہ کی آوازیں آتی ہیں۔ جب آپ زیارت کی غرض سے حاضر خدمت ہوئے تو دل سے اللہ اللہ کی آواز آتی تھی یا نہیں مگر اُن کے چہرے کا نور اور شریعت مطہرہ کی پابندی دیکھ کر ان کی زبان پر "سبحان اللہ" ضرور جاری ہو گیا، جو کہ کسی اللہ کے ولی کو پہچاننے کا نبوی طریقہ ہے۔ حضور انور ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ اللہ کا ولی وہ ہوتا جسے دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔

لہذا آپ نے ان بزرگوں کے دست حق پرست پر خود کو بیچ دیا۔ اس صاحب علم و عمل شخصیت لوگ "حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

کسب فیض اور سند خلافت: حضرت علامہ ابو الرضا محمد عباس مجددی سیفی صاحب نے حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے خوب فیوضات و برکات حاصل کئے۔ آپ نے جس سرعت اور تیزی کے ساتھ ترقی کے زینے طے کئے اس کا اندازہ آپ کی اسناد خلافت پر نظر ڈالنے سے ہو جاتا ہے۔

آپ نے 1988ء میں بیعت کی اور محض ایک سال کے قلیل عرصے میں سلسلہ نقشبندیہ سے اسباق بدرجہ اتم مکمل کئے اور 1989ء میں سند اجازت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد دیگر سلاسل کے اسباق کو بھی تقریباً ایک ایک دو دو سال کے عرصے میں مکمل کئے اور 1990ء میں قادریہ، 1992 میں چشتیہ، 1994 میں سہروردیہ اور 1996ء میں خلافت مطلقہ سے سرفراز ہوئے۔ تب سے خدمت شریعت اور اقامت طریقت میں شب و روز صرف کر رہے ہیں۔

مختلف شعبہ جات میں خدمات: حضرت ابو الرضا، کو بچپن سے ہی اسلام اور اسلامیان سے محبت رہی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے اسلامی شعبہ جات میں سے تقریباً ہر شعبے میں خدمات سرانجام دیں ہیں۔ جن کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

Marfat.com

صلوٰۃ کمیٹی کا قیام: 12-8-1987 کو آپ نے بچوں میں نماز کا شعور پیدا کرنے اور رب کائنات کے سامنے جبین نیاز جھکانے کا ذوق پیدا کرنے کیلئے "صلوٰۃ کمیٹی" کا قیام فرمایا۔ اس کمیٹی میں آپ سمیت آپ کے مخلص دوستوں نے بے مثال کردار ادا کیا اور نوجوان نسل اور نوعمر بچوں میں نماز کا ایسا ولولہ پیدا کر دیا کہ ہر گھر سے "نمازی بچے" نکلنے لگے۔

دار العلوم کا قیام: اسلامی خدمات میں مدرسہ یا دار العلوم ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت ابوالرضا، 1992 میں ایک چھوٹے سے کمرے میں "مدرسہ مدنیہ غوثیہ سیفیہ تعلیم القرآن" کے نام سے ایک اکیڈمی کا آغاز کیا۔ یہ آپ کا خلوص اور محبت ہی تھی کہ چند ہی سالوں میں وہ لگایا ہوا پودہ تناور درخت بن کر لوگوں کے سامنے آشکار ہوا۔ آج وہ چھوٹا سا مدرسہ "دار العلوم جامعہ سیفیہ (رجسٹرڈ)" کی شکل اختیار کر چکا ہے جہاں پر سینکڑوں طلباء و طالبات، ناظرہ، حفظ، تجوید و قرأت، درس نظامی اور علوم عصریہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جمعیت علماء پاکستان میں خدمات: 1993 میں آپ کو جمعیت علماء پاکستان حلقہ پی پی 120 کا نائب صدر بنایا گیا۔ اور پھر آپ کی خدمات کو دیکھتے ہوئے 1994 میں دوبارہ آپ کی سلیکشن ہوئی۔ آپ نے اس شعبہ میں بھی گرانمایہ خدمات انجام دیں۔

سنی جہاد کونسل کا نائب امیر: 1995 میں پیر سید علی رضا بخاری صاحب نے آپ کو "سنی جہاد کونسل" پنجاب کا نائب امیر مقرر کیا۔ جس میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں

انجمن غلامان رسول کا قیام: 1999 میں آپ نے اپنے دوستوں سے مل کر انجمن غلامان رسول ﷺ کے نام سے ایک تنظیم کا آغاز کیا جس کی خدمات آج تک لوگوں کے سینوں میں تازہ ہیں۔ اس انجمن نے درجنوں محافل میلاد اور کانفرنسز کا انعقاد کیا، جن میں وقت کے

Marfat.com

جید علماء ومشائخ تشریف لاتے رہے۔

جامع مسجد گلزار مدینہ کا افتتاح: ایک چھوٹے کمرے سے شروع ہونے والے مدرسہ کے بانی کے خلوص کا صلہ اللہ جل شانہ نے یہ عطا فرمایا کہ تقریباً 17 مرلے پر مشتمل ایک پلاٹ مدرسہ ومسجد کیلئے آپ کو "الاٹ" کیا گیا۔ جہاں آپ نے "جامعہ مسجد گلزار مدینہ" کے نام سے اللہ کا گھر تعمیر کیا۔ 17 نومبر 2000 میں اس مسجد میں پہلی نماز "نماز مغرب" ادا کی گئی اور اسلامی تقویم کے لحاظ سے یہ وہی رات تھی جس رات اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نماز جیسی نعمت عطا فرمائی تھی یعنی 26 رجب المرجب معراج النبی ﷺ کی رات۔

اس مسجد ومدرسہ کا باقاعدہ افتتاح، پیر طریقت رہبر شریعت غوث جہاں حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک علیہ الرحمہ" نے اپنے دست اقدس سے فرمایا اور عشاء کی نماز باجماعت ادا فرمائی۔

یاد رہے کہ اسی تاریخ اور دن کو آستانہ عالیہ سیفیہ لکھوڈیر (فقیر آباد) کا افتتاح بھی حضرت مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا۔ اور ہمارے لئے اعزاز کی بات تھی آپ ان کاموں کیلئے خصوصی طور پر پشاور سے تشریف لائے تھے۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

جماعت اہلسنت کا نائب امیر: حضرت ابو الرضا محمد عباس سیفی صاحب کو 2007 میں مرکزی جماعت اہلسنت شمالی لاہور کا نائب امیر چنا گیا۔ آپ نے یہ تمام ذمہ داریوں خندہ پیشانی سے اٹھائی اور پایہ تکمیل تک پہنچا کر عہدہ برا ہوئے۔

انجمن بہار اسلام کا قیام: 2008 میں انجمن بہار اسلام وجود میں آئی بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ یہ وہی انجمن تھی جو اس سے قبل مختلف ناموں سے کام کرتی رہی اور 2008 میں اس کو "انجمن بہار اسلام" کا نام دیا گیا۔

Marfat.com

ماہنامہ بہار اسلام لاہور: اسی انجمن کے زیر اہتمام ایک فرقہ پرستی سے پاک غیر سیاسی مجلہ "ماہنامہ بہار اسلام" کے نام سے شائع ہوتا ہے، جو اب کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے بہت کم وقت میں اس مجلے کو تاریخی شہرت عطا فرمائی ہے۔ اور یہ مجلہ پاکستان کے علاوہ، افغانستان، ہندوستان، انگلینڈ، برطانیہ، ہالینڈ سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا ذمہ لئے ہوئے ہے۔

بہار اسلام ویلفیئر سوسائٹی: ابھی چند ماہ قبل حضرت علامہ محمد عباس مجددی سیفی صاحب کی زیر سرپرستی "بہار اسلام ویلفیئر سوسائٹی" کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس کے تحت غریب بچیوں کی شادی کی تقریبات کیلئے تقریباً تمام سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مسلمان بھائی بھی اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

حضرت ابوالرضا دام ظلہ کی خدمات کے چند گوشے نظر نواز کیے ہیں جن سے ان کی خدمات کا اندازہ لگانا کچھ مشکل امر نہیں۔

ازدواجی زندگی: "النکاح من سنتی" (نکاح میری سنت ہے۔ الحدیث) پر عمل کرتے ہوئے 19-9-2003 بروز جمعہ رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ اور زندگی کے ایک اور دور میں قدم رکھا۔

اولاد امجاد: شادی کے ایک سال بعد 2004 میں اللہ تعالیٰ نے چاند سے بیٹے کا تحفہ عطا فرمایا جس کا نام "محمد رضاء المصطفےٰ" متعین ہوا۔ اسی کی نسبت سے آپ کو "ابوالرضا" کہا جاتا ہے۔ 2006 اور 2008 میں بالترتیب ایک ایک بچی تولد ہوئی۔ اللہ کے فضل و کرم سے ابھی چند ماہ قبل 20 جون 2010 کو ایک اور بیٹا پیدا ہوا جس کا نام "فداء المصطفےٰ" تجویز کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام اولاد کو عمر خضری عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی: شاہ رسول ہے مگر آپ مبارک، مولانا طالقان کے لقب سے مشہور تھے آپ کا اصلی وطن تکاب شریف تھا۔ آپ مبارک نے اپنے زمانے کے معروف اساتذہ کرام سے علوم عقلی ونقلی خوب اچھے طریقے سے حاصل کرنے کے بعد فراغت ودستار فضیلت حاصل کی اوران علماءزمانہ کی علمی جلالت وفقاہت کے وارث بنے اور جو اس زمانہ میں صاحب کمال مروجہ علوم فنون تھے ان میں کمال حاصل کیا اور آپ کے علمی کمال کا چرچا دور دور تک پھیل گیا تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے تدریس کا آغاز فرمایا اور اعلیٰ مدرس کی حیثیت سے آپ کی اچھی شہرت ہوگئی اور طالب علم علم ظاہری کے پیاسے اپنی پیاس بجھانے کے لیے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونا شروع ہو گئے دوران تدریس آپ مبارک نے مکتوب امام ربانی کا مطالعہ فرمایا جس سے علوم باطنی کا شوق وذوق بڑھ گیا اور کسی کامل ومکمل مرشد کی تلاش شروع فرمادی اور حصول علم باطن کے لیے اس زمانے کے عظیم المرتبت شیخ کامل ومکمل عارف باللہ ولی زمانہ یگانہ روزگار حضرت اخندزادہ تکاب قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور تین سلاسل قادریہ چشتیہ سہروردیہ مبارکہ کی مکمل تحصیل حاصل کی اور حضرت نے ان تینوں سلاسل میں اجازت وخلافت سے نوازا۔

مگر اس تکمیل سے پیاس باقی رہی اور مولانا حضرت شاہ رسول علیہ الرحمۃ نے نقشبندیہ سے حصول طریقہ کے لیے تلاش جاری رکھی اگرچہ تینوں سلاسل سے فیض لے چکے تھے دوست احباب اور علماء کرام سے زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین امام المتقین حضرت سیدنا شمس الحق کوہستانی کی روحانی شہرت وکمال کے چرچے سنے جن کی توجہ شریف سے مرجھائی ہوئی جانیں التفات حاصل کرتی تھیں طلب حق اور تلاش مرشد میں چلتے چلتے حضرت کی

Marfat.com

خدمت اقدس میں پہنچ گئے۔
پہلی صحبت و توجہ شریف نے ایسا اثر کیا کہ حضرت مولانا شمس الحق کے ہو کے رہ گئے امام طریقہ خواجہ خواجگان نقشبندیہ فرماتے ہیں۔

اول ما آخر ہر منتہی — آخر ما جیب تمنا تہی

ہماری ابتداء اوروں کی انتہاء ہے اور ہماری انتہا دامن آرزو خالی کر دیتی ہے۔
حضرت سے بیعت کی التجا کی جس پر آپ مبارک نے قبول فرمایا اور اپنی خدمت اقدس میں کچھ دن گزارنے کا اشارہ فرمایا روزانہ کی لاجواب توجہ شریف وہ رنگ لائی جس کی تمنا تھی حضرت ؒ نے بہت کم عرصہ میں تمام اسباق مکمل فرما کر درجہ کمال تک پہنچا دیا۔

ہر کجا چشمہ شیریں بود — مردم و مرغ و مور گرد آیند

اور با کمال بنا کر اجازت تلقین و توجہ بھی فرمادی۔

دل سے تیری نگاہ جگر تک اتر گئی — دونوں کو اک ادا میں رضا مند کر گئی

طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں دوسرے سلسلوں کی نسبت پیروی سنت نبوی ﷺ زیادہ ہے اور ترقی کا انحصار زیادہ تر اتباع سنت پر رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
اے محبوب فرما دیجئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا (ال عمران ۳۱)
لہذا جو طریق سنت کی پیروی نہ کرے گا وہ ترقی سے محروم رہے گا حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرماتے ہیں "طریقہ ما محرومی نیست ہر کہ از طریقہ ما رو گرداند خطرہ دین دارد چرا کہ این طریقہ بعینہ طریقہ صحابہ کبار است"
"ہمارے طریقہ میں کسی کو محرومی نہیں ہے جو کوئی طریقہ سے منہ پھیر لے وہ جان لے کہ دین کے خطرہ میں ہے کیونکہ یہ طریقہ بالکل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مطابق ہے۔

Marfat.com

اور کامل و مکمل استاد کی رہنمائی کے بغیر یہ منزل بہت دشوار ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

کار بے استاد خواہی ساختن　　جاہلانہ جاں بخواہی باختن

اگر استاد کے بغیر کام بنانا چاہے تو کامیابی ممکن نہیں بلکہ جاہلوں کی طرح اپنی جان پر کھیلنا پڑے گا

حضرت خواجہ خواجگان حضرت شاہ نقشبند بخاری قدس سرہ فرماتے ہیں.

نیست ممکن در رہ عشق اے پسر　　راہ بردن بے دلیل راہبر

اے بیٹے راہ عشق میں یہ ممکن نہیں ہے کہ بغیر راہبر (پیر) راستہ پر چلا جا سکے.

مزید عارف رومیؒ فرماتے ہیں.

هیچ چیزے خود بخود پیدا نہ شُد

هیچ آهن خود بخود تیغ نہ شُد

کوئی چیز اپنے آپ پیدا نہیں ہوئی اور نہ کوئی لوہا خود بخود تلوار بنا

مولوی هر گز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس تبریز نہ شد

مولوی اس وقت تک مولائے روم نہیں بن سکا جب تک وہ حضرت شمس تبریز کا غلام نہ بن گیا

مزید مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔ پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر

هست راه پر آفت و خوف و خطر

اپنے لئے پیر و مرشد پکڑ کیونکہ بغیر پیر کامل و مکمل کے یہ سفر نہایت پر آشوب اور خطرناک ہے.

دامن اُو گیر زود تر بے گماں　　تا رہی از آفت آخر زماں

بلا شک و شبہ اس بندہ خاص کا دامن جلد از جلد پکڑ تا کہ تو اس آخری زمانہ کی آفتوں سے بچا رہے۔

Marfat.com

حضرت شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمہ نے حضرت مولانا شمس الحق علیہ الرحمہ کی صحبت اور روحانیت سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا اور ان کی خدمت میں درجہ کمال کو پہنچے آپ مبارک کے حالات وواقعات اکثر حضرت مولانا خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے ملتے جلتے ہیں اکثر آپ مبارک کی کیفیات انہی کیطرح ہیں لوگ نور ھدایت وخوشبو معطر اور معرفت کا حصول آپؒ کے وجود بابرکت سے حاصل کرتے ہیں آپ کے مرشد گرامی نے آپ کو نور معرفت سے ایسا پہچانا کہ آپ مبارک کی لیاقت استعداد و قابلیت نامہ کی بنا پر دوسرے پرانے اور کئی سالوں سے زیر تربیت احباب طریقت سے پہلے اور بہت کم عرصہ میں خلافت سے سرفراز فرمایا۔

ہر ایک نے تجھے اپنی نظر سے پہچانا　　　جدا جدا ہے تیرا انداز دلربائی کا

حضرت شاہ رسول علیہ الرحمہ خلافت عطا ہونے کے واقعہ کو اس طرح خود بیان کرتے ہیں.
میں اور میرے کامل ومکمل مرشد علیہ الرحمۃ ایک سفر میں جارہے تھے کہ آپ مبارک گھوڑے پر سوار تھے اور ہم دوسرے لوگ پیدل جارہے تھے کہ آپ مبارک نے فرمایا" اے ملاذ کردیا کرو" حالانکہ ابھی مولانا شاہ رسول علیہ الرحمۃ کے تمام اسباق مکمل نہیں ہوئے تھے۔
اس واقعہ سے آپ مبارک کی استعداد اور صلاحیتوں اور روحانی کمال اور مرشد کامل ومکمل کی خصوصی نظر عنایت کا واضح پتہ چلتا ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا　　　ہر مدعی کے واسطے دار ورسن کہاں

اس کے بعد آپ نے منازل سلوک کو بہت جلد مکمل فرمایا اور آپ مبارک کے مرشد گرامی قدر نے سلوک وروحانیت کے تمام راستوں کو طے کروادیا جب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مکمل ہوگیا اور تمام اسباق بھی منزل مقصود تک پہنچ گئے تو حضرت مولانا شمس الحق علیہ الرحمۃ نے آپ مبارک کو تلقین وتوجہ کی مکمل اجازت فرمادی مگر ارشاد خط ابھی تک تحریری عطا نہیں فرمایا تھا کہ سلطان

Marfat.com

اولیاء، قدوۃ السالکین شمس العارفین مولانا شمس الحق کوہستانی کا سو محہ 1350ھ کو انتقال ہو گیا تو حضرت کے اس جہان فانی سے رخصت ہونے کے بعد مولانا شاہ رسول علیہ الرحمۃ اپنے وطن نکاب شریف میں درس وتدریس میں مشغول ہو گئے اور طلباء کو علوم ظاہری و باطنی کے ساتھ مزین کرنے لگے جو بھی آپ مبارک کی زیر تربیت رہ کر دونوں علوم کی فضیلت سے بہرہ ور ہوتا تو وہ کندن بن کر مدرسہ سے نکلتا اور جو سالک ذکر و بیعت کی سعادت حاصل کرتا تو وہ جذب وکمال حاصل کر کے دوسرے لوگوں کو بھی سیراب کرنے لگ جاتا اس طرح آپ مبارک کے مریدین اور مخلصین واحباب کی تعداد زور پکڑ گئی اور ایسا اضافہ شروع ہو گیا کہ ہر طرف ذکر وفکر وجد وحال ومستی شروع ہو گئی اس میں شک نہیں کہ جب آگ لگتی ہے تو دھواں ضرور اٹھتا ہے جیسے جیسے محبت کرنے والے بڑھتے گئے ساتھ ساتھ مخالفین کے دل بھی حسد کی آگ سے بھڑکتے گئے آپ کے مریدین وسالکین کے جذب وحالات بہت عجیب تھے مستی حال وکیف اس طرح وارد تھا کہ جس طرف آپ کی نظر جاتی عاشقوں کو مرغ بسمل کی طرح تڑپاتی جاتی جب لوگوں کے سینے گناہوں سے چھٹنے لگے تو حاسدوں نے شور شرابہ شروع کر دیا کیونکہ آپ اپنے مرشد گرامی سے تحریراً ارشاد خط حاصل نہیں کر سکے تھے۔ اس وجہ سے اس بات کو وجہ بنا کر حضرت کو نشانہ بنایا گیا کہ آپ بے خلافت اور ارشاد خط کے بغیر پیری مریدی کر رہے ہیں اس واقعہ کی خبر علاقہ کے افسر مجاز کو دی گئی کہ یہ مولوی بے سند پیری مریدی کر رہا ہے اور اس کے مریدوں کی ان کیفیات سے اہلیان شہر پریشان ہیں یہ بات چلتے چلتے حضرت نور المشائخ قدس سرہ حضرات کابل تک پہنچی۔ حضرت کی عزت وکمال اور بزرگی دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ ظرف اور بصیرت سے نوازا تھا۔

آپ نے مخالفین کی من گھڑت تہمات اور پروپیگنڈا دیکھا تو اپنے دست مبارک سے ارشاد خط تحریر فرما کر خدام کے ذریعے مولانا شاہ رسول علیہ الرحمۃ کو ارسال کیا مگر مخالفین ارشاد خط کی

Marfat.com

وجہ سے آپ کو پریشان نہیں کر رہے تھے وہ تو آپ مبارک کی عزت وکمال سے پریشان تھے حضرت نے ارشاد خط قبول فرمایا اور حضرات نور المشائخ علیہ الرحمۃ کا شکریہ ادا کیا اور عرض کی کہ حضرت آپ کو جن حالات وواقعات کی خبر ہوئی ہے وہ حقیقت ہے یہ لوگ خود تو روحانیت وکمالات سے بے خبر ہیں ان کی اپنی توجہ میں یہ طاقت نہیں کہ کسی کو اپنی توجہ سے درجہ کمال تک عروج دے سکیں یہ لوگ صرف پریشان کرنے کے لیے ایسی باتوں میں گرفتار ہیں۔

اب اگر چہ ارشاد خط کا اعتراض ختم ہونا جانا چاہیے تھا مگر مخالفین اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے اور اسی طرح دشمنی اور مخالفت پر اترے رہے اور حسد کی آگ تھوڑی سی بھی سرد نہ ہوئی تو مولانا شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمۃ نے سنت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے وہاں سے ہجرت فرمانے کا ارادہ فرمایا اور وطن چھوڑ کر طالقان کے علاقہ میں تشریف لے آئے اور یہاں علوم ظاہری وباطنی کے ارشاد کا کام زور وشور سے شروع فرمایا سلوک کی تربیت کے ساتھ ساتھ اخلاق نبوی ﷺ کی تربیت اور احباب طریقت کو منور فرماتے رہے اور درس وتدریس کو بھی ترک نہ فرمایا آخری عمر تک طالقان کی سرزمین پر آنیوالے عاشقین کی عشق ومحبت رسول ﷺ اور روحانی جسمانی تعلیمات اور دونوں علوم کی روشنی سے روحانی تربیت فرمائی اور باقی تمام عمر کا حصہ اسی جگہ پر گزارا اور لوگ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیم وتربیت سے مستفیض ہوتے رہے۔

جیسا کہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں.

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند   کہ برند از رہ پنہا بحرم قافلہ را

حضرات نقشبندیہ عجب قافلہ کے سالار ہیں کہ پوشیدہ طور پر اپنے طلبہ کو حرم میں لے جاتے ہیں

از دل سالک رہ جاذبہ محبت شاں   می برد وسوسہ خلوت وفکر چلہ را

Marfat.com

سالک کے دل سے ان کی محبت کی کشش خلوت کے خیال اور چلہ کی فکر کو مٹا دیتی ہے۔

تو نقش نقش بنداں راچہ دانی   تو شکل پیکر جاں راچہ دانی

تو نقش نقشبنداں کو کیا جانے تو جان کے جسم کی شکل کو کیا جانے۔

گیاہ سبزہ داند قدر باراں   تو خشکی قدر باراں راچہ دانی

تو خشک ہے بارش کی قدر کیا جانے سبز گھاس بارش کی قدر جانتی ہے۔

ہنوز از کفر ایمانت خبر نیست   حقالقائے ایمان راچہ دانی

ابھی تجھے کفر و ایمان کی ہی خبر نہیں ہے تو بھلا کمالات ایمان کو کیا جانے۔

بالآخر 1360 ہجری جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مقام امامت سے سرفراز فرمایا تو آپ سیدنا و مولانا شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمۃ نے اس دار فانی کو الوداع کہا۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

Marfat.com

☆قیوم زماں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ☆

عطار ہو رومی ہو سعدی ہو غزالی ہو

کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

تاریخ عالم شاہد ہے کہ ہر دور ہر زمانہ اور ہر صدی میں کوئی نہ کوئی ایسی ہستی ضرور ہوتی ہے جو اپنی نظیر آپ ہوتی ہے اور اس کے رخصت ہونے سے کبھی نہ پر ہونے والا خلا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر چشم عالم اس جیسی ہستی کا مشاہدہ کرنے کیلئے عرصہ دراز تک انتظار کرتی ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ان ہی دیدہ وروں میں سے ایک ہستی جن کی دید کو آج دنیا ترستی ہے فرید عصر صاحب خوارق و معارف عالم الورٰی ولی کامل و مکمل محبوب ذات سبحانی مجاہد ملت اسلامیہ چراغ خانوادہ ولایت فخر اہلسنت نائب تاجدار طالقان حضرت شاہ رسول طالقانی سیدنا و مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف مولوی بزرگ ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سمنگان میں ہوئی آپ پچیس برس کی عمر میں ظاہری علوم کے حصول کیلئے گھر سے نکلے اور تمام مروجہ علوم و فنون ایک سال اور دو ماہ میں مکمل فرمائے .آپ قرآن کریم کی تلاوت کی طرح روزانہ بخاری کے پچیس چھبیس اوراق کی تلاوت فرماتے. طالب علمی کے دور میں کبھی کبھی آپ تکاب شریف نامی قریہ میں تشریف لے جاتے، وہاں فرید دوراں شیخ المشائخ حضرت مولانا سلطان تکابی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف تھا جو اپنے زمانے کے فرید عصر اور صاحب خوارق کثیرہ تھے، اور ان کی کئی کرامات بعد از وصال بھی مشہور

Marfat.com

تھیں اور مولانا صاحب مبارک اکثر ان کے مزار شریف پر حاضری دیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سلطان محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام علوم مجھے عطا ہو گئے اور اس خواب کے بعد مجھ پر علوم معارف اور فنون کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ جس کتاب پر میں نظر کرتا تو اس کے مطالعے میں مجھے کوئی دقت محسوس نہ ہوتی اور میں کتاب کی تہہ تک پہنچ جاتا۔

در مدرسہ ہائے کشور غیب

تحصیل نمودہ علم لاریب

آپ مبارک کے علمی وادبی حلقوں میں مقام کو سمجھنے کیلئے آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے جنہیں حتی المقدور انداز میں قارئین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ مبارک نے صرف ونحو کی تعلیم کا آغاز اپنے زمانہ کے بڑے بڑے قابل علماء سے کیا اور انہیں سے علوم کا اختتام ہوا یہاں تک کہ آپ آسمان علم وتحقیق کے آفتاب بن کر چمکے۔ آپ مبارک کو تلاوت کلام پاک سے از حد محبت تھی۔ آپ مبارک پانچ گھنٹوں میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت فرما لیتے۔ آپ قرآن پاک کے اٹھارہ پاروں کے حافظ تھے۔ جب تلاوت فرماتے تو آنکھیں اشک بار ہو جاتیں۔ آپ نے صیام داودی کے مطابق روزے رکھے کیونکہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے پانچ سال روزے رکھے تھے۔

بیعت وذکر: آپ مبارک نے اپنے وقت کے عظیم المرتبت شیخ سلطان الاولیاء شمس العارفین سراج السالکین حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور ذکر حاصل کیا۔ آپ نے بہت کم وقت میں اپنے شیخ کامل ومکمل کی صحبت میں رہ کر کمال حاصل کیا اور حضرت شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں اور خلفاء کرام میں بہت بلند مقام

Marfat.com

حاصل کیا۔ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی کے سلسلہ طریقت کو بہت عروج حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ بہاریں عطا فرمائیں۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
رہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

کوئی آدمی جب مولانا صاحب مبارک کی صحبت میں آبیٹھتا تو آپ مبارک کی کمال توجہ کی برکت سے بہت جلد مقام ولایت پر سرفراز ہو جاتا، گویہ کہ آپ مبارک کی محفل اولیاء کرام کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ اگر آپ مبارک کسی بھی عالم دین سے گفتگو فرماتے تو وہ عالم خود کو علوم سے عاری اور اپنے آپ کو محض عوام سمجھتا کیونکہ آپ مبارک دقائق اور معارف اکثر قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی نصوص سے بیان فرماتے تھے، اور سامعین تو حالت اضطراب میں رہ جاتے۔

کرامات: آپ مبارک صاحب خوارق و کرامات تھے، ایک مرتبہ آپ کا ایک مرید اپنی کمزور بچی سمیت سیلاب کے پانی میں گر گیا، بے یار و مددگار ہونے کی وجہ سے کبھی کسی پتھر پر ہاتھ ڈالتا اور کبھی کسی جھاڑی پر۔ اچانک اس کے دل میں مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد موجزن ہوئی تو اس نے آپ مبارک کو پکارا، اس کے سامنے ایک ہاتھ برآمد ہوا جس نے انہیں خشکی پر پہنچا دیا۔

اسی طرح عبدالرزاق نامی شخص جو "بزکشی" (بزکشی ایک کھیل ہے جو افغانستان میں کھیلا جاتا ہے) کھیلتا تھا۔ دوران کھیل اچانک زین سمیت گھوڑے کی کمر سے پیٹ کی طرف پھسل کر لٹک گیا، اگر گر جاتا تو گھوڑے کے پاؤں تلے روندا جاتا۔ اس نے اس پریشانی کی

Marfat.com

حالت میں سرکار مولانا صاحب علیہ الرحمہ کو یاد کیا تو ایک غیبی ہاتھ ظاہر ہوا اور اس کو زین سمیت اوپر کردیا۔ جب یہ واقعہ عبدالرزاق نے مولانا صاحب مبارک کے مریدوں اور عقیدت مندوں سے ذکر کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی، کہ فلاں دن ہم نے حضرت مولانا صاحب مبارک کو "عبدالرزاق" "عبدالرزاق" فرماتے سنا تھا۔ اور ہم اس وقت حیران ہوئے کہ حضرت مولانا صاحب کس کو بلا رہے ہیں؟۔

ان کے علاوہ اور بہت سی کرامات ہیں جن کو یکجا کیا جائے تو ایک مبسوط کتاب بنے گی۔

آپ مبارک لباس فاخرہ وعمدہ پہنتے تھے۔ خصوصاً آپ سیاہ اور سبز دستار پسند فرماتے تھے۔

از درون شد آشنا و از برون بیگانہ شد
کایں چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں

حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ کامل و مکمل اشخاص کی تلاش میں مختلف مزاروں پر گئے اور مشائخ کبار علیہم الرحمہ سے ملاقاتیں کیں، مگر دل کو تسلی نہ ہوئی۔ جو چیز آپ مبارک کو قبلہ شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی تھی اس کا دوسری جگہ عشر عشیر بھی نظر نہ آیا۔ دل کی تمنا تھی کہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ جیسا شخص دوبارہ مل جائے اور اس سے فیض حاصل کر کے روحانیت کی پیاس مزید بجھائی جائے، مگر ایسا کہیں نظر نہ آیا۔ ایک بات قابل غور ہے کہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی اور سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہما آپس میں پیر بھائی تھے۔ مولانا صاحب مبارک نے سلاسل اربعہ کا مروجہ سلوک حضرت شاہ رسول طالقانی سے مکمل کیا تھا مگر سرکار اخندزادہ مبارک مدظلہ ابھی ابتدائی سلوک میں تھے کہ حضرت شاہ رسول طالقانی کا انتقال ہوگیا۔ اس وجہ سے سرکار اخندزادہ مبارک مدظلہ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کی

Marfat.com

طرف رجوع کیا۔ اگرچہ سلسلہ نقشبندیہ میں پانچ لطائف جاری ہو گئے تھے، مگر باقی سلاسل کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بھی تمام اسباق و مراقبات مکمل کیے۔

سرکار اخندزادہ مبارک تو شاہ صاحب کیا نتقال کے بعد مولانا محمد ہاشم سمنگانی سے مل گئے مگر مولانا صاحب علیہ الرحمہ کو شاہ صاحب کے بعد ایسا شخص نہیں ملا۔ حضرت مولانا محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے آخری چند سال طریقت وارشاد کا کام کیا، مگر ہر کس و ناکس کو آپ فوراً بیعت نہیں فرماتے تھے اور آنے والے سالک کو ایک ہی نظر میں مکمل پڑھ لیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اتقوا فراسة المومن فانه	مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ
ینظر بنور الله عزوجل	نور سے دیکھتا ہے۔

آپ کے خلفاء کرام: حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد تیس کے قریب تھی وہ خلافت عطا کرنے میں جلدی نہیں فرماتے تھے اور اسباق بھی وقت کے ساتھ تبدیل کرتے تھے۔ آپ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بہت پُر اثر ہوا کرتی تھی، جو آتا اس میں گم ہو جاتا اور اس کا آپ کی صحبت سے جانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ صرف وہ لوگ جو دنیاوی نام ونمود کو پسند کرتے وہ آپ کی صحبت سے کچھ حاصل نہ کرتے۔

"قدر ایں می ندانی بخدا تانہ چشی"

جب تک کسی چیز کو چکھا نہ جائے اس کا ذائقہ معلوم نہیں ہوتا۔

اکثر اوقات جس طرح لوگ عام مشائخ کبار کو تحفہ دیتے یا خدمت کرتے ہیں تو آپ کی بھی معتقدین خدمت کرتے تو آپ فوراً اسی وقت غرباء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ آپ نے کبھی دنیا کی زیب و زینت کو اپنے اوپر سوار نہ ہونے دیا اور اسے

Marfat.com

کوڑی کے برابر بھی اہمیت نہ دی۔ آپ کے قریبی احباب جانتے ہیں کہ آپ مبارک نے مال و دولت کو اپنے لئے کبھی بھی جمع نہیں فرمایا، بلکہ اکثر اوقات اسے غرباء و مساکین میں تقسیم فرمادیا۔ میرے مرشد گرامی حضرت سیدنا اخندزادہ مبارک مدظلہ نے مال کی تقسیم کی بابت بہت عمدہ جملہ استعمال فرمایا کہ "نا طمع ......نہ جمع......نہ منع" کوئی لے آئے تو لالچ نہیں۔ آجائے تو جمع نہیں۔ کیونکہ مال جمع کرنا فقر نہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے تحفہ دیتا ہے تو سنت رسول ﷺ ہے کہ صدق دل سے اسے قبول کیا جائے اور اسے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت قیوم زماں سیدنا و مرشدنا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کا یہی طریقہ کار تھا۔ جیسا کہ میرے عالی مرتبت مرشد اخندزادہ مبارک مدظلہ کا عمل ہے کہ ہزاروں غرباء کی دادرسی فرماتے ہیں اور کئی خاندان آپ مبارک کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ اور آپ کے در اقدس کے نمک خوار ہیں. اور آپ کا آستانہ غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ آپ وہ دولت عظمیٰ اور نعمت کبریٰ صبح و شام فی سبیل اللہ تقسیم فرمارہے ہیں جس سے لاکھوں دنیا سیراب ہورہی ہے اور آگے جا کر دنیا والوں کو مزید سیراب کررہی ہے۔

حضرت اخندزادہ مبارک مدظلہ کا سینہ مبارک جو مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت سے سیراب ہوا اور سرکار اخندزادہ مبارک نے اپنے اٹھارہ ہزار خلفاء کو سیراب کر کے ایسی جماعت تیار کی ہے جس سے ایک جہاں فیض یاب ہورہا ہے اور دن بدن اس سلسلے کو عروج واقع ہورہا ہے۔

حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کو علوم معارف اور تصوف میں ایسی مہارت حاصل تھی کہ جو حقائق و معارف آپ کے پاس تھے وہ دوسرے ہم عصر علماء و مشائخ کو حاصل نہ تھے۔ خصوصاً آپ مبارک کو مکتوبات امام ربانی اور مثنوی شریف مولانا روم میں بہت مہارت حاصل تھی۔

Marfat.com

وفات: آپ اکثر و بیشتر بیمار رہتے اور مختلف قسم کی بیماریاں اور امراض آپ کو لاحق تھے۔ مگر آنے والے سائل توجہ اور فیوض و برکات سے ضرور نوازے جاتے۔ جب آپ کی عمر 42 سال ہوئی تو تکالیف مزید بڑھ گئیں۔ آپ کو ٹی بی اور تپ دق کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ علاج کی غرض سے آپ پاکستان تشریف لائے مگر بقضائے الٰہی 9 شوال المکرم 1391 ہجری کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ کے خلفائے کرام میں سے حضرت سیدنا و مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن المعروف پیر ارچی وخراسانی مدظلہ العالی ہیں جن کے بارے میں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ نے خط میں تحریر فرمایا "مقبولہ مقبولی و مردودہ مردودی" (جو ان کی نظر میں مقبول ہے وہ میری نزدیک بھی مقبول ہے اور جو ان کے نزدیک مردود ہے وہ میرے نزدیک بھی مردود ہے) ایک اور مکتوب میں فرمایا "ردیف کمالاتم" اور ساتھ شعر تحریر فرمائے جن کا مطلب ہے کہ تم میرا خط پڑھو تو گریہ وزاری کرو کیونکہ جس وقت میں نے خط تحریر کیا تھا تو میں بھی رویا تھا۔

لوگوں میرے دوست کو سلام پہنچا ؤ
میری طرف سے تمہیں سینکڑوں سلام ہوں

اولاد: آپ مبارک نے دو شادیاں فرمائیں پہلی شادی مرزا حضرت کی بیٹی کے ساتھ اور دوسری شادی حضرت اخندزادہ مبارک کے بڑے بھائی بادشاہ لالہ مولانا عبدالباسط علیہ الرحمہ کی بیٹی کے ساتھ۔ پہلی بیوی سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے۔ اور دوسری بیوی سے اللہ تعالیٰ نے ایک صاحبزادی عطا فرمائی جس کا نام بی بی فاطمہ ہے۔ آپ اخندزادہ مبارک دامت برکاتہ کے بھائی کی نواسی ہیں اور ان کی والدہ اور مخدوم زادہ علامہ محمد سعید احمد حیدری جو

Marfat.com

سرکار مبارک کے بڑے بیٹے ہیں دونوں ہمشیر ہیں یعنی دودھ کے بہن بھائی ہیں ۔اس لحاظ سے قبلہ حیدری صاحب مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کی دختر نیک اختر کے ماموں لگے اور اخندزادہ مبارک مدظلہ کی پہلی زوجہ کی تمام اولاد ان کی خالائیں اور ماموں ہوئے اس وجہ سے محترمہ بی بی فاطمہ، سرکار اخندزادہ مبارک کے گھر میں زیادہ جاتی ہیں۔

قیوم زماں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کا عرس ہر سال 9 شوال المکرم کو آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد لکھوڈیر میں بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی خراسانی

نام ونسب: آپ کا نام ''سیف الرحمٰن'' اور آپ کے والد محترم کا اسم گرامی صوفی باصفا قاری سرفراز خان قادری رحمۃ اللہ علیہ تھا جبکہ مزید نسب نامہ کچھ یوں ہے۔

سیف الرحمٰن بن قاری سرفراز خان بن محمد حیدر بن محمد علی بن بابا نور علی۔

لقب: اس طریقہ عالیہ میں آپ کا لقب ''حضرت مبارک صاحب'' ہے مگر آپ اور بہت سے القابات سے بھی پہچانے جاتے تھے۔

ولادت باسعادت:۔ آپ کی ولادت باسعادت 1349ھ میں جلال آباد (افغانستان) سے 20 کلومیٹر دور جنوب کی جانب واقع ایک گاؤں کوٹ بابا کلی میں ہوئی۔

بچپن: آپ بچپن سے ہی صاحب کشف ومشاہدہ تھے۔آپ خود فرماتے ہیں......

میں چھوٹے ہوتے، کون ومکان اور جنت و دوزخ کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ اور اللہ کی عجیب و غریب مخلوق جو دوسروں کی نظروں پوشیدہ ہوتی، میں دیکھا کرتا تھا۔ (تاریخ اولیاء)

تعلیم وتربیت: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار قاری سرفراز خان صاحب سے حاصل کی جو صوفیاء و صافیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ان کے علاوہ اپنے وقت و دیار کے دیگر علماء ذی وقار سے بھی استفادہ کیا۔

تحصیل علم کیلئے سفر: شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں......

طلب کردن علم شد بر تو فرض
دگر واجب است از پیش قطع ارض

(اے مخاطب! تجھ پر علم حاصل کرنا فرض اور اس کی تحصیل کیلئے زمین کا سفر کرنا واجب ہے)

Marfat.com

اس شعر کے مصداق آپ نے علوم وفنون میں ترقی پانے کیلئے مختلف علاقوں کا سفر کیا۔ پاکستان کے علاقہ پشاور میں متعدد علماء کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ آپ کے اساتذہ میں سے چند ایک کے اسماء حسب ذیل ہیں......

1۔ شیخ القرآن مولانا محمد اسلام بابا صاحب

2۔ حضرت مولانا محمد آدم خان صاحب آمازوگری

3۔ مولوی محمد اسلم صاحب

4۔ مولانا محمد حسین صاحب

5۔ حضرت مولانا محمد ولید صاحب

6۔ حضرت مولانا محمد عبدالباسط

7۔ مولنا سید عبداللہ شاہ صاحب وغیرہم

ان اساتذہ کے علاوہ دیگر ذی علم شخصیات سے صرف، نحو، تفسیر واصول تفسیر، حدیث اور اصول حدیث، فقہ واصول فقہ، تجوید وقرأت اور عقائد میں کامل دسترس حاصل کی۔ بالخصوص آپ کو فقہ حنفی اور اصول فقہ پر مکمل دستگاہ تھی۔ اس بات کا اندازہ آپ سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات پڑھ کر بخوبی ہو جاتا ہے۔

بیعت وذکر: تحصیل علوم ظاہری کے بعد باطنی فیوض وبرکات کیلئے آپ مرد حق کی تلاش میں سرگرداں رہے حتیٰ کہ آپ کی ملاقات جامع معقول ومنقول حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمہ سے ہوئی۔ حضرت مبارک صاحب ان کی شخصیت سے بے حد وشمار متاثر ہوئے اور ان کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ کے اسباق شروع فرمائے۔

Marfat.com

ابھی آپ لطیفۂ قلب پر تھے کہ 1381ھ میں مولانا طالقانی دارِ فانی کو الوداع کہہ گئے۔ تو آپ نے بقیہ منازلِ سلوک مولانا طالقانی کے بڑے خلیفہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی کے زیرِ سایہ مکمل کیں۔

حضرت مبارک صاحب اور محبتِ شیخ: حضرت اخندزادہ مبارک علیہ الرحمہ کو اپنے پیر و مرشد، حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی سے بے حد بہت تھی۔ جس کا اظہار وقتاً فوقتاً آپ کے افعال واقوال سے ہوتا رہتا تھا۔ اس کی ایک بین دلیل یہ بھی ہے کہ 9 شوال کو مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کی یاد اور ایصالِ ثواب کیلئے عرس مقدس کا اہتمام حضرت مبارک رحمۃ اللہ علیہ بڑے ذوق واہتمام سے کرتے ہیں۔

مرشد گرامی کی نظر التفات: حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت اخندزادہ مبارک سے غایت درجہ محبت تھی اسی لئے انہوں نے سرکار اخندزادہ مبارک کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور اپنی زندگی میں ہی اپنے مریدین ومتوسلین کو حضرت اخندزادہ مبارک کی پیروی اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید فرمائی۔ ان احباب کی باہمی محبت اس سے بھی اجاگر ہو جاتی ہے کہ مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ نے یہ حکم نامہ جاری فرمایا کہ جو اخندزادہ سیف الرحمٰن کو مقبول ہوگا وہ مجھے مقبول ہے اور جو ان کی طرف سے مردود ہوگا وہ میری جانب سے بھی مردود ہے عبارت کچھ اس طرح ہے۔

"مقبوله مقبولی و مردوده مردودی"

ازدواجی زندگی: حضرت اخندزادہ مبارک نے کل سات شادیاں کی۔ تا وقتِ وصال آپ کے عقد میں چار بیویاں تھیں۔

اولاد امجاد: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی طرح اولاد میں بھی آپ کو حظ وافر عطا فرمایا ہے۔

Marfat.com

آپ کی اولاد میں تیرہ 13 بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ بیٹوں کے اسماء درج ذیل ہیں......

1۔ مولانا محمد سعید حیدری سیفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیفیہ

2۔ شیخ الحدیث مولانا محمد حمید جان سیفی

3۔ علامہ محمد احمد سعید المعروف یار جان سیفی

4۔ مولانا عبدالباقی سیفی

5۔ الحافظ القاری مولانا قاری محمد حبیب جان سیفی

6۔ الحافظ مولانا سید احمد حسین سیفی (والدہ کی جانب سے سید ہیں)

7۔ مولانا سید احمد حسن سیفی

8۔ سید محمد محسن (یہ تینوں ایک ہی بیوی سے ہیں جو سیدہ ہیں)

9۔ محمد سیف اللہ

10۔ محمد صفی اللہ

11۔ محمد نجیب اللہ

12۔ محمد حبیب اللہ

13۔ حسین اللہ

قطغن تشریف آوری: پہلی شادی کے 6 ماہ بعد آپ قطغن تشریف لے گئے اور لودین میں سکونت اختیار کی جو قندوز میں واقع ہے۔ تین سال کا عرصہ وہاں گزارہ۔ حکومت افغانستان کی طرف سے دشت ارچی میں آپ کو زمین دی گئی جہاں آپ نے مکان تعمیر کیا اور رہائش اختیار کی۔ وہاں کی آبادی بڑھتی گئی اور بڑھتے بڑھتے ایک گاؤں صورت اختیار کر گئی۔ وہاں آپ نے ایک مسجد تعمیر کی اور امامت و خطابت کے فرائض بخیر و خوبی انجام دینے لگے۔

Marfat.com

درس وتدریس: حضرت اخندزادہ مبارک نے اپنی عمر کا کافی حصہ درس وتدریس میں صرف فرمایا اور ساتھ ساتھ طریقت وارشاد کے کام کو بھی جاری رکھا اور آپ ایک اعلیٰ پائے کے معتبر عالم ہونے کی وجہ سے کثیر تعداد میں علماء کرام کے مرجع ہوئے۔ آپ کے علمی کمالات کی وجہ سے افغانستان و پاکستان کے طول وعرض میں شہرت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پشاور کے علاوہ ڈاگئی صوابی کے مشہور ومعروف عالم دین جو طالبان حکومت کی طرف سے شیخ الحدیث کی حیثیت سے مرکز کابل کے مرکزی جامعہ میں مقرر کیئے گیے، انہوں نے بھی اس زمانہ میں دشت ارچی میں حاضر ہو کر ذکر وبیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس سے حضرت صاحب کے علمی وروحانی قد کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

آپ مبارک کا تقویٰ: ایک شیخ وعالم دین کا سب سے بڑا وصف اور کمال یہ ہے کہ وہ زہد وتقویٰ اور خشیت الٰہی کی دولت بے بہا سے مالا مال ہو۔ حضرت علامہ پیر سیف الرحمٰن مبارک تقوی وپرہیزگاری میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے حتیٰ کہ آپ مبارک کے تقویٰ کا اعتراف تو آپ مبارک کے پیر حضرت مُرشدنا قیوم زمان مولانا محمد ہاشم سمنگانی کو بھی تھا جس کی وجہ سے آپ اخندزادہ مبارک کو مصلیٰ ءِ امامت پر کھڑا فرماتے اور ان کی اقتداء پر فخر کرتے۔

سرکار اخندزادہ مبارک جہاں علوم ومعارف میں یگانہ روزگار ہیں اور نابغہ عصر تھے اسی طرح اپنے وقت میں تقویٰ وطہارت کے کوہ عظیم تھے۔ ہم نے ابھی تک آپ مبارک سے بڑھ کر زاہد وعابد متقی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے ڈرنے اور خوف رکھنے والا نہیں دیکھا۔ آپ اپنے وقت کے اصحاب تقویٰ وزہد کے امام تصور کیے جاتے تھے۔

مسائل میں استقامت: آپ مبارک کوئی موقف اختیار فرماتے ہیں تو جذباتی تخیلات کی بنا پر نہیں اپنے پورے عالمانہ کمال وتحقیق کے بعد اختیار فرماتے تھے اور اکثر فرمایا

Marfat.com

کرتے کہ کسی عالم دین یا شیخ زمانہ کو میرے قائم کئے ہوئے موقف سے اگر اختلاف ہو تو میرے ساتھ براہ راست گفتگو کر کے مجھے قائل کرے۔ جس کسی کو میرے ساتھ علمی اختلاف ہے وہ ایک بار میرے پاس تو آئے میں قرآن وحدیث سے اپنے موقف کی وضاحت کروں گا

اوصاف کریمانہ: آپ اخندزادہ مبارک نہایت اخلاق، ملنسار اور متواضع شخصیت کے مالک تھے۔ آفتاب وماہتاب علم وعرفاں ہونے کے باوجود عجب، خود بینی اور ریاکاری سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتے تھے۔ سالکین سے نہایت سادگی اور بے تکلفی سے ملتے کہ آنے والا آپ کے اخلاق کریمہ کو دیکھ کر حیران رہ جاتا۔ مزاج مبارک میں حیرت انگیز تحمل کہ عام سالک بھی بڑی بے تکلفی سے گفتگو کر سکے۔ کیا مجال کہ آپ کی پیشانی پر شکن پڑ جائے اس کے باوجود آپ کے رعب ودبدبہ کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے علماء ومشائخ جب حاضری دیتے تو ڈر سے گفتگو نہ کر پاتے، مگر سرکار مبارک ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔

آپ کے بیعت کرنے کا طریقہ: حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جب کسی کو بیعت کرتے مندرجہ ذیل طریقہ کار اپناتے تھے۔

(1)......ایک بار سورۃ الفاتحہ اور تین بار سورۃ الاخلاص پڑھ کر اس کا ثواب سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں کو ایصال کرتے۔

(2)......مرید ہونے والے کے دونوں ہاتھوں کو معافحہ کرنے کے انداز میں پکڑتے۔

(3)......کلمہ شہادت خود بھی پڑھتے اور مرید کو بھی حکم دیتے

(4)......اور پھر اس کے بعد "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ"

(5)......اس کے بعد "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"

(6)......پھر کلمہ توحید "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

Marfat.com

یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

(7)......اس کے بعد تین بار استغفار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ" پڑھتے۔

(8)......ایمان مفصل اور ایمان مجمل پڑھتے اور پڑھاتے۔

(9)......پھر "رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا"

(10)......اگر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کرنا ہو تو سیدھے ہاتھ کی انگلیاں (انگوٹھے کے علاوہ) مرید کے لطیفۂ قلب (جس کا مقام بائیں پستان کے دو انگشت نیچے ہے) پر رکھتے اور اپنی زبان سے تین بار "اللہ، اللہ، اللہ" پڑھتے اور پھر زبان بند کر کے دل سے ذکر شروع کرواتے اور اپنے خاص طریقہ سے توجہ فرماتے۔

(11)......اگر سلسلہ عالیہ، قادریہ، چشتیہ یا سہروردیہ میں بیعت کرتے تو حضور قلبی کے ساتھ ساتھ زبان سے اسباق اور کر کرنے کی تلقین فرماتے۔ اور ان سلاسل کے خاص لوازمات کی تعلیم دیتے۔

سرکار اخند زادہ مبارک کی خدمات: آپ مبارک کے علم وفضل وسیرت وکردار اخلاق کے ساتھ ساتھ ایک پہلو آپ کی خدمت کا ہے۔ آپ نے تقریباً ان تمام شعبہ جات میں خدمات انجام دیں جو کسی بھی باعمل عالم اور باتقویٰ مرشد وہادی کیلئے ضروری ہوتے ہیں

علمی مرتبہ ومقام: کسی بھی صوفی کی صوفیت اور راہِ طریقت میں اس کی چال ڈھال کا صحیح اندازہ لگانے کیلئے مختلف زاویوں سے اس کی شخصیت کا مطالعہ ضروری ہے۔ ان مختلف گوشوں میں سے ایک گوشہ "علم وفقہ" ہے۔ جس سے اس کی فقہی بصیرت اور علمی لیاقت کا پتہ چلتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص کس حد تک قربِ الٰہی کی تحصیل کر سکتا ہے۔

Marfat.com

"علم، انبیاء کی وراثت ہے" اور کائنات میں انبیاء کرام علیہم السلام سے بڑھ کر کسی شخص کو تقرب الٰہی کا حصول نہیں۔ لہذا ہر صوفی اور قرب الٰہی پانے کے متمنی کیلئے انبیاء کی وراثت سے حصہ پانا از حد ضروری ہے۔ جو شخص انبیاء کرام کی وراثت کو سنبھال نہیں پاتا اس سے امانت الٰہی اور قرب الٰہی کے حصول کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔

اگر کوئی شخص علم و فقہ کو چھوڑ کر صوفی بننے کی سعی کرتا ہے تو اللہ کی محبت تو نہیں البتہ شیطان کی مسخریت اس کے حصے میں ضرور آجاتی ہے۔ امام احمد رضا قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

"صوفی بے علم مسخرۂ شیطان است"

یعنی بے علم صوفی شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے

(فتاویٰ رضویہ)

یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ تحصیل علم کا مقصد قرب الٰہی کا حصول ہے۔ لہذا اگر کسی شخص کے علم نے اسے ذات الٰہی کا قرب عطا نہ کیا تو بلاشبہ اس کی محنت اور علمی لیاقت رائیگاں جائے گی۔ لہذا صوفی بننے اور ذات رب العلمین کا قرب پانے کیلئے فقہ و تصوف دونوں از حد ضروری اور لازم و ملزوم ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان اس بات کی عکاسی کرتا ہے......

"من تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینهما فقد تحقق "یعنی جو صوفی ہے مگر فقہ حاصل نہ کرے وہ زندیق ہے اور جو فقہ حاصل کرے مگر تصوف کی طرف مائل نہ ہو وہ فاسق ہے اور جس نے دونوں کو حاصل کیا اس نے حقیقت کو پالیا۔ (ایقاظ الھمم ص6)

بلاشبہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک علیہ الرحمہ اپنے دور کے نابغۂ عصر

Marfat.com

فقیہ اور بلند پایہ صوفی تھے۔ انہوں نے علم فقہ اور تصوف دونوں کو بدرجۂ کمال حاصل کیا۔ آپ کی تصوف کے بارے خدمات تو آفتاب نصف النہار کی طرح واضح و روشن ہیں، مگر بہت سارے لوگ ان کی علمی لیاقت اور فقہی بصیرت سے لاعلم ہیں۔ حضرت مبارک کی علمی و فقہی خدمات پر "بہار اسلام" کے پلیٹ فارم سے تحقیقاتی مقالے جات ترتیب دیئے جارہے جن کا مختصر تذکرہ "غرض تالیف" میں آچکا۔

تاہم حضرت مبارک صاحب کی علمی وفنی خصوصیات پر چند باتیں زینت قرطاس کرتا ہوں تاکہ ان کی علمی حیثیت سے کچھ نہ واقفیت ہو جائے۔

تفسیر قرآن میں آپ کی خدمات: تمام علوم کا سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ جو عالم اس کتاب لاریب کو سمجھ جاتا ہے اس کے تبحر علمی کا اندازہ لگانا کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

حضرت اخندزادہ مبارک علیہ الرحمہ کی ذات کو اس حوالے سے دیکھا جائے تو آپ اپنے وقت کے مایہ ناز مفسر کی صورت میں نظر آتے ہیں۔

ہماری معلومات کے مطابق 40 سے زائد تفاسیر پر آپکے تشریحی وتوضیحی حواشی موجود ہیں جو کسی بھی راہِ تحقیق کے راہی کیلئے مشعل راہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

علم حدیث میں گوہر افشانیاں: اشرف واعلیٰ علوم میں سے ایک "علم الحدیث الشریف" بھی ہے۔ چونکہ اس علم کا تعلق "سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ" کے فرامین وافعال کے ساتھ ہے۔ اس لئے اس کی قدر و قیمت تمام علوم سے بڑھ کر ہے۔

100 سو سے زائد کتب احادیث پر "حضرت اخندزادہ مبارک" کی تعلیقات تحریر ہیں جن کے مطالعہ سے آپ کی جودت ذہنی اور نقطہ آفرینی کا ثبوت ملتا ہے۔ اور جو اس بات پر شاہد وعادل ہیں کہ حضرت اپنے دور کے عظیم محدث وشارح حدیث تھے۔

Marfat.com

ہو اصول فقہ: تقریباً تیسری صدی ہجری میں باقاعدہ فقہ اور اصول فقہ کی تدوین کی گئی
اسہرا امام الائمہ حضرت سیدنا وامامنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کے سر پر ہے
گر ائمہ نے بھی اس علم میں خدمات سرانجام دی ہیں مگر فقہ واصول میں وہ تمام حضرت امام
احب کے ہی خوشہ چین ہیں۔

حضرت اخندزادہ مبارک کے دوسو 200 سے زائد مکتوبات آپکی فقہی بصارت پر
الن ہیں۔ان میں سے چند ایک مکاتیب کا اردو ترجمہ بھی شائع ہوا ہے۔
یلادتوں کیلئے دعوت وارشاد جائز ہے نہیں"" مسئلہ حلق شوارب (مونچھوں کو پست کرنے
کے بارے تحقیقی مواد)"" وجد و تواجد کے بارے فتویٰ" وغیرہم۔ ان کے علاوہ متعدد
کاتیب کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔جو آپکی فقہی بصیرت پر دال ہے۔
بلاشبہ "مسئلہ حلق شوارب" کی ابتدائی گفتگو ہی پڑھ لے وہ آپکی فقہ اور خصوصاً "فقہ حنفی" پر
گہری نظر کا معترف ہو جاتا ہے۔

علم صرف ونحو پر نظر اور شریعت وطریقت: "لولا السنتان لھلک النعمان"
یعنی اگر دو سال (جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان
امام ابو حنیفہ) ہلاک ہو جاتا۔یہ جملہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

اس میں "اَلسَّنَتَانِ" عربی لغت کے اعتبار سے "اَلسَّنَةُ" کا تثنیہ ہے جس کا معنی
ہے "دو سال"۔(اسکا مفہوم اوپر ترجمہ سے واضح ہو رہا ہے۔)

حضرت اخندزادہ مبارک اس کا ایک اور معنی بیان فرماتے ہیں کہ "السنتان" میں
سین پر رفع (پیش) اور نون مشدد ہے (اَلسُّنَّتَانِ)۔اب اس کا معنی یہ بنتا ہے کہ.....
اگر دو سنتیں نہ ہوتی تو نعمان ہلاک ہو جاتا" ایک سنت سے مراد "شریعت" اور دوسری سے

Marfat.com

مراد "طریقت" ہے۔

اس سے آپ مبارک کی ذہانت وفطانت کا اندازہ لگایا کوئی مشکل کام نہیں ہے

"حب الوطن من الایمان" سے نقطہ آفرینی: حضرت اخندزادہ مبارک فرماتے ہیں کہ......

میں حضرت مولانا محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ارچی میں تھا کہ آپ نے یہ حدیث شر پڑھی "حب الوطن من الایمان" (وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے) اور فارسی کا یہ مص پڑھا

تو مکانی اصل تو در لامکان

مولانا صاحب نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا......

وطن سے مراد اصل روح ہے جو کہ عرش کے فوق عالم امر میں ہے۔ جہاں سے روح ان کے جسم میں آئی ہے۔ (لہذا اس مقام سے محبت کرنا "وطن سے محبت" کرنا ہے۔)

حضرت اخندزادہ مبارک فرماتے ہیں کہ مجھ پر کشف ہوا کہ اس وطن سے مراد وہ وطن جس دیدار خداوندی ہوتا ہے۔ اس مراد جنت ہے۔ چنانچہ جب میں نے یہ بیان کیا تو م صاحب نے مجھے ڈانٹا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ میری تربیت صحیح ہو کیونکہ میں نے حد شریف کی تشریح مولانا صاحب کی تشریح کے خلاف کی تھی۔

اس کے بعد مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کی کوئی غرض حاجت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے اور انکو جنت ودوزخ کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس پر م نے عرض کیا بے شک لوگوں کے تین مراتب ہیں......

1۔ عوام　　2۔ خواص　　3۔ اخص الخواص

Marfat.com

پس عوام جنت کی آرزو اور خواہش کرتے ہیں کیونکہ وہ عشرت و آرام کی جگہ ہے۔ اور خواص ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مستغرق ہوتے ہیں اور جنت و دوزخ کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ اور اخص الخواص کی طلب جنت ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور دیدار کی جگہ ہے۔ اور وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور دیدار سے محرومی کی جگہ ہے۔ پس میں نے جو تشریح بیان کی ہے وہ اخص الخواص کے مقام کے لائق ہے اور یہ کہ اولیاء کا جنت و دوزخ کی پرواہ نہ کرنا خواص کا درجہ ہے اس لئے میری اور آپ کی تاویل میں کوئی اختلاف نہیں۔ (ملخصاً ہدایۃ السالکین فی رد المنکرین ص 417)

حضرت مبارک صاحب کے علمی گوشوں میں سے چند ایک گوشے آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں جن سے آپ کے پایہ علمی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں رہا۔ تاہم ان خدمات پر تحقیق کا کام جاری ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ "انجمن بہار اسلام" کو اس مقصد میں بامراد فرمائے۔

کرامات: کسی بھی ولی کی سب سے بڑی کرامت شریعت مطہرہ پر سختی سے عمل پیرا ہونا ہے۔ "الاستقامۃ فوق الکرامۃ" (استقامت کا درجہ کرامت سے بلند ہے) کے مصداق حضرت اخندزادہ مبارک کی ہستی عمل بالشریعۃ اور تمسک بالسنۃ کی بنیاد پر صاحب استقامت و کرامت بزرگ تھے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ کرامت اولیاء کا حیض ہے اس معنی میں کہ جس طرح خواتین اپنی اس کیفیت و حالت کو چھپاتی ہیں اور کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتیں اسی طرح اولیاء اللہ بھی کرامات کو چھپاتے ہیں اور ان کے ظہور سے اجتناب کرتے ہیں۔

تاہم حضرت مبارک سے بہت سی خوارقِ عادات (کرامات) کا ظہور بھی ہوا۔ جن کی تفصیلی بحث کے لئے درجنوں صفحات درکار ہیں اور وقت کی کثرت بھی۔ ذوق طبع کی خاطر

Marfat.com

ایک آدھ واقعہ نظر نواز ہے۔

نظر کیمیا اثر: حضرت علامہ پیر سیف الرحمٰن خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عطا فرمائی تھی کہ جس پر پڑ جاتی اس کے شب و روز میں صوفیانہ تغیر آجاتا ہے۔ سرکار مبارک کے چہیتے خلیفہ پیر مفتی عابد حسین سیفی صاحب فرماتے ہیں کہ اتفاق کی بات تھی میں آپ مبارک کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ کسی شخص کو توجہ فرما رہے تھے مگر وہ کیفیت روکنے پوری کوشش میں تھا کیونکہ وہ ایک نامور ڈاکٹر تھا اور اپنے آپ کو ان مجذوبوں میں ڈالنا چاہتا تھا یا ان کی چیخ و پکار و حال و مستی کی کیفیت میں اپنے آپ کو ڈالنے سے گریزاں جب اس کیفیت کو وہ نہ روک سکا اور ان مجذوبوں کی طرح خود بھی اس حال میں مست اس کا جملہ ابھی تک مجھے یاد ہے کہ "آج سائنس فیل ہو گئی ہے" اور اسی جملے کو بار بار دہرا جب اسے ہوش آیا تو میں نے کہا یہ کیفیت دوبارہ چاہو گے؟ یا دوبارہ یہاں آؤ گے؟ تو کہ میٹھا شربت پینے سے پہلے اس کا ذائقہ کون بتا سکتا ہے اب تو چاہتا ہوں کہ پوری زندگی آ کی خدمت گزاری میں صرف کردوں۔

جبین نیاز جھک گئی: بانی بہار اسلام ابوالرضا محمد عباس سیفی صاحب کی زبانی یہ واقعہ حضرت مبارک صاحب کی کرامات میں سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ......

قریب قریب انیس یا بیس سال قبل کی بات ہے جب مجھے بیعت ہوئے ایک دو سال گزرے تھے کہ حضرت مبارک صاحب کی خدمت میں ایک ایسا شخص حاضر ہوا جس کی میں کوئی مسئلہ تھا اور وہ نماز پڑھتے ہوئے رکوع و سجود کی لذت کو نہیں پا سکتا تھا۔ 10 سال عرصہ اس نے اسی مشقت و پریشانی میں گزارہ۔ بڑی جگہوں سے دم درود کروایا مگر افاقہ نہ سکا اور رکوع و سجود کی لذت سے آشنائی نہ ہو پائی۔ جب حضرت مبارک صاحب علیہ الرحمہ

Marfat.com

بارگاہِ فیض آیا اور اپنا مسئلہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا...... "نماز پڑھو"۔

آپ کے اس فرمان اثر نشان کی برکت ہی تھی کہ جب اس نے نماز ادا کی تو نہ تو رکوع کرنے میں کوئی دقت ہوئی اور نہ ہی سجدے میں کسی قسم کی پریشانی سامنے آئی۔ اور اس آدمی کی جبین نیاز جو 10 سال سے بارگاہِ ایزدی میں جھکنے سے ترس رہی تھی آشنائے لذتِ سجود ہوگئی۔

وفات حسرت آیات: موت ایسی تلخ حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں، نہ جانے کتنوں کو یہ ہر روز یتیم کرتی ہے اور کتنوں کتنوں کو بے اولاد، کتنی سہاگنیں اس کی آمد پر اپنے سہاگ کا ماتم کرتی ہیں اور کتنی ماؤں کے کلیجے کٹ جاتے ہیں۔ موت...... بہت سے لوگ اس کی کڑی نگاہوں سے بچنا چاہتے ہیں مگر راہ نہیں پاتے۔

ہاں! مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنکے پاس موت "سعادت" پانے کیلئے آتی ہے۔ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی بلا شک وریب ایسی ہی محترم ہستیوں میں ہوتا تھا جن کی قدم بوسی موت کیلئے راحت کا سامان ہے۔ موت شاید اسی لئے لوگوں کے کوسنے اور بد دعائیں (جو وہ اپنے کسی پیارے کی موت پر اسے سناتے ہیں) برداشت کرلیتی ہے کہ چلو کبھی کبھی اللہ کے پیاروں کی قدم بوسی بھی تو ہو ہی جاتی ہے۔

حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا واقعہ بڑا ایمان افروز ہے جسے آپ کے صاحبزادے مولانا احمد سعید یار جان صاحب نے بیان فرمایا ہے جو اس رات آپ کے ساتھ خدمت پر مامور تھے۔ آپ فرماتے ہیں......

حضرت مبارک صاحب علیہ الرحمہ کی بیماری کے باعث ہم (صاحبزادگان) میں سے کوئی نہ کوئی روزانہ ان کے ساتھ ہوتا تاکہ رات کے وقت کوئی حاجت ہو نپٹائی جاسکے۔

Marfat.com

آپ مبارک کے وصال کی رات میری ڈیوٹی تھی۔ جب آپ بستر پر تشریف لائے تو فرمایا "امشب بسیار گراں است و معلوم میشود کہ شاید امشب ،شب سفر ورفتن است" آج کی رات بہت بھاری ہے معلوم ہوتا ہے کہ آج سفر کرنے اور کوچ کر جانے کی رات ہے۔ یہ جملہ آپ نے متعدد بار دہرایا اور پھر مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تم سے راضی ہوں۔ تم مجھے معاف کر دو میں عرض کیا کہ میں نے آپ کو معاف کیا آپ نے بھی فرمایا کہ میں نے بھی تمہیں معاف کیا۔

پھر رات ایک بجے تقریباً آپ نے تین پیالی چائے نوش کی اور پشتو کا ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ "اس دنیا میں جو بھی آیا ہے اسے جہانِ ثانی میں چلے جانا ہے۔ موت کا نعرہ ہر وقت یاد ہونا چاہئے" پھر فرمایا مجھے نیند آرہی ہے اور آپ سو گئے۔

رات تقریباً پونے دو بجے 1:45 آپ نے اپنے دونوں بازو اچانک اوپر کی طرف بلند کر دیئے، میں جلدی سے اٹھا اور آپ کو سہارا دیا ان کا سر میرے سینے پر تھا، آپ کی جانکنی کا عالم تھا۔ آپ نے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا اور اشارے سے مجھے بھی حکم فرمایا تو میں بھی کلمہ شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ پھر آپ نے اپنا منہ اور آنکھیں بند کیں اور چہرہ قبلہ کی طرف کر کے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

اس طرح 26 اور 27 جون کی درمیانی شب تقریباً دو بجے یہ آفتاب طریقت اور ماہتاب شریعت اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اور دنیا اللہ کے ایک محبوب سے محروم ہو گئی۔

بہیں کیوں نصیرؔ نہ اشک غم کریں کیوں نہ نالہ و زاریاں
ہمیں بے قرار وہ چھوڑ کر سرِ راہ گزار چلا گیا
وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی دوستوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اسی چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

Marfat.com

جگر گوشۂ غوث جہاں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا اخندزادہ محمد احمد سعید یار سیفی

آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف

عرصہ بیس سال قبل آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ باڑہ پشاور میں ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی جو تسلسل اختیار کر گئی اور اس ملاقات نے دوستی اور پیار کا لبادہ اوڑھ لیا۔ آج بھی اس آدمی سے ملاقات کا سلسلہ اسی طرح بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہی جاری ہے۔ تب تو ہم پشاور میں ہوتے تھے تو مہینوں بعد میل ہوتا تھا مگر اب جب جی چاہتا ہے اسے بلا لیتے ہیں یا دل میں آئے تو خود چل پڑتے ہیں اور دوستی کا بھرم قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اگرچہ وہ شخص ہمارے والد محترم قبلہ مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین و خلفاء میں سے ہے اور اس حیثیت سے ہم بھی اس کے پیر ہی ہیں مگر اس سے الگ ایک دوسرا رشتہ دوستی، محبت اور خلوص کا بھی ہے۔ ہم تو اسے "محمد عباس مجددی سیفی" کے نام سے جانتے ہیں مگر کئی لوگوں کی نظر میں "بانی و سرپرست انجمن بہار اسلام" کے حوالے سے ان کی خاصی پہچان ہو چکی ہے۔

اس شخص کے حوصلے کو داد دی جانی چاہئے جس نے سالوں نہیں بلکہ مہینوں میں اپنی تحریک و انجمن کو شباب بخش دیا ہے۔ اس انجمن کے تحت ایک مجلّہ "ماہنامہ بہار اسلام" کے نام سے ہر مہینے جدید موضوعات پر تحقیقی مواد فراہم کرتا ہے۔ ابھی ایک آدھ سال قبل ہی انہوں نے "بہار اسلام پبلی کیشنز" کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا ہے جس سے ابتدائی مرحلے میں جو کتاب چھپ کر منظر عام پر آئی اس کا دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ "عکس مجدد الف ثانی" نامی اس کتاب کو جو شہرت نصیب ہوئی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ محض ساڑھے چار ماہ کے عرصے میں اس کا دوسرا ایڈیشن چھپ کر آپ کے سامنے ہے۔ اس کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کے اردو اور فارسی حالات وواقعات کے علاوہ حضرت مبارک کی تصاویر کا وافر ذخیرہ شامل اشاعت ہے۔ تصاویر کے متعلق علماء وفقہاء کے نظریات الگ الگ ہیں کچھ علماء نے دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس کی اجازت دی ہے۔ بہرحال اس سے بچنا ہی مناسب ہے، باقی مجموعی اعتبار سے یہ کتاب مریدین ومحبین کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔

اس کے علاوہ ادارہ بہار اسلام کی طرف سے تاریخ میں پہلی بار "تذکرہ مشائخ سیفیہ" کے نام سے مشائخ نقشبندیہ سیفیہ کے احوال و واقعات اور ان کا قدرے تفصیلی تعارف پیش کیا گیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے علاوہ والد محترم حضرت مبارک صاحب کی زندگی کے تاریک گوشوں کو روشن کرنے کا ذمہ بھی اسی ادارے نے قبول کیا ہے اور حضرت مبارک صاحب کے حوالے سے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، ترویج واشاعتِ اہلسنت میں کردار، تحفظ ختم نبوت میں خدمات، وغیرہ کے علاوہ بہت سے تحقیقی موضوعات پر تحریر کا کام کیا جارہا ہے۔ یہ قبلہ عباس سیفی صاحب کی محبت ہے کہ انہوں نے اس کام کی نگرانی میرے ذمہ لگائی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس کام کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمارے دوست اور انجمن بہار اسلام کے بانی وسرپرست پیر محمد عباس مجددی سیفی صاحب کو صحت وعافیت کے ساتھ ساتھ مزید حوصلہ وہمت بھی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(استاذ العلماء) فقیر محمد احمد سعید یار سیفی

آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف لکھوڈیر رنگ روڈ لاہور

Marfat.com

استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد اشرف سیالوی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت قبلہ شیخ المشائخ پیر محمد سیف الرحمٰن صاحب کی خدمت اقدس میں باڑہ میں حاضری دی تھی اور آپ کے شرف صحبت سے مشرف ہوا اور محفل ذکر میں بھی شمالیت اور استفادہ کا موقع ملا۔ حضرت والا درجت کا علمی ذوق اور شوق اور علماء کی سرپرستی دیکھ کر اور مریدین کو شریعت مطہرہ پر عمل کرانے اور طریقت وحقیقت سے بہرہ ور کرنے کا عزم بالجزم دیکھ کر بہت ہی قلبی سکون اور روحانی تسکین حاصل ہوئی۔ ارشاد مصطفوی ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' کا آپ عملی نمونہ تھے اور اپنے بیگانے کی تمیز اور تفریق کے بغیر شریعت مطہرہ پر عمل کرانے کیلئے ہمہ وقت کوشاں تھے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو طریقت اور حقیقت کی منازل رفیعہ تک واصل فرمایا اور ہر مرید کو شریعت مطہرہ پر عامل بنایا اور کسی طرح کی خلاف ورزی کو کسی کیطرف سے بھی برداشت نہ فرمایا۔ ان کے مریدین کو دیکھ کر بہت ہی روحانی اور قلبی راحت حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے شیخ طریقت اور راہبر شریعت کے رنگ میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں جبکہ بالعموم پیران عظام کے مرید کہلانے والے شریعت مطہرہ کی پابندی سے اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے ہیں اور اپنے مشائخ کی شفاعت کے زعم میں فرائض و واجبات پر کاربند ہونے اور حرام و مکروہ تحریمی سے احتراز واحتساب کی ضرورت محسوس نہیں کرتے جو کہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

''موت العالِم موت العالَم'' کے مصداق آپ کی رحلت بہت بڑا سانحہ ہے اور نہ پر ہونے والا خلا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اور اپنے محبوب کریم ﷺ کے قرب خاص سے بہرہ ور فرمائے اور تمام علیہم حضرات کی معیت نصیب فرمائے اور آپ کی روحانی توجہات اور تصرفات

Marfat.com

سے آپکی نسبی وحسبی، جسمانی وروحانی اولاد کو آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق خیر رفیق سے بہرور فرمائے اور اس سلسلہ کو ابد الآباد تک قائم ودائم فرمائے۔ آمین ثم آمین

این از من واز جملہ جہاں آمین باد۔ وانا العبد الضعیف الحقیر ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی

مفکر اسلام مفسر قرآن علامہ سید محمد ریاض حسین شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ الطاہرین واصحابہ المکرمین کارگہہ حیات کی رونق اہل اللہ کے دم قدم سے ہے حضور انور علیہ التحیۃ والثناء نے دعوات حق کے ابلاغ اور کردار آفرینی کے جوہر سے کاروان انسانیت کو مالا مال کرنے کیلئے "رسائل عظیمہ" کی جو جماعت تیار فرمائی ہر دور انکی روشنیوں سے بہرہ یاب رہا۔ حضرت پیر مبارک قدس سرہ انہی نفوس قدسیہ میں سے ایک تھے آپ کی عظیم شخصیت کو دیکھ کر لگتا تھا کہ یہ پہلے قافلے سے بچھڑے ہوئے نابغہ ہیں۔ اہل تصوف میں علم پروری، قیام شریعت، مراسم تقوی کی مراعات، اتباع سنت کی علم برداری، حضرت ان اقدار کا روشن نشان تھے۔ صالحین کی ایک بڑی جماعت تیار کر لینا آپ کی کرامت تھی۔ آج جب اس عظیم "مردحر" کی مرقد پر حاضر ہوا تو الطاف کرم کی برسات نے ایک خسارے کا احساس دلایا کہ کاش کچھ زندگی کے زیادہ لمحات انکی صحبت میں بسر ہو جاتے۔ کہتے ہیں کہ زر آفرینی صرف محاورہ ہے لیکن رجال سازی تو اس سے بھی مشکل کام ہے حضرت پیر مبارک نے جملہ اہل اسلام پر ایک احسان کیا ہے کہ آج طریقت اور شریعت کے لاکھوں کارمین حضور ﷺ کی فوج بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا فیضان ارزان فرمائے۔

دعاجوئے سید ریاض حسین شاہ مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان

استاذ العلماء محقق دوران حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

Marfat.com

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر محمد سیف الرحمٰن صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قل شریف
کے اس اجتماع میں آج ان کی تصوف کے میدان میں خدمات کا واضح پتہ چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ
آپ کے صاحبزدگان مریدین کو صبر کی توفیق دے اور انکے گلشن کو مزید بہار عطا فرمائے۔
آمین...... محمد اشرف آصف جلالی صاحب جامعہ جلالیہ لاہور ادارہ صراط مستقیم پاکستان

مناظر اسلام شیخ الحدیث حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبد التواب صدیقی اچھروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیف الرحمٰن اخندزادہ خراسانی کی
زندگی شریعت کی دعوت دیتے ہوئے اور شریعت پر عمل کرتے ہوئے گزری آپکو اللہ تعالیٰ نے یہ
طاقت عطا فرمائی کہ فاسق فاجر لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور انکو متبع سنت بناتے۔ خلفاء ہزا
روں کی تعداد میں ہیں اور آپکے خلفا کی بھی وہی کوشش ہیں اس دور میں مرید کو متبع رسول بنانا آسا
ن نہیں اور سلسلہ عالیہ سیفیہ کے تقریباً تمام مریدین متبع سنت ہے۔ یہ وہ دور ہے جس دور میں پیر
حضرات مریدین کی تعداد کی طرف توجہ فرماتے حضرت قبلہ کے مریدین وخلفاء کو دیکھتے ہی معلوم
ہو جاتا ہے کہ انکے پیر نے صرف انکو مریدہی نہیں بنایا بلکہ تربیت واصلاح بھی کی ہے اور میرے
نزدیک آج کے دور میں صحیح شیخ اور سچا پیر وہی ہے جو اپنے مریدوں کی اصلاح وتربیت کرے اور
انکو متبع سنت بنائے اور پھر آج کل جاہل پیروں کے انبار ہیں مگر علم دین سے مشرف بہت کم ہیں
الحمد للہ حضرت، تصوف ایک سچے عالم دین یعنی خود عالم اور دوسروں کو عالم دین بنانے والے تھے
یعنی طریقت کی فضیلت آپ میں موجود تھی یہی وجہ ہے کہ آپکے فیوض و برکات اس وقت پوری
دنیا میں پھیل چکے ہیں اللہ کریم سے دعا ہے کہ آجکل کے جاہل اور بے عمل پیروں کو آپکے نقش
قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد عبد التواب صدیقی

Marfat.com

سجادہ نشین مناظر اعظم جنید دوراں پیر محمد عمر صدیقی رحمتہ اللہ علیہ

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری

شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن االرحیم۔ شیخ المشائخ پیر سیف الرحمٰن اخندزادہ ارچی خراسانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمات عالم اسلام کے لئے نہایت ہی قابل قدر اور قابل تحسین ہیں انہوں نے اپنی زندگی کو قیمتی محسوس کیا اور اسے دین، ملت اور قوم کے لئے وقف کیا۔اور تربیت فرما کر لوگوں کے دلوں کو اللہ رب العزت کی طرف متوجہ کرنے کی خوب جدوجہد کی اور اس پر اللہ تعالی نے کثیر اور وافر ثمرات معاشرے میں پیدا فرمائے۔وہ علم و کتاب اور اھل علم کی نہایت قدرو منزلت کرنے والے تھے ان کا مطالعہ خصوصاً مسلک حنفی پر اپنے دور میں بے مثال تھا۔اسی طرح ان کی شریعت اور اسلام کی تعلیمات کی پیروی بھی ہمارے لیئے مشعل راہ ہے۔مثلاً وہ آخر تک باجماعت نماز کا اہتمام کر تے رہے۔ایسی چیزوں کا آج فقدان ہے پھر انکے فرزندان علماء ہیں۔ان کا علماء ہونا بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ ان کا تعلق اسلام کی تعلیمات کے ساتھ شعوری تھا نہ کہ رسمی۔انہوں نے علمی مراکز بھی قائم کئے جو رہتی دنیا تک اسلام کی خدمت کا ذریعہ رہیں گے ان کے خاندان، متعلقین ،مریدین اور خلفاء سے تعزیت کرتے ہوئے یہی عرض کرتا ہوں کہ ان کے مشن پر گامزن رہتے ہوئے مسلک وملت کی خدمت کریں اور خصوصاً اھل سنت کو مجتمع کرنے کی کوشش کریں۔اللہ تعالی ان کے فیض میں اضافہ،درجات میں بلندی اور حبیب خدا ﷺ کا مزید قرب نصیب فرمائے ۔آمین

مفتی محمد خان قادری شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ لاہور

استاذ العلماء حضرت علامہ غلام محمد سیالوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت العلام سیف الرحمٰن اخوندزادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال سے عالم اسلام ایک عظیم علمی، دینی اور روحانی شخصیت سے محروم ہو گیا۔ آپ نے ساری زندگی دین متین کی سربلندی کیلئے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ آپ نے اپنے رُوحانی فیض سے لاکھوں کی تعدد امیں مسلمانوں کی تربیت فرما کر دین متین کا خادم بنادیا اوران کا ظاہرو باطن شریعت مطہرہ کے مطابق بنادیا۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے اور آپکے روحانی و باطنی فیوضات سے ہم سب کوتا قیام قیامت متمتع فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین الکریم ﷺ

حررہ ادنیٰ خادم اہلسنت غلام محمد سیالوی ناظم امتحانات تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

مجاہد اسلام استاذ العلماء حضرت علامہ پیر محمد افضل قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پیشوائے سلسلہ عالیہ سیفیہ مبلغ اسلام حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے میدان میں اپنے دور میں مثالی خدمات انجام دیں۔ لاکھوں لوگوں کی تربیت کر کے انہیں متشرع بنایا خصوصاً داڑھی مبارک اور عمامہ مبارک کی سنت کی ترویج کی۔ افغانستان سے ہجرت کے بعد چند سالوں میں پاکستان کے اطراف میں آپ کا سلسلہ پھیل گیا۔ آپ انتہائی مخلص شخصیت تھے آپ نے جب دیو بندی علماء کی گستاخانہ عبارت کا مطالعہ کیا تو بر ملا تکفیر کے فتاویٰ علماء حرمین کی تائید کی۔ جب پشاور کے ایک عالم دین کے اختلافات طول پکڑ گئے تو راقم الحروف جو ان دنوں جماعت اہلسنت پاکستان کا ناظم اعلیٰ تھا کو تحریری طور پر شرعی فیصلہ کرنے کے اختیارات دیے۔ چنانچہ جماعت اھل سنت کے شرعی بورڈ نے جو فیصلہ دیا اسے قبول کیا گیا۔

آپ کی ساری اولاد بھی متشرع ہے جبکہ مشائخ کی اکثریت کے صاحبزادے متشرع نہیں ہوتے

Marfat.com

اور اکثر داڑھی منڈے یا داڑھی کترے ہوتے ہیں اور جب سجادہ نشین بنتے ہیں تو پھر داڑھی رکھتے ہیں آپ نے اپنے صاحبزادوں کو دینی تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔

آپ شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک معتبر عالم دین بھی تھے، علم دوست تھے اور روزانہ لائبریری میں بیٹھتے تھے اور علماء کیساتھ مسائل دینی پر بحث و تمحیص کرتے تھے۔

آپ کے خلفاء خصوصاً حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہ اور حضرت ڈاکٹر سرفراز سیفی اور عابد سیفی اور دیگر خلفاء نے دینی تحریکوں خصوصاً تحفظ ناموس رسالت کی تحریک میں بلاخوف وخطر حصہ لیا اور 1996 کے آل پاکستان سنی کونشن موچی دروازہ لاہور میں حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہزاروں خلفاء اور مریدین کو تحریری حکم دیا کہ وہ جماعت اہل سنت پاکستان کے سنی کونشن کو کامیاب بنائیں اسی طرح 1999 میں سنی کانفرنس ملتان میں ہزاروں مریدین اور سینکڑوں خلفاء کی معیت میں بنفس نفیس شریک ہوئے اور سنی کانفرنس کو کامیاب بنایا یہ اجمالی تحریر لکھی ہے انشاء اللہ جلد تفصیلی تحریر میں اپنے تاثرات بیان کروں گا۔

فقط پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت و سجادہ نشین نیک آباد گجرات

جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم

پیر طریقت رہبر شریعت علامہ اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل کا روشن باب تھے۔ آپ نے اور آپ کے خاندان نے افغانستان، پاکستان بالخصوص خیبر پختونخوا میں دین کی ترویج واشاعت کا کام کیا جس سے لاکھوں مسلمان نبی اکرم ﷺ کی محبت و عشق کے حسین زیور سے آراستہ ہوئے آپ تصوف و معرفت میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ کے انتقال پر ملال سے عالم اسلام ایک عظیم روحانی علمی شخصیت سے محروم ہوا آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہما کے افکار و نظریات سے انتہائی متاثر تھے

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم ایم این اے صدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان

Marfat.com

1970ء کی دہائی کی یادگار تصویر (حضرت مبارک صاحب علیہ الرحمہ)

دورۂ اسلام آباد کے دوران گاڑی میں تشریف فرما ہیں

marfat.com
Marfat.com

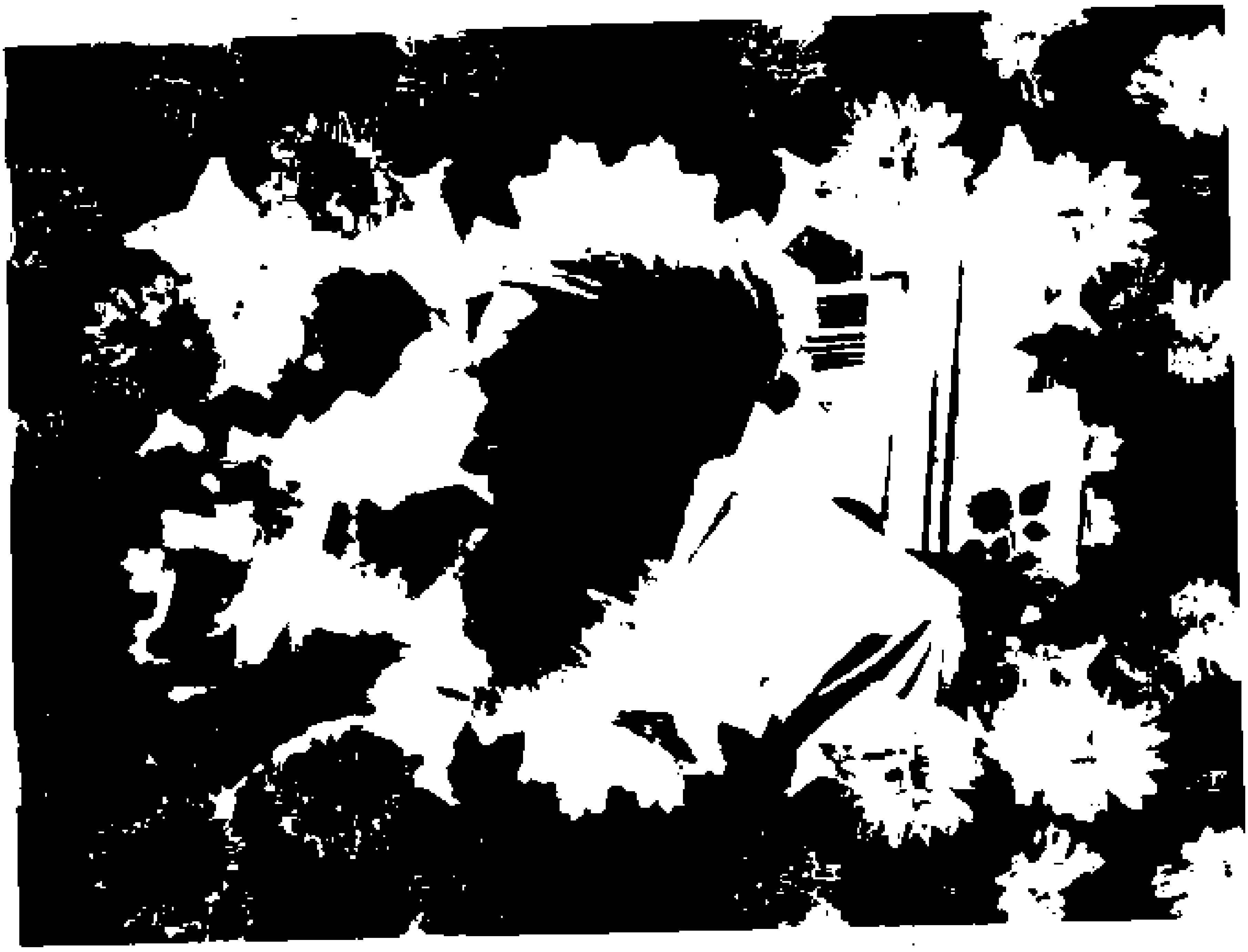

آستانہ عالیہ فقیر آباد (لکھوڈیر) میں محفل میلاد کے دوران

ترنول (اسلام آباد) میں ایک شاندار انداز

marfat.com
Marfat.com

مدینۃ الاولیاء میں محفل میں شریک ہیں

دورہ ترنول (اسلام آباد) کے دوران

marfat.com
Marfat.com

مدینۃ الاولیاء میں محفل میں شریک ہیں

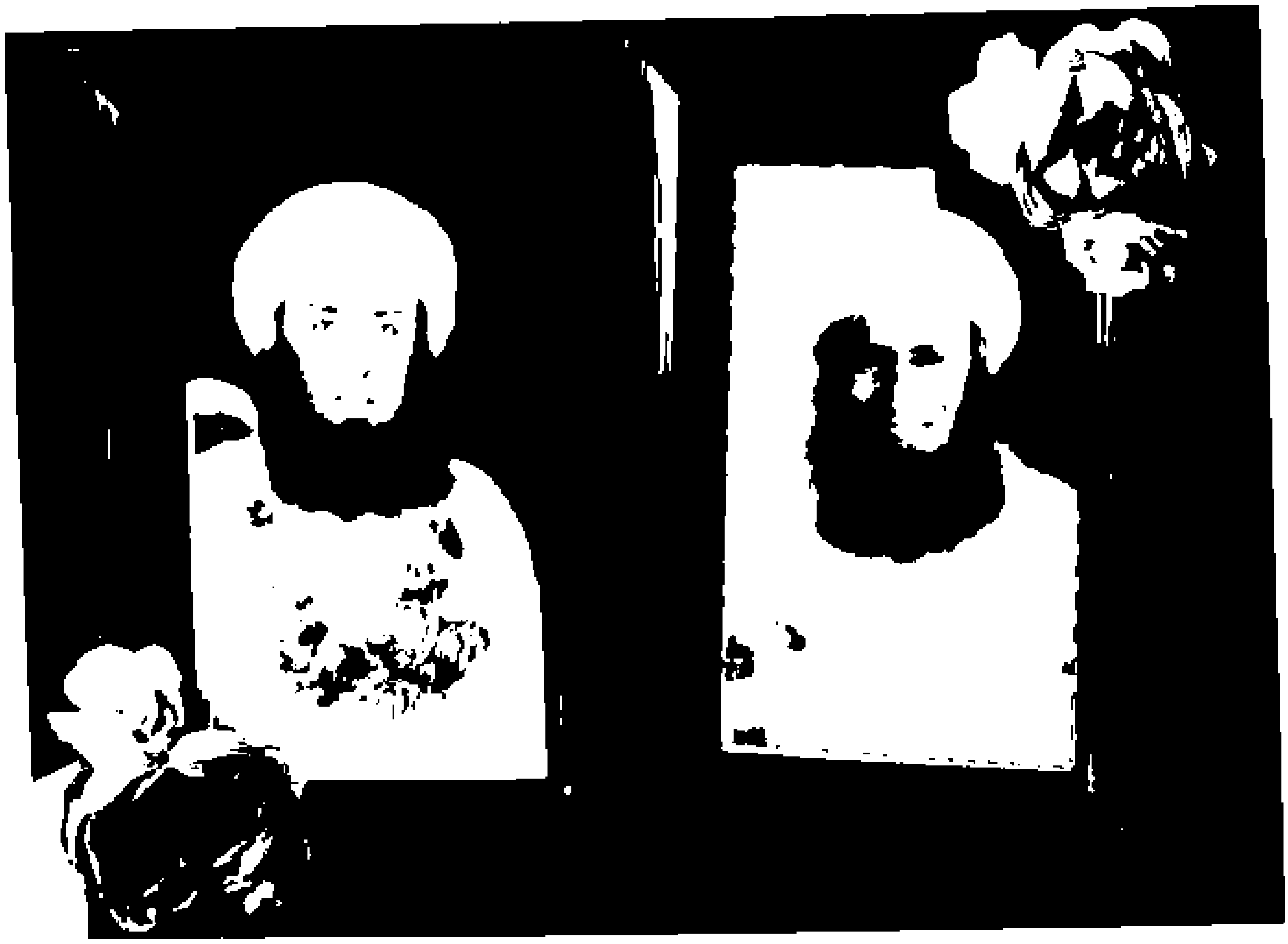

مدینۃ الاولیاء میں محفل میں شریک ہیں

marfat.com
Marfat.com

جوانی کی یادگار تصویر

آخری ایام کی یادگار تصویر

marfat.com
Marfat.com

دورۂ ترنول کے دوران مریدین مبارک صاحب کو چیئر پر بٹھا رہے ہیں

ترنول میں محفل پاک میں تشریف لے جا رہے ہیں

marfat.com

Marfat.com

ترنول میں اپنی آرمگاہ کے اندر

علالت کے دوران نماز ادا کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

ایام علالت میں نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے جا رہے ہیں

دوران سفر
marfat.com
Marfat.com

دورہ ترنول کے دوران پالکی میں تشریف فرما ہیں

دورہ ترنول کے دوران

marfat.com
Marfat.com

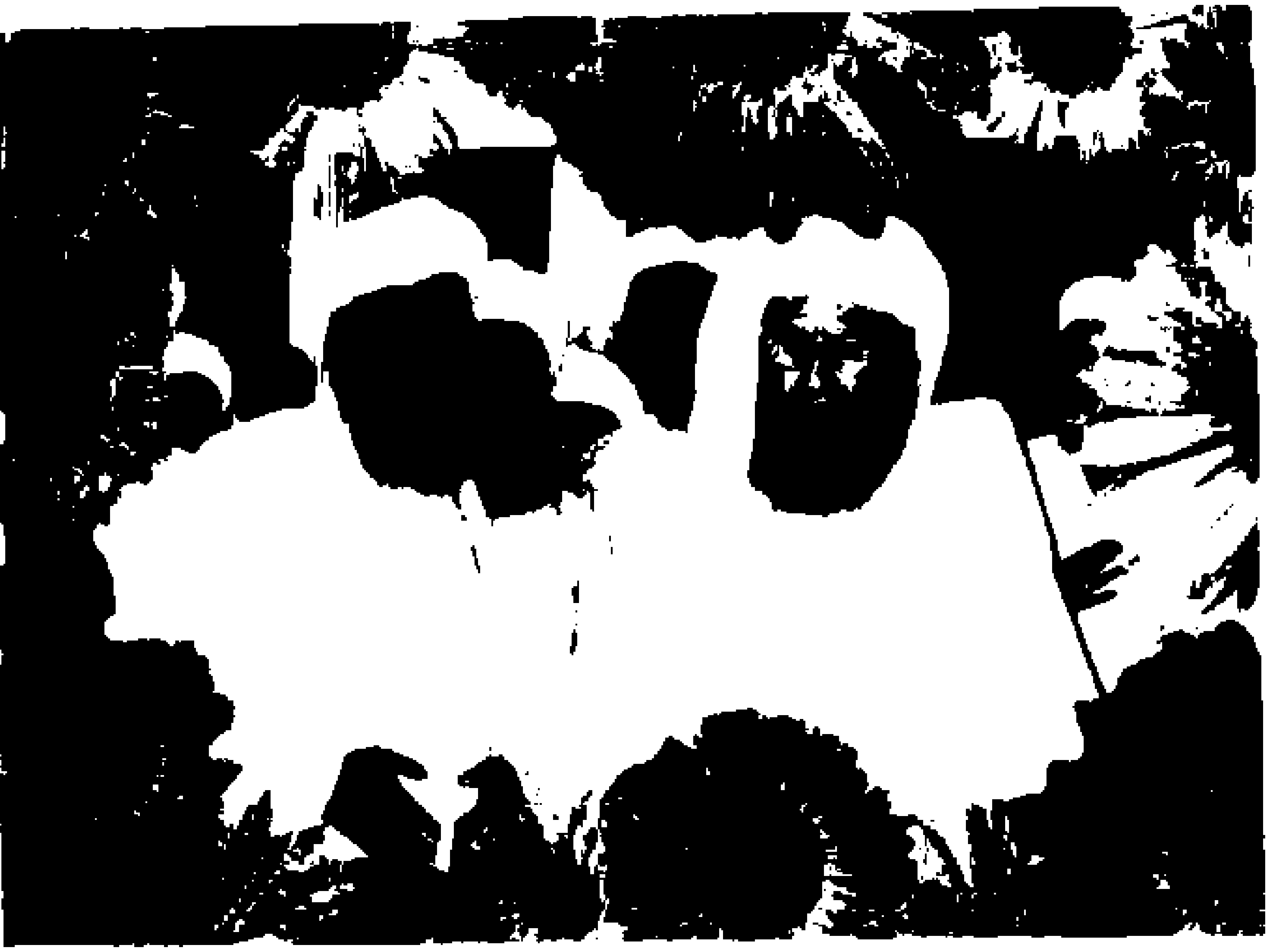

پیر عابد حسین سیفی صاحب حضرت مبارک صاحب کے ساتھ گفتگو فرماتے ہوئے

مرکز بہار اسلام دار العلوم جامعہ سیفیہ کا افتتاح کرنے کیلئے تشریف لا رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

(لاہور آمد پر حضرت مبارک صاحب کا پرجوش استقبال (1991ء)

حضرت مبارک صاحب بخاری شریف کا سبق پڑھاتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

ملتان شریف میں علماء کرام کے ساتھ

محفل میں [illegible] صاحبزادہ [illegible] حنفی سیفی [illegible] کے ہمراہ

marfat.com
Marfat.com

ایک شخص کو حلقہ ارادت میں شامل کرتے ہوئے، مفتی عابد حسین سیفی بھی موجود ہیں۔

...ستان شریف، محفل [illegible] میاں [illegible] سیف [illegible] مفتی [illegible] سیفی [illegible] ہیں

marfat.com
Marfat.com

حضرت مبارک صاحب کا ایک منفرد انداز

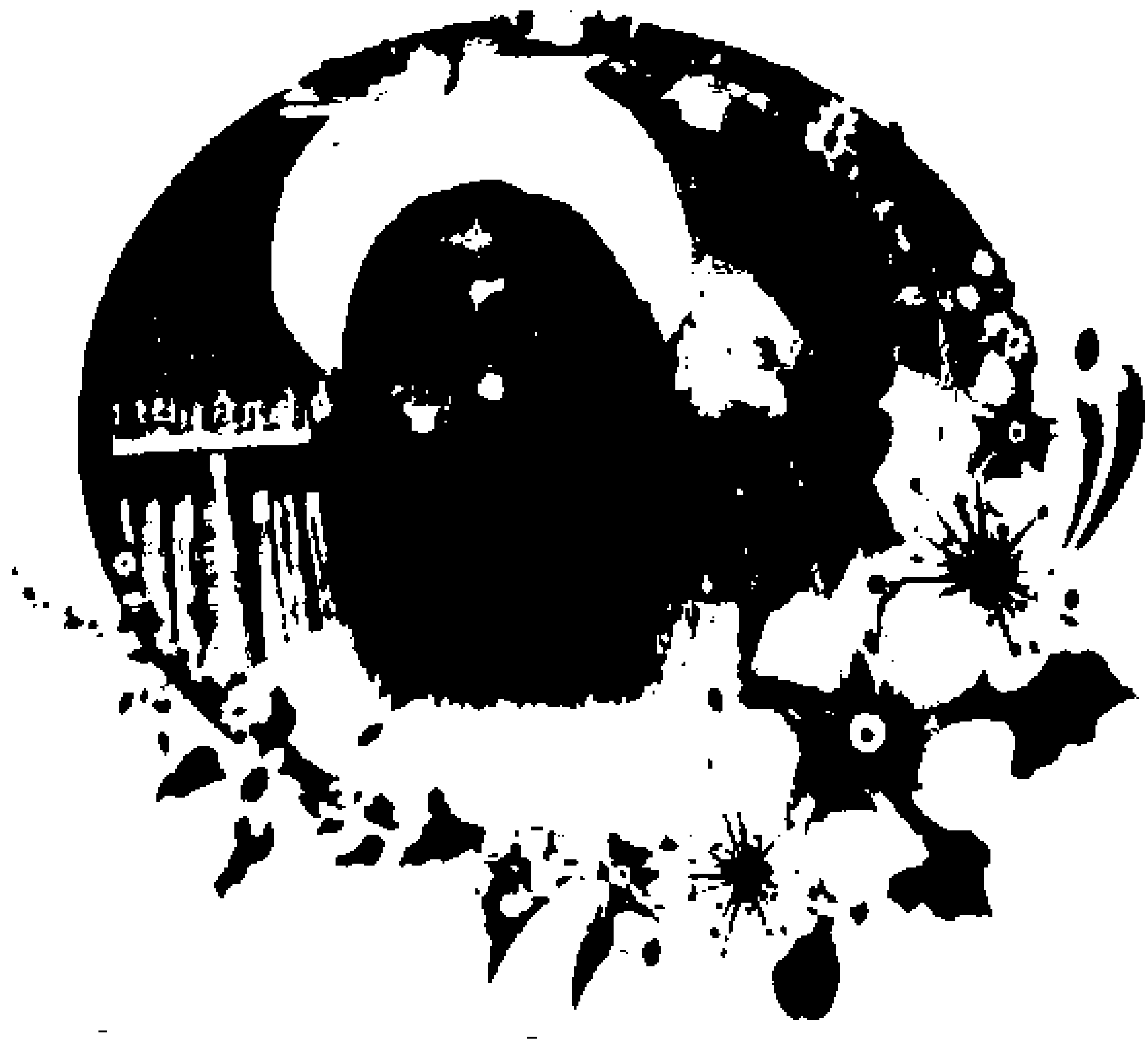

سرپرست اعلیٰ انجمن بہار اسلام الحاج محمد عباس مکی مدنی سیفی

marfat.com
Marfat.com

اولیاءاللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔ (الحدیث)

خادمین و چھوٹے صاحبزادگان کے ہمراہ یادگار تصویر

marfat.com
Marfat.com

دورہ ترنول کے دوران

دورہ ترنول کے دوران

marfat.com
Marfat.com

مدینۃ الاولیاء میں محفل میں شریک ہیں

نبی کے جو غلام ہو گئے...... وقت کے امام ہو گئے ([illegible] شاہ انس انوار)

marfat.com
Marfat.com

محفل پاک میں نظروں کے جام پلاتے ہوئے

جامعہ جیلانیہ لاہور میں ختم نبوت کانفرنس میں ڈاکٹر طاہر القادری کے ساتھ

marfat.com
Marfat.com

نور علی شاہ صاحب سے گفتگو کے دوران

مبارک صاحب کے خلیفہ سید نور علی شاہ صاحب ہاتھوں کو بوسہ دے رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

فقیر آباد شریف میں محفل کے دوران مریدین سے گفتگو کرتے ہوئے

فقیر آباد شریف میں محفل ذکر میں مریدین کے ساتھ

marfat.com
Marfat.com

دورہ تر نول کے دوران میاں محمد حنفی سیفی صاحب حضرت مبارک کی خدمت کرتے ہوئے

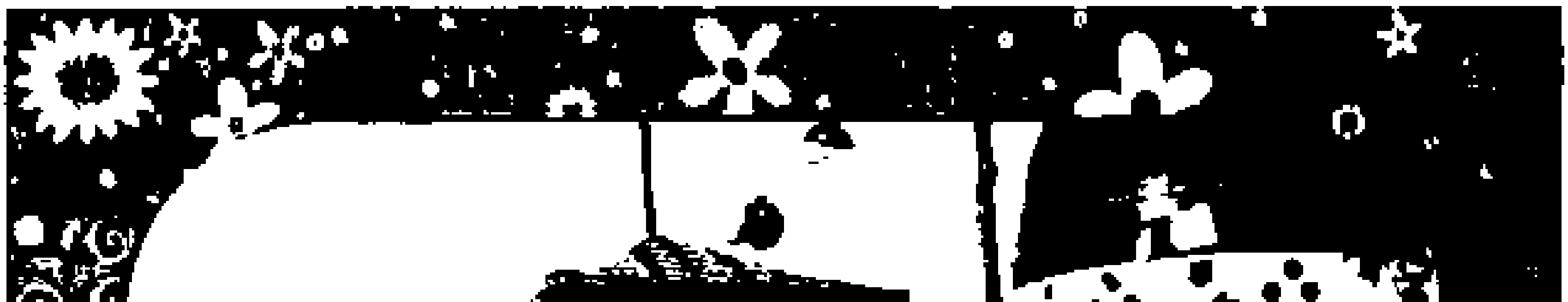

دورہ تر نول کے دوران میاں محمد حنفی سیفی صاحب حضرت مبارک کی خدمت کرتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

میاں محمد حنفی سیفی، اپنے پیر کامل کی خدمت سے فیضیاب ہو رہے ہیں

دورۂ اسلام اباد کے دوران اپنے جائے رہائش سے باہر تشریف لا رہے ہیں
صاحبزادگان اور مفتی [illegible] علی [illegible] کے ساتھ ہیں

marfat.com
Marfat.com

جامع مسجد سیفیہ فقیر آباد کے برآمدے میں خادم سلام الدین قہوہ نوش کروا رہے ہیں

راولپنڈی میں پیر عرفان احمد فدائی کے کاشانہ کو رونق بخشے ہوئے ہیں

marfat.com
Marfat.com

فقیر آباد شریف میں اپنے بچوں میں تحائف تقسیم فرما رہے ہیں

ترنول میں اپنے صاحبزادے مولانا حمید جان کے ساتھ

marfat.com

Marfat.com

مرکز بہار اسلام جامع مسجد گلزار مدینہ کی افتتاحی تقریب میں تشریف فرما ہیں

مرکز بہار بہار اسلام جامعہ سیفیہ گجر پورہ سکیم میں تشریف آوری، سید [illegible] علی اور محمد عباس مجددی صاحب بھی موجود ہیں

marfat.com
Marfat.com

دورۂ ترنول کے دوران

ملتان، سنی کانفرنس کی صدارت فرما رہے ہیں، مولانا عبدالستار نیازی بھی ساتھ جلوہ فگن ہیں

marfat.com
Marfat.com

فقیر آباد شریف میں اپنے بچوں میں تحائف تقسیم فرمارہے ہیں

فقیر آباد شریف میں اپنے بچوں میں تحائف تقسیم فرمارہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

فقیر آباد شریف میں مریدین کا احوال دریافت کر رہے ہیں

محفل مبارک کے اختتام پر آرامگاہ کی طرف تشریف لیجا رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

مبارک صاحب علیہ الرحمہ اپنے پوتے حسین احمد کے ساتھ

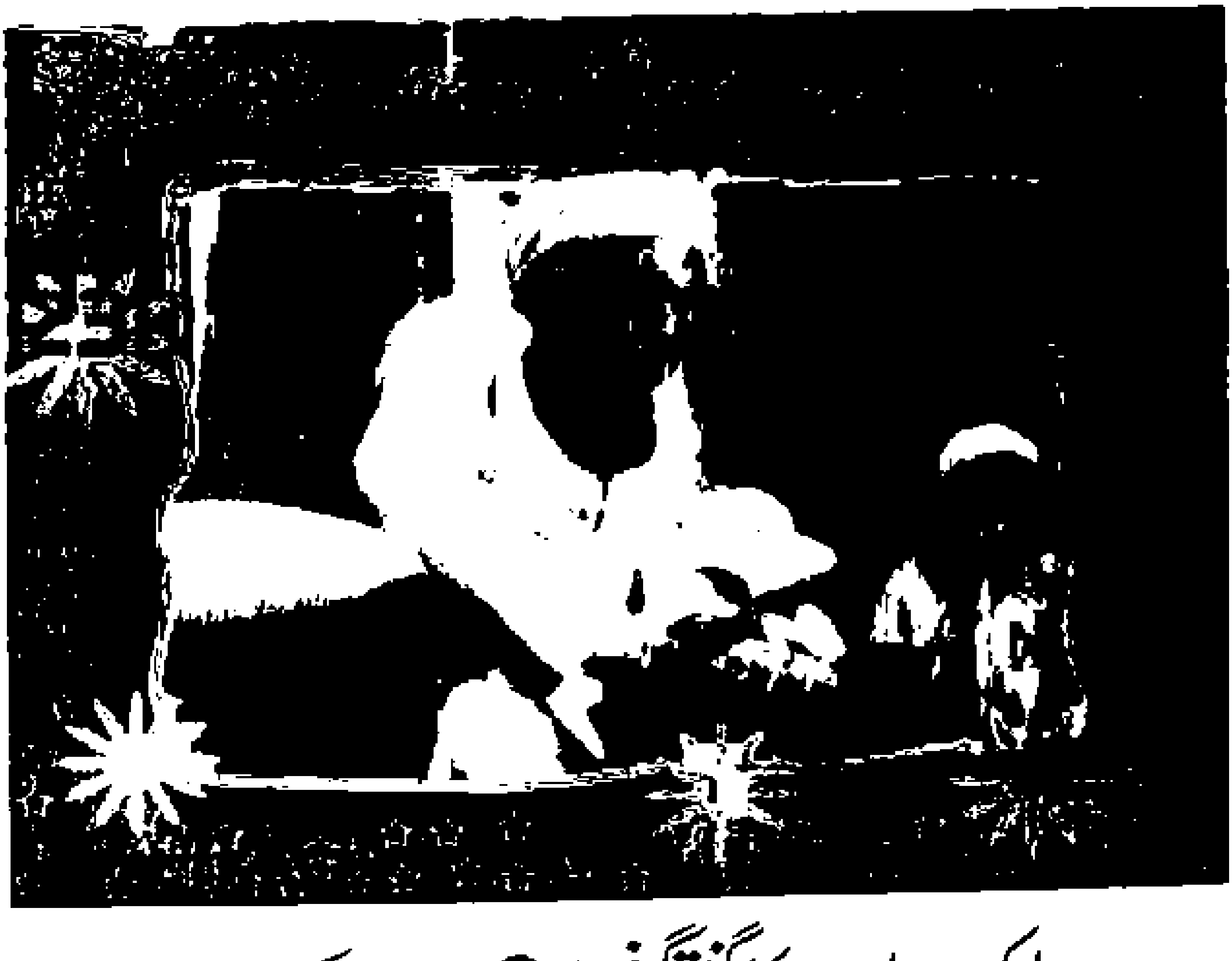

مبارک صاحب کا گفتگو فرماتے ہوئے ایک انداز

marfat.com
Marfat.com

صاحبزادہ سید احمد حسین پاچا سے گفتگو فرما رہے ہیں

محفل ذکر میں آپ کو قہوہ پیش کیا جا رہا ہے

marfat.com
Marfat.com

اپنے پوتے کی حج سے واپسی پر گلے مل رہے ہیں صاحبزادہ احمد سعید یار ساتھ کھڑے ہیں

صاحبزادہ احمد حسین اپنے دادا کی خدمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ میاں محمد حنفی سیفی، اپنے مرشد کی خدمت کر رہے ہیں

فقیر آباد شریف میں اپنے مرید و خلیفہ چوہدری عبدالعزیز کے گھر کو زینت بخشتے ہوئے ہیں

marfat.com
Marfat.com

محفل کے دوران غیر شرعی حرکت پر ایک مرید کو سرزنش کرتے ہوئے

مریدین کا احوال دریافت کرتے ہوئے خوشگوار موڈ میں صاحبزادہ سید احمد حسن بابا جی بھی ساتھ ہیں

marfat.com
Marfat.com

مولانا حمید جان سیفی، سجادہ نشین محمد سعید حیدری، میاں محمد حنفی سیفی، اپنے مرشد کامل کے ہمراہ

مولانا حمید جان سیفی، سجادہ نشین محمد سعید حیدری، میاں محمد حنفی سیفی، اپنے مرشد کامل کے ہمراہ

marfat.com
Marfat.com

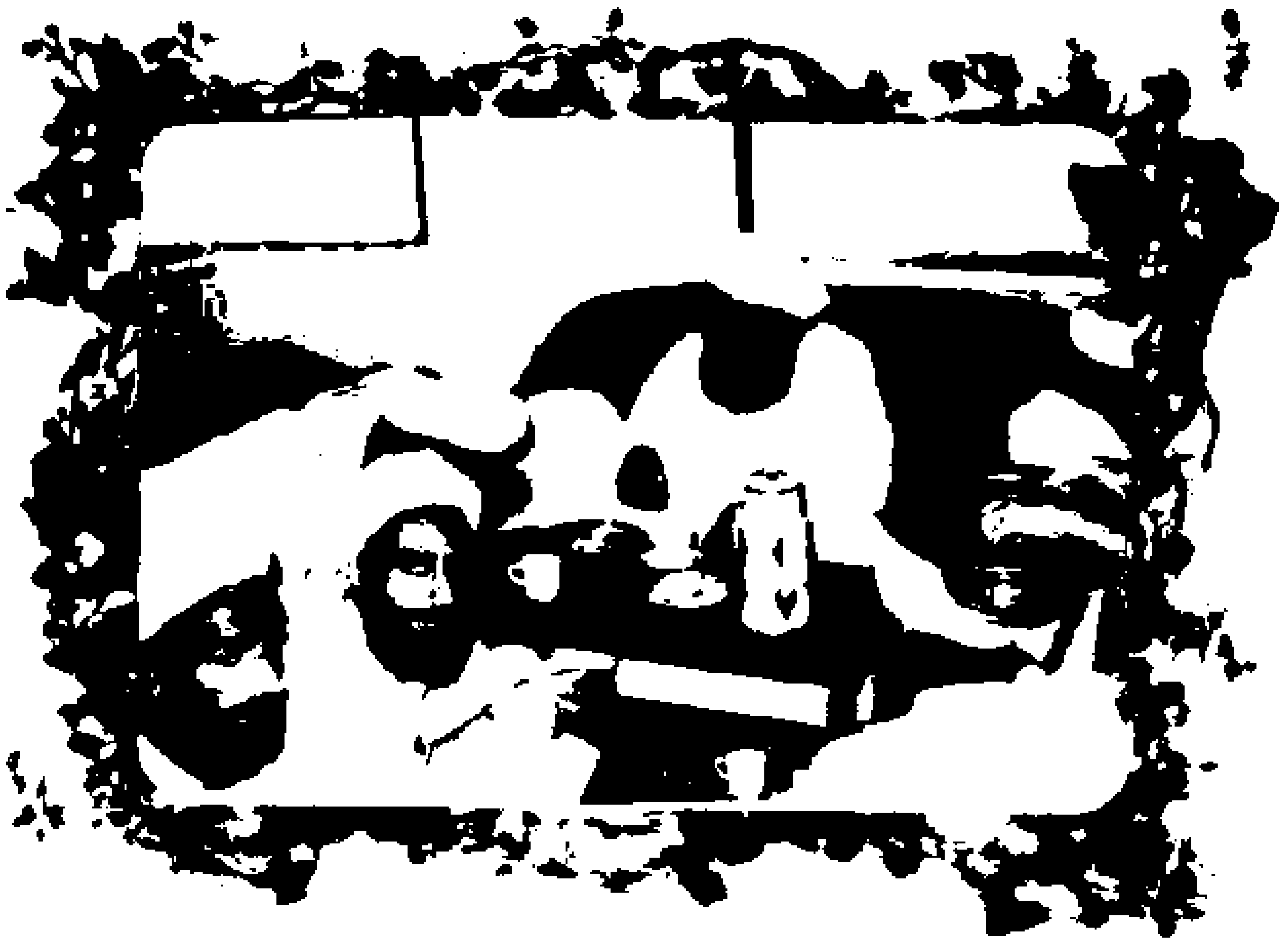

پیر عابد حسین سیفی کی دعوت پر مبارک صاحب چائے نوش فرماتے ہوئے

جامعہ جیلانیہ نادر آباد کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

صاحبزادگان مبارک صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے جنازے کے بعد دعا کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

حضرت مبارک صاحب موبائل فون پر محوِ گفتگو

اپنے صاحبزادے صفی اللہ کے ساتھ سفر سے واپس تشریف لارہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

مفتی پیر عابد حسین کی دعوت پر جامعہ جیلانیہ نادر آباد میں چائے نوش فرما رہے ہیں

جامعہ جیلانیہ سے رخصت ہوتے ہوئے مریدان سے مصافحہ فرماتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

صاحبزادہ محمد سعید حیدری اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے مبارک صاحب
کے بھائی اور خلیفہ سلطان محمد بھی ساتھ ہیں

صاحبزادہ احمد سعید یار مبارک صاحب کے ختم قل شریف کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

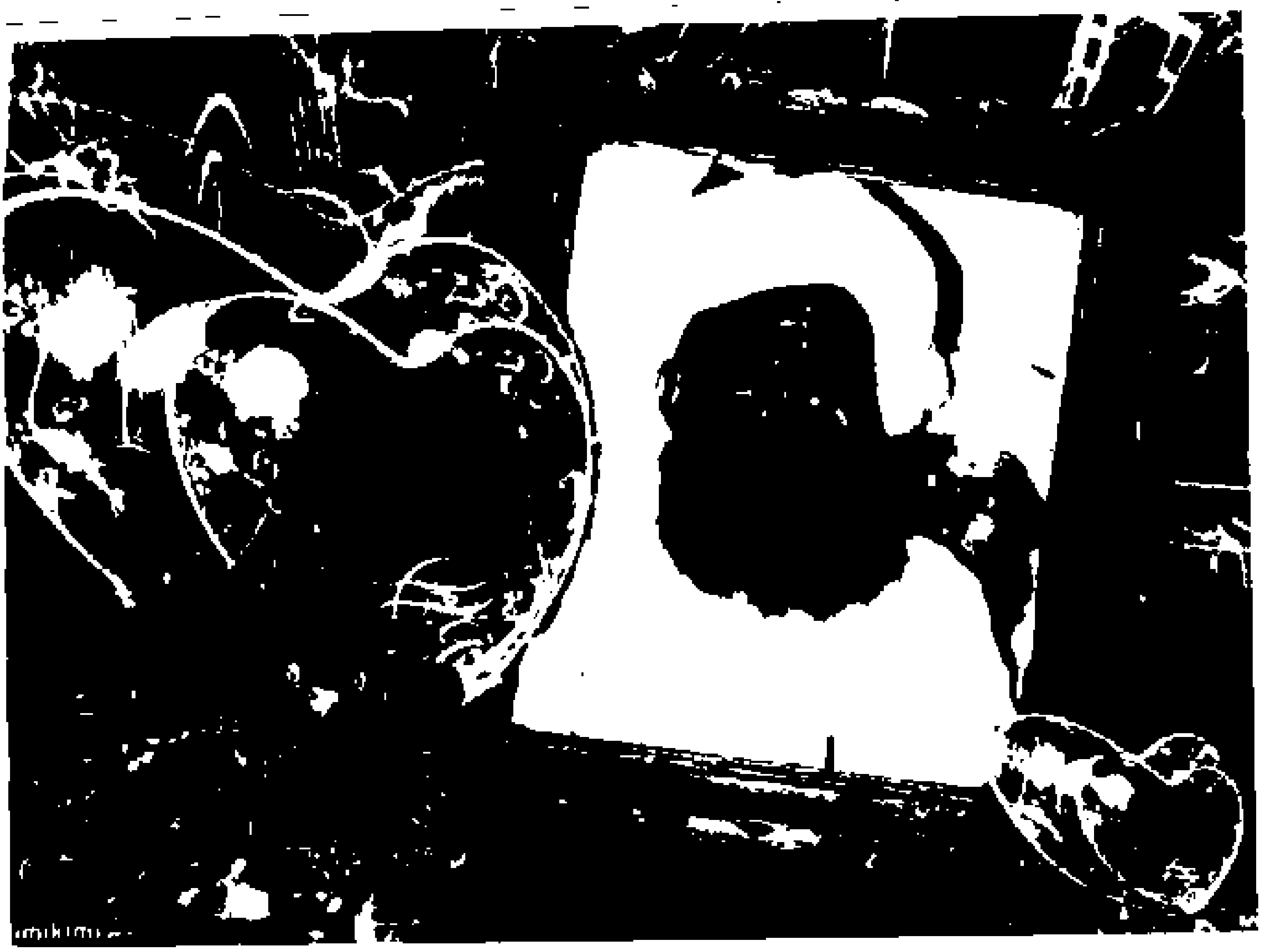

صاحبزادہ محمد سعید حیدری (سجادہ نشین) مبارک صاحب کے ختم قل میں شریک

صاحبزادہ حمید جان سیفی مبارک صاحب کے ختم قل میں شریک

marfat.com
Marfat.com

اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انداز

اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انداز

marfat.com
Marfat.com

اخندزادہ پیر سیف الرحمن مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انداز

اخندزادہ پیر سیف الرحمن مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انداز

marfat.com
Marfat.com

مبارک صاحب کے صاحبزادے مولانا قاری محمد حبیب جان سیفی صاحب

جشن بہار اسلام میں صاحبزادہ [illegible] مجددی سیفی

marfat.com
Marfat.com

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر صاحبزادہ شفیق اللہ، سید عبدالقادر شاہ ترمذی
میزبانِ اخندزادہ مبارک سلطان محمد اور پاچا صاحب

marfat.com
Marfat.com

سجادہ نشین مولانا محمد سعید حیدری، شیخ الحدیث صاحبزادہ حمید جان سیفی اور میاں محمد حنفی سیفی دام ظلہم

مبارک صاحب کے مزار شریف کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد دعا کی جا رہی ہے

marfat.com
Marfat.com

مزار شریف کے سنگ بنیاد کے موقع پر صاحبزادہ سعید حیدری، روحانی صاحب، ڈاکٹر عابد حسین اور پیر عرفان احمد فدائی

سجادہ نشین قبلہ حیدری صاحب کی دستار بندی کے بعد صاحبزادہ بابر جی خطاب کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

مبارک کے مزار شریف کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے

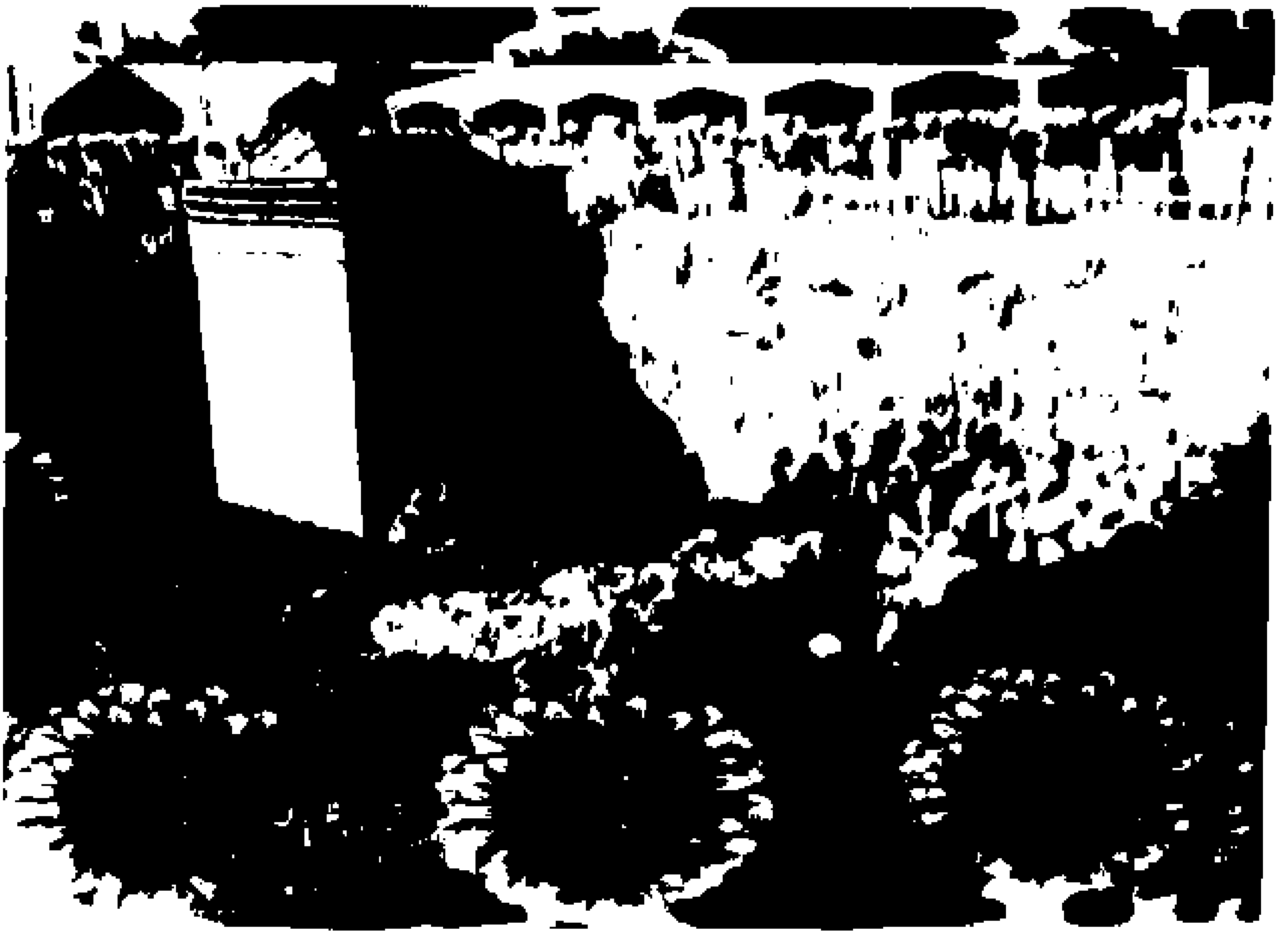

مبارک کے مزار شریف کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے

marfat.com
Marfat.com

حیدری صاحب جامعہ سیفیہ (بہارا سلام) کے جلسہ دستار فضیلت میں دستار بندی کر رہے ہیں (1996ء)

جلسہ دستار فضیلت کے بعد دعا کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

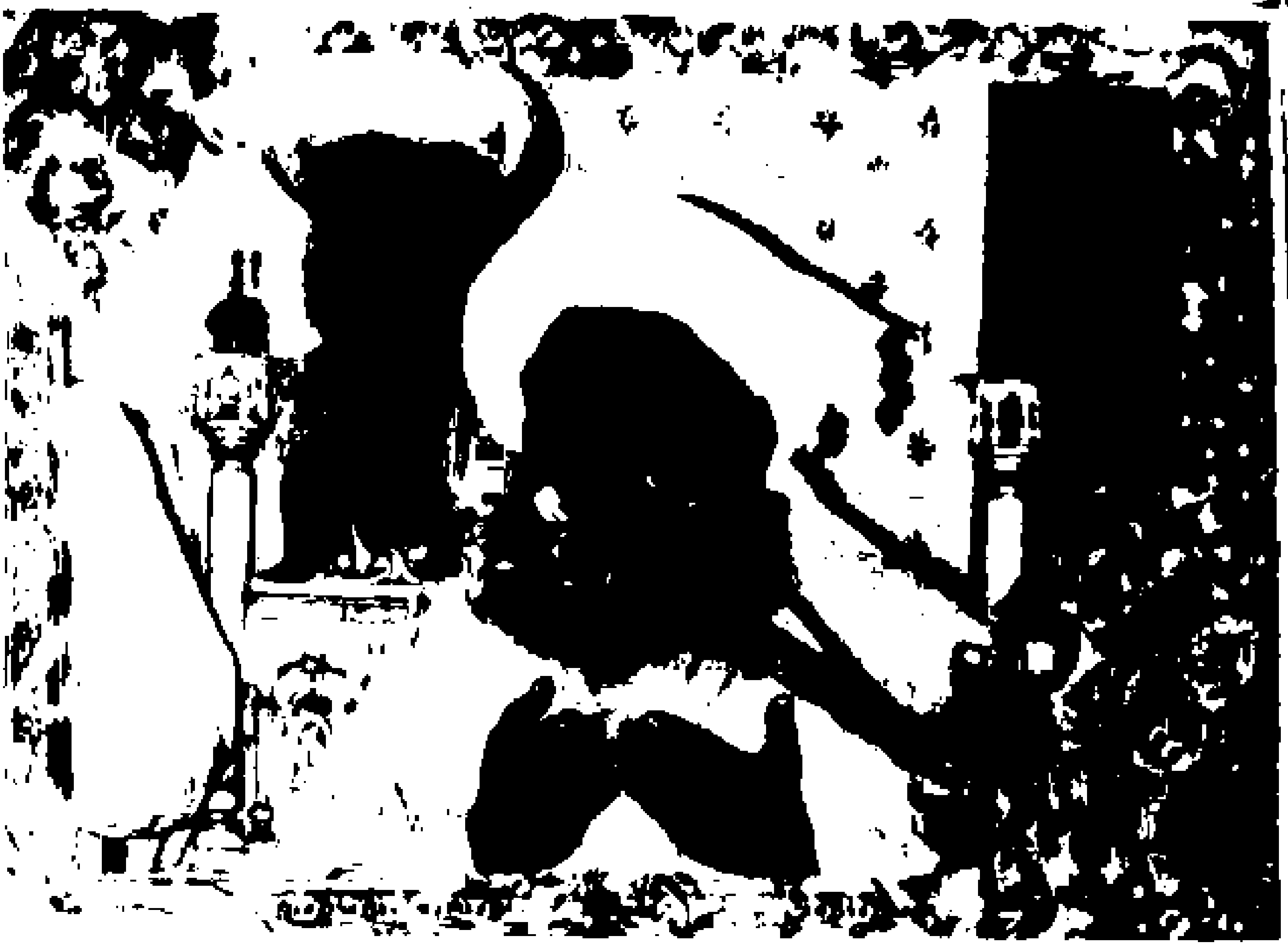

محفل پاک کے اختتام پر سجادہ نشین قبلہ حیدری صاحب دعا کرتے ہوئے

حضرت مبارک صاحب کے صاحبزادے حبیب اللہ

marfat.com
Marfat.com

حضرت مبارک صاحب کے پوتے صاحبزادہ محمد عاشق اللہ

جگر گوشہ قیوم زماں صاحبزادہ نجیب اللہ

marfat.com
Marfat.com

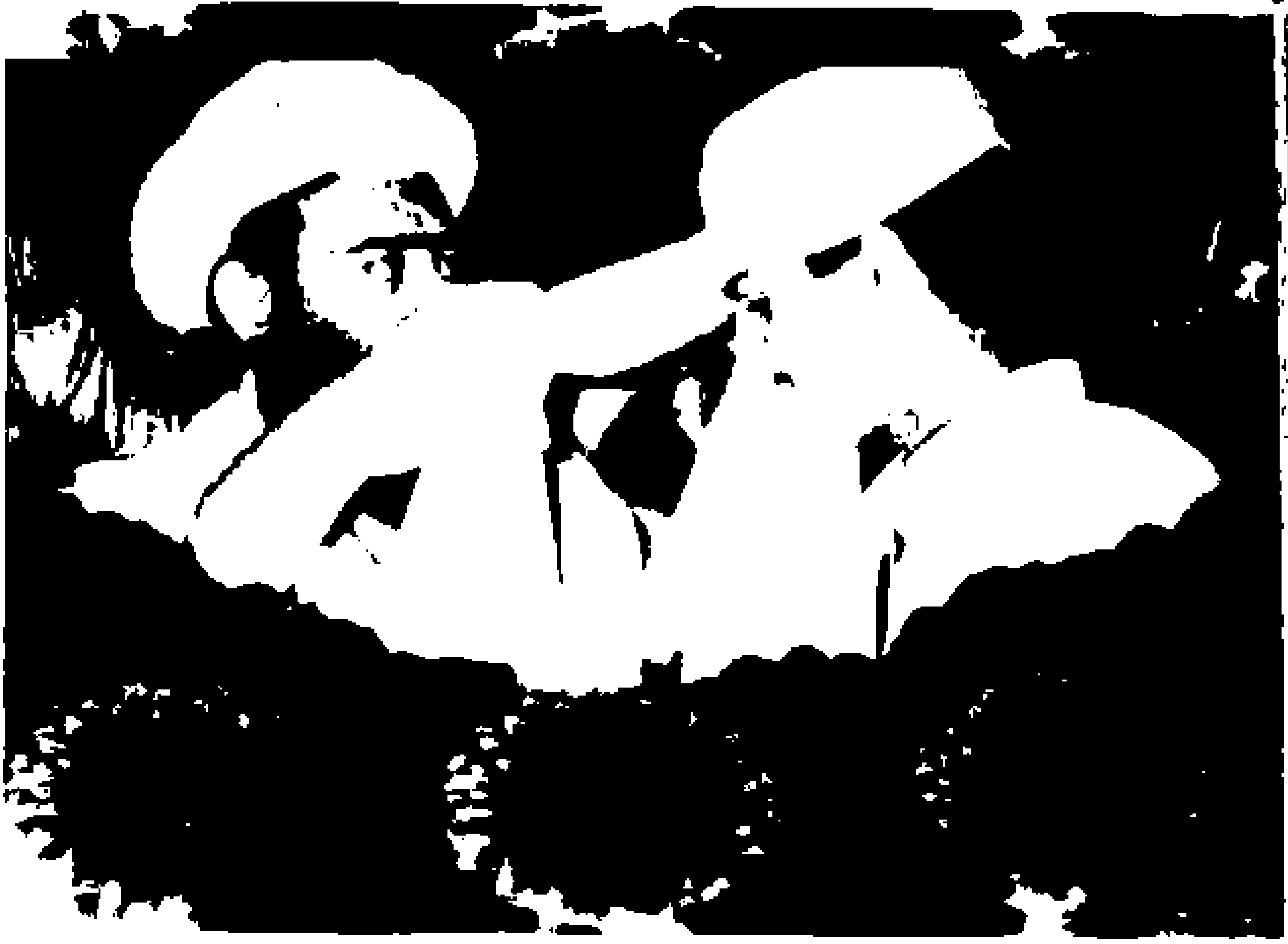

حیدری صاحب جامعہ سیفیہ (بہاراسلام) کے جلسہ دستار فضیلت میں دستار بندی کررہے ہیں
(1996ء)

حیدری صاحب جامعہ سیفیہ (بہاراسلام) کے جلسہ دستار فضیلت میں دستار بندی کررہے ہیں
(1996ء)

marfat.com
Marfat.com

منہاج القرآن علماء بورڈ کے اراکین قل خوانی کی تقریب میں شرکت

میاں محمد حنفی سیفی اخبار کا مطالعہ کر رہے ہیں صاحبزادہ شفیق اللہ، پیر عرفان احمد فدائی
اور صوفی گلزار [illegible]

marfat.com
Marfat.com

حیدری صاحب مبارک صاحب کی قل خوانی کی تقریب کے بعد دعا کر رہے ہیں۔
دیگر صاحبزادگان کے ساتھ سرپرست بہار اسلام بھی شریک ہیں

حیدری صاحب دعا فرماتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

مبارک صاحب کے مزار کی تعمیر کا افتتاح کرتے ہوئے حیدری صاحب، روحانی صاحب،
مفتی عابد حسین اور عرفان احمد فدائی سمیت دیگر مریدین وخلفاء

حیدری صاحب تعمیر مزار کے موقع پر مریدین وخلفاء کے ساتھ محو گفتگو

marfat.com
Marfat.com

جامعہ سیفیہ کے پانچویں جلسہ دستار فضیلت میں سید نور علی شاہ، مفتی احمد دین توگیروی، روحانی صاحب اور میاں محمد حنفی سیفی صاحب شریک ہیں

ڈاکٹر عابد حسین سیفی، سید عبدالقادر شاہ اور ابوالرضا محمد عباس مجددی سرپرست بہار اسلام تحفظ ناموس اہل جماعت [illegible] شریک ہیں

marfat.com
Marfat.com

پیر عابد حسین سیفی اور علامہ سید شمس الدین بخاری گفتگو کر رہے ہیں

مفتی اقبال چشتی اور حیدری صاحب گفت و شنید کرتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

مبارک صاحب کے خسر اور نامور خلیفہ سید جعفر پاچا

خادم صوفی اصغر علی سیفی اور صاحبزادہ عتیق اللہ سیفی اکبر کے ساتھ

marfat.com
Marfat.com

مرکز بہار اسلام جامعہ سیفیہ کے چوتھے سالانہ دستار فضیلت کی قبلہ حیدری صدارت فرما رہے ہیں (1996ء)

دورہ ترنول کے موقع پر میاں محمد حنفی سیفی [illegible] ہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

ختم قل کے موقعہ پر شیخ الحدیث علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب صاحبزادہ حیدری صاحب کے ساتھ تشریف فرما ہیں

قل خوانی کی تقریب میں پیر افضل قادری، مفتی انتخاب احمد چشتی، [illegible] احمد حقانی صاحب [illegible] کے ہمراہ

marfat.com
Marfat.com

جشن بہار اسلام میں شیخ الحدیث حافظ عبدالستار سعیدی صاحب صاحبزادہ احمد حسن پاچا
کو انجمن بہار اسلام کی طرف سے شیلڈ پیش کر رہے ہیں

جشن بہار اسلام میں شیخ الحدیث حافظ عبدالستار سعیدی صاحب صاحبزادہ احمد حسین پاچا
کو انجمن بہار اسلام کی طرف سے شیلڈ پیش کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

گلشنِ اخندزادہ مبارک کے مہکتے پھول

ختم قل کے موقع پر منعقد محفل

marfat.com
Marfat.com

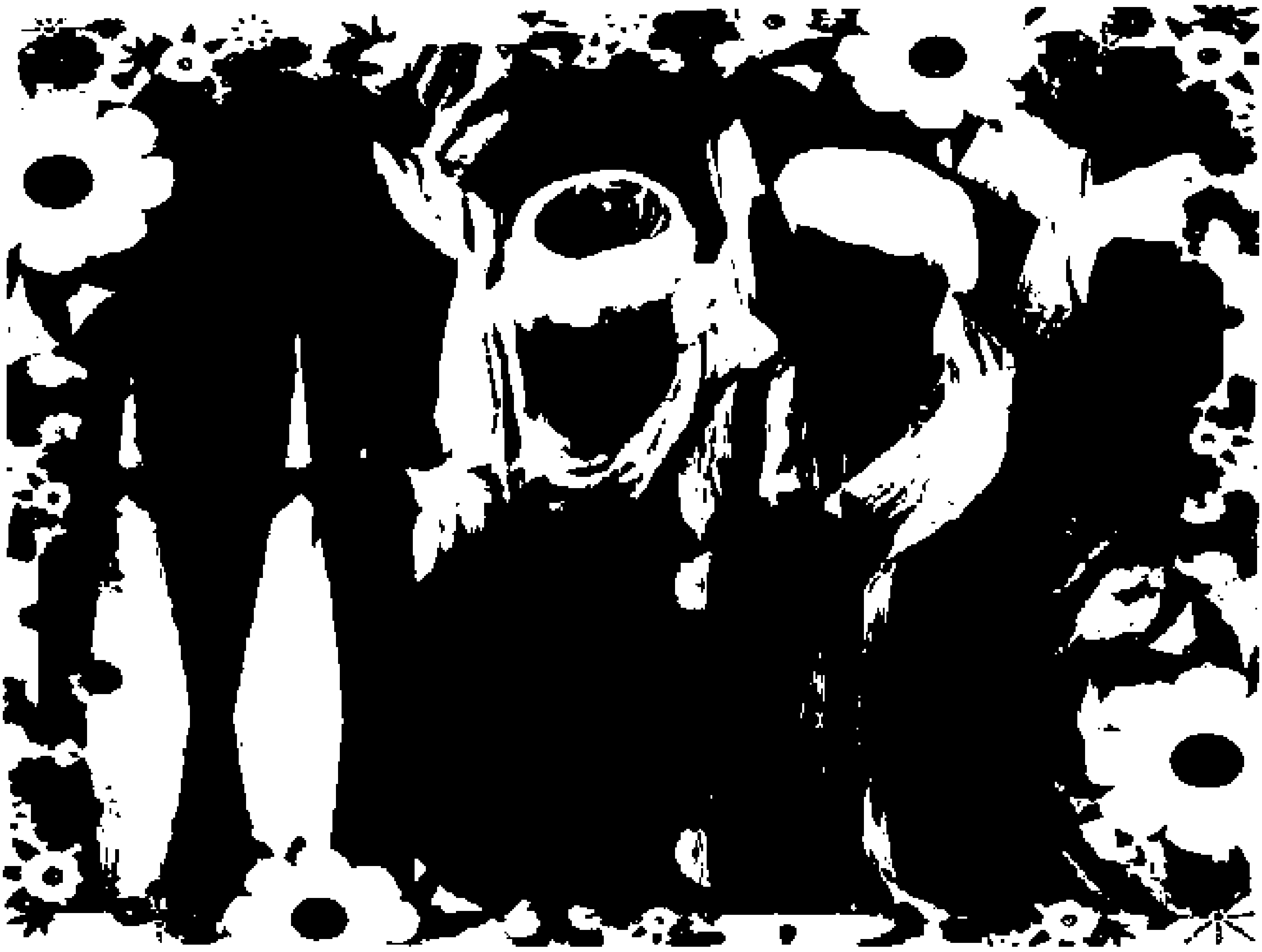

تعمیر مزار کے موقعہ پر مولانا حمید جان، صاحبزادہ شفیق اللہ سیفی سمیت دیگر دعا کر رہے ہیں

قل خوانی کی تقریب میں مفتی محمد خان قادری، الحاج محبوب الرسول قادری سمیت دیگر علماء شریک ہیں

marfat.com
Marfat.com

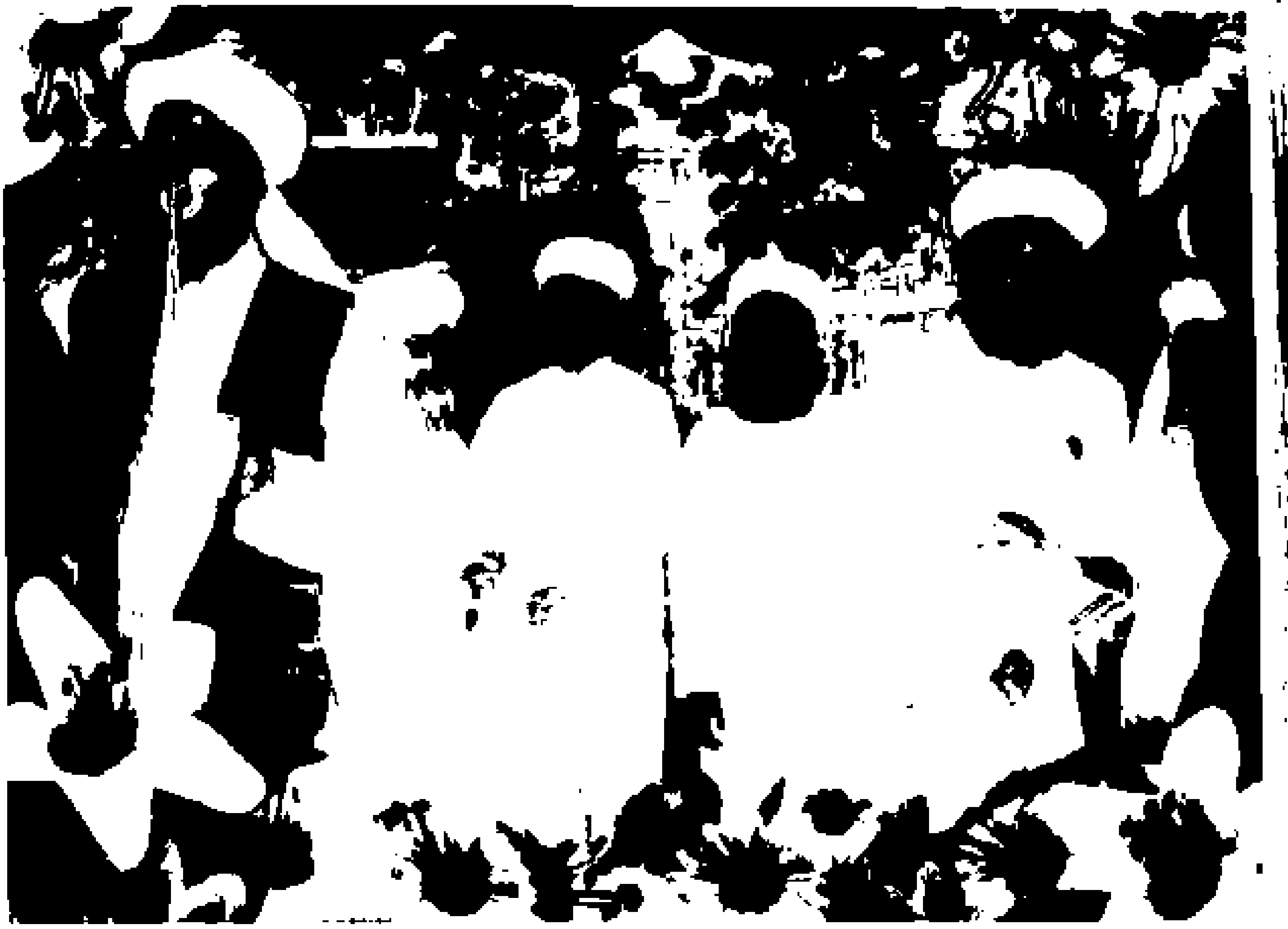

جامعہ سیفیہ گجرپورہ سکیم کے 19ویں دستارِ فضیلت کے موقع پر طلبا میں اسناد تقسیم کی جارہی ہیں

سید میراں حسین زنجانی علیہ الرحمہ کے مزار پر سرپرست بہار اسلام محمد عباس، سید عمیر زنجانی، صوفی انور سیفی اور صوفی اختر علی سیفی فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

قل شریف کے موقعہ پر ڈاکٹر عابد حسین رضوی سیفی خطاب کر رہے ہیں

ختم قل کے موقعہ پر شیخ الحدیث علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب صاحبزادہ حیدری صاحب کے ساتھ تشریف فرما ہیں

marfat.com
Marfat.com

جشن بہار اسلام میں ابوالرضا محمد عباس سیفی صاحب پروفیسر مشتاق احمد عابدی صاحب کو شیلڈ پیش کر رہے ہیں

دوسالہ جشن بہار اسلام میں صاحبزادہ حافظ احمد حسین باچا اور مفتی ڈاکٹر محمد عارف نعیمی صاحب تشریف فرما ہیں

marfat.com
Marfat.com

دوسالہ جشن بہار اسلام میں مفتی ڈاکٹر محمد عابد حسین سیفی دعا کر رہے ہیں، عباس سیفی، صوفی اختر سیفی و دیگر ساتھ کھڑے ہیں

دوسالہ جشن بہار اسلام میں ڈاکٹر محمد عارف نعیمی، صاحبزادہ احمد حسین پاچا، صاحبزادہ احمد حسن پاچا اور
پیرزادہ توصیف النبی مجددی سرپرست بہار اسلام کو تحفہ پیش کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر ملک محبوب الرسول اظہار خیال کر رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر پیر محمد فضل قادری صاحب اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

قل خوانی کے بعد جماعت اہلسنت کے علماء مرقد مبارک پر فاتحہ پڑھ رہے ہیں

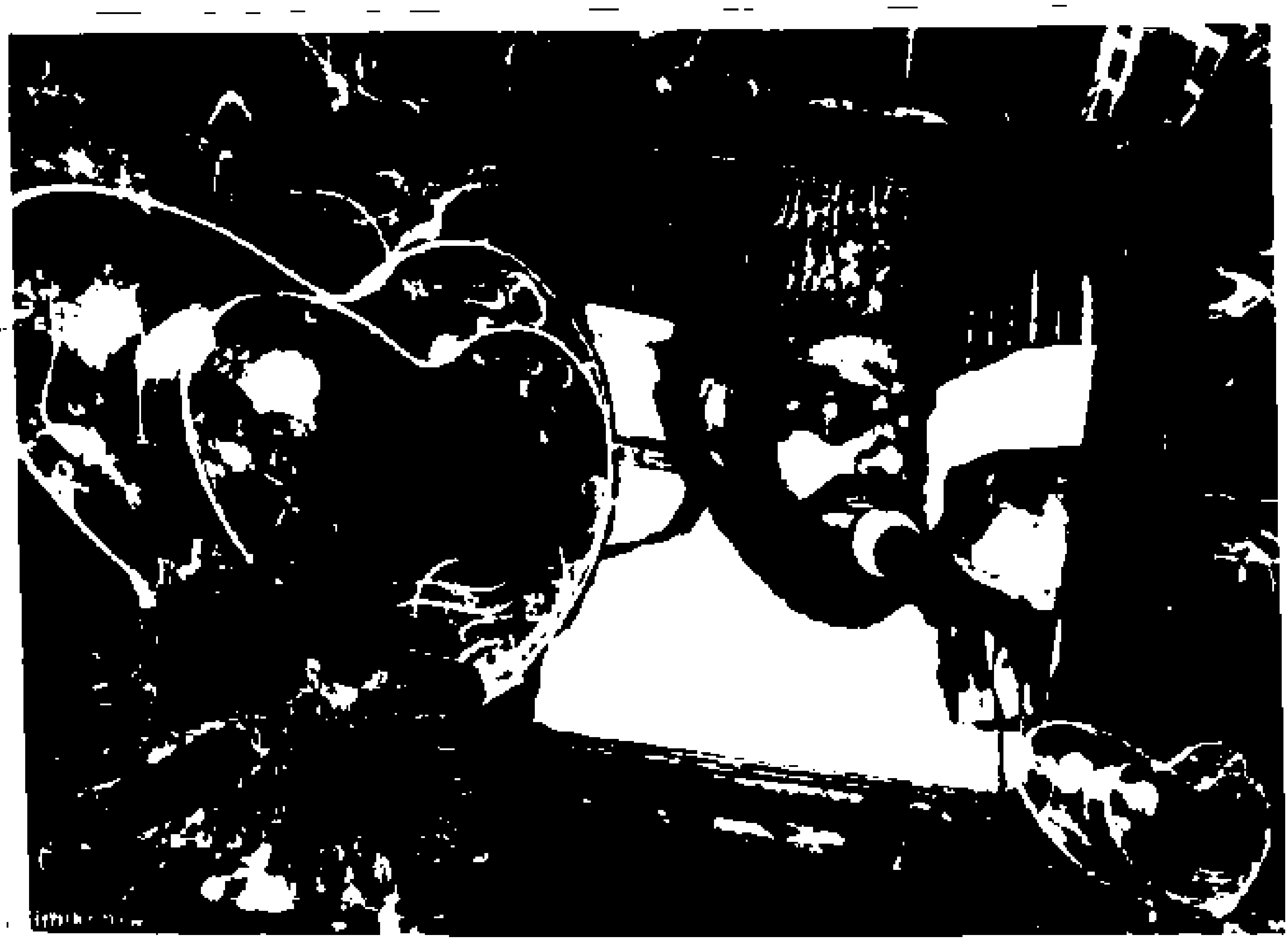

مبارک صاحب کی قل خوانی پر علماء کرام کا اظہار خیال

marfat.com
Marfat.com

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر مفتی محمد اقبال چشتی صاحب خطاب کر رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب خطاب کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر پروفیسر سعید احمد اسعد صاحب خطاب کر رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر نشیمن محمد [illegible] البلالوی مولانا نور المجتبیٰ خطاب کرتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

صاحبزادہ راغب حسین نعیمی، ملک شہزاد مجددی تقریب میں شامل ہیں

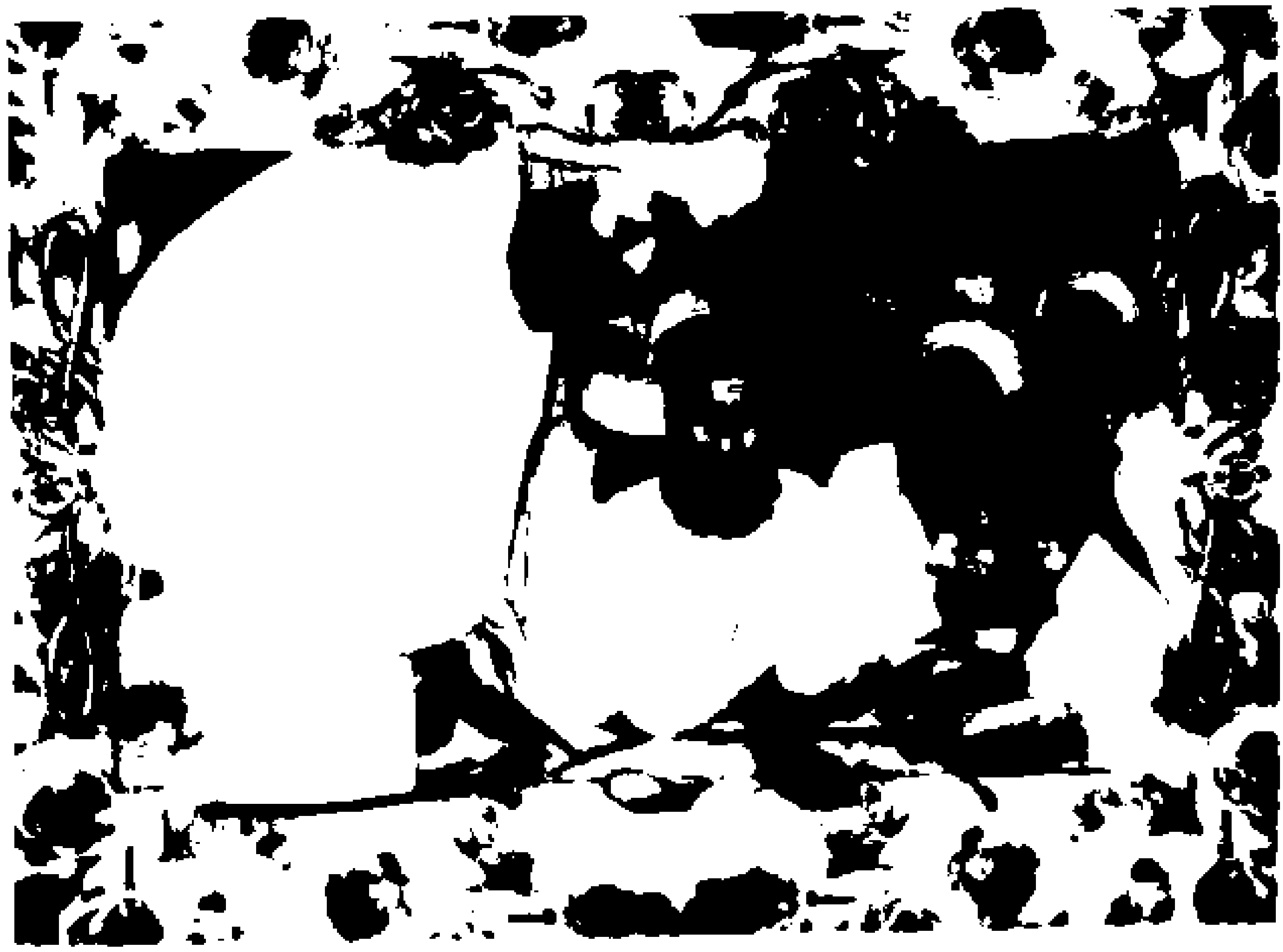

سنی تحریک کے مرکزی رہنما مولانا مجاہد عبدالرسول چغتائی خطاب کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

قل خوانی کی تقریب میں ڈاکٹر اشرف آصف جلالی، پیر افضل قادری، مولانا حمید جان کے ساتھ

حیدری صاحب، پیر افضل قادری اور شیخ الحدیث مولانا [illegible] تقریب میں شریک

marfat.com
Marfat.com

قل خوانی کی تقریب میں علامہ سید شمس الدین بخاری خطاب کر رہے ہیں

قل خوانی کی تقریب میں سید مزمل حسین شاہ خطاب کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

انجمن بہار اسلام کے اراکین گستاخ سلمان بے تاثیر کا پتلا نذر آتش کر رہے ہیں

انجمن بہار اسلام کے اراکین گستاخ رسول عاصہ اور سلمان بے تاثیر کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں

marfat.com
Marfat.com

عبدالمجید خان سرپرست تحریک تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام
گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر صاحبزادگان احتجاجی مظاہرہ کر رہے ہیں

گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر جماعت اسلامی کے اراکین سراپا احتجاج ہیں

marfat.com
Marfat.com

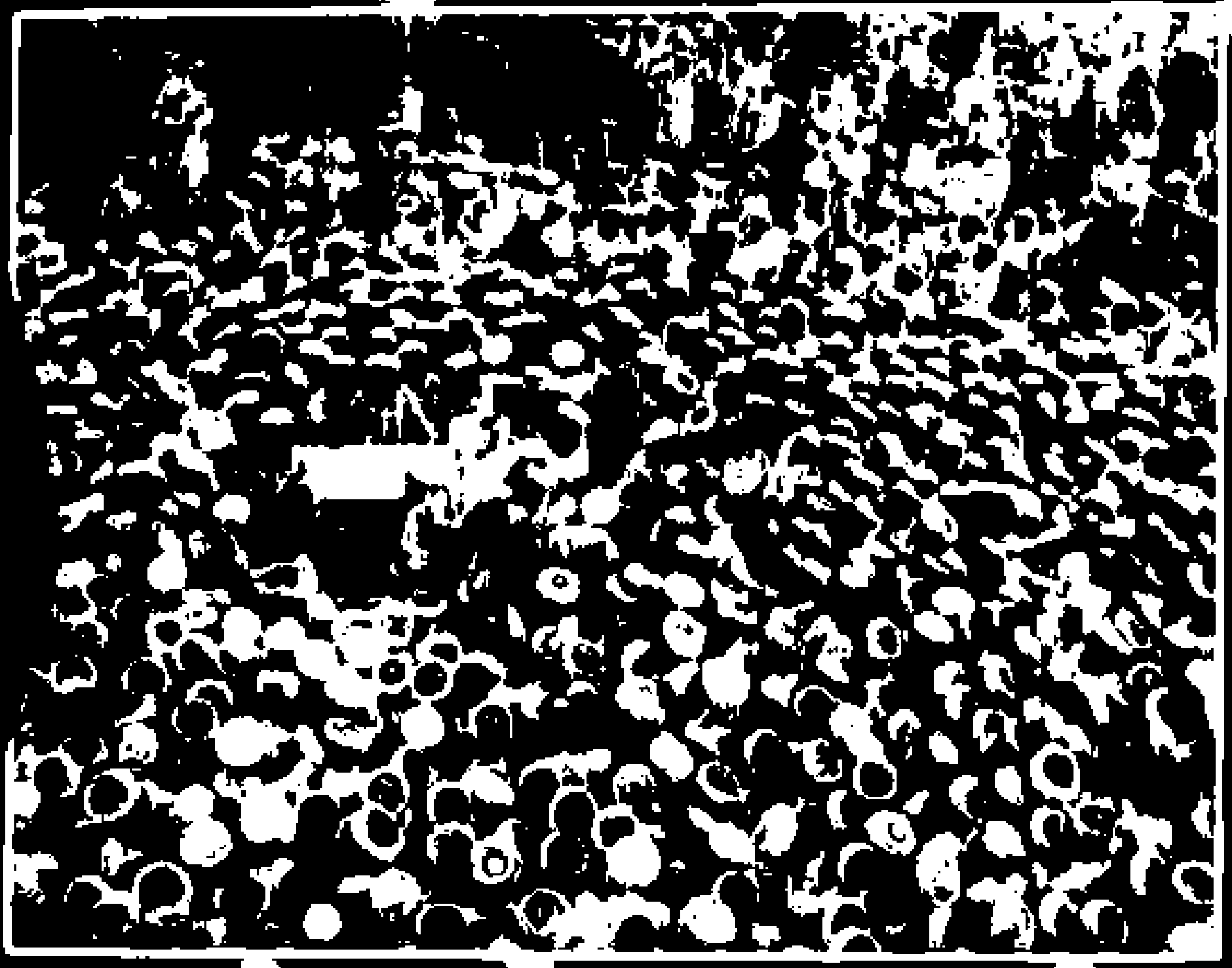

حضرت مبارک صاحب کی تدفین سے پہلے آخری دیدار کیا جارہا ہے

مبارک صاحب کے جنازے میں ہجوم کا منظر

marfat.com
Marfat.com

حضرت مبارک صاحب کا مزار پرانوار

حضرت مبارک صاحب کا مزار پرانوار

marfat.com
Marfat.com

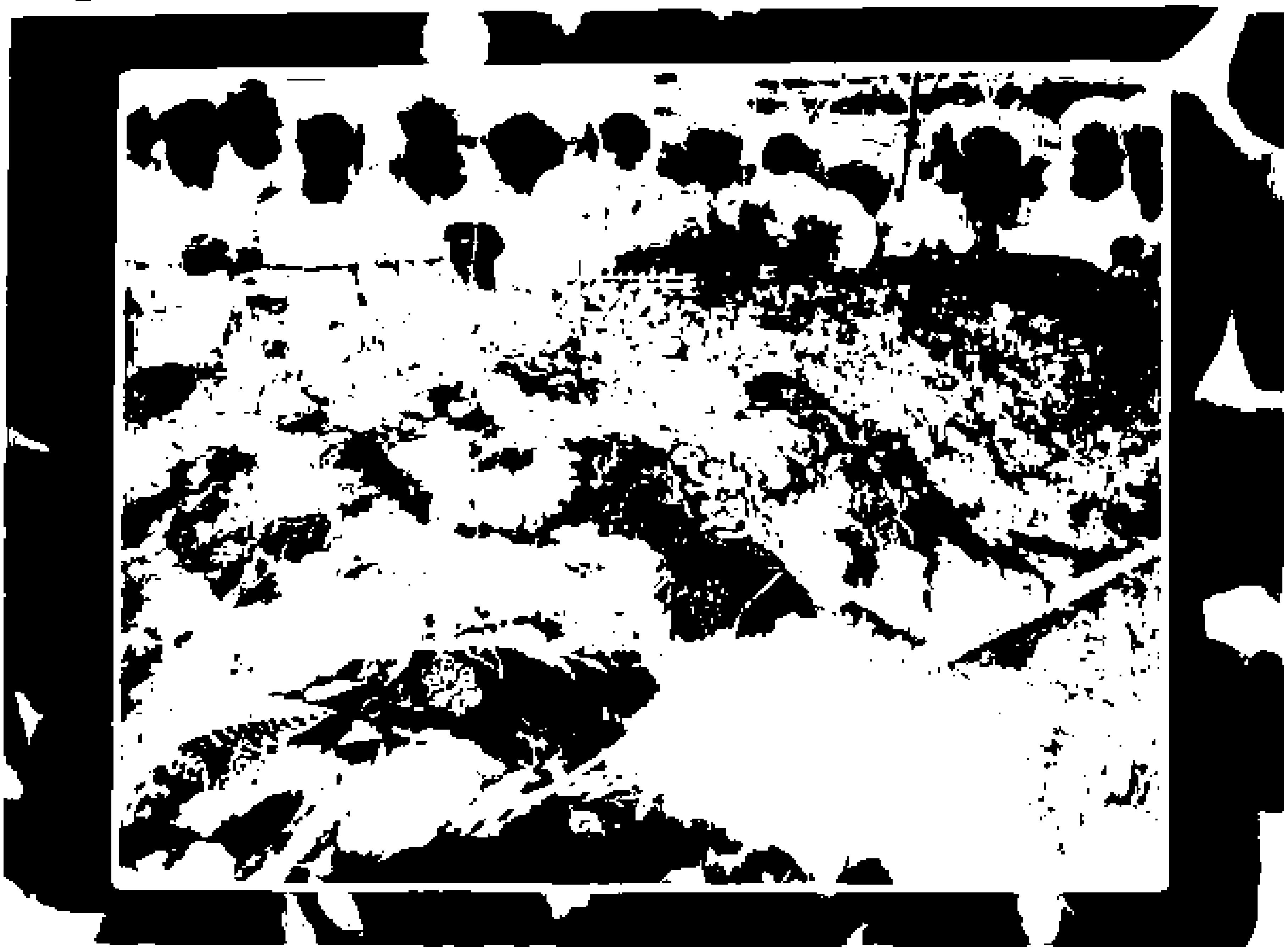

مرکز تجلیات سیفیہ

مریدین اپنے مرشد کی مرقد سے فیض یاب ہوتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

چوہدری محمد ندیم چیئرمین جنرل سیکرٹری انجمن بہار اسلام

پیر طریقت رہبر شریعت غوث جہاں حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ساری زندگی شریعت کی اشاعت کرتے گزاری آپ سنت مصطفیٰ ﷺ میں مستغرق تھے ۔آپ کے صاحبزادگان اور مریدین میں بھی وہی عکس نظر آتا ہے

مجاہد اہلسنت حضرت علامہ قاری محمد زوار بہادر

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن ایک جید عالم دین عظیم رہبر طریقت عظیم مجاہد، دین اسلام کے لئے بے پناہ قربانیاں دیتے ہوئے ہزاروں افراد کی ہدایت کا سبب بنے۔ان کا سلسلہ پورے ملک اور پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔آپ کی اتباع سنت کی برکت سے آپ کے مریدین ومتوسلین بھی متبع سنت ہیں ان کی صورتیں دیکھ کر ایمان والوں کا دل باغ باغ ہوتا ہے۔الحمدللہ آپکے صاحبزادگان اور خلفاء بھی جید عالم اور متبع سنت ہیں۔اللہ کریم ان کے ذریعے مخلوق خدا کی ہدایت کا سامان فرمائے گا۔خدا کرے حضرت پیر صاحب کے مریدین وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کیلئے اپنی توانائیاں صرف کریں۔

قاری محمد زوار بہادر سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان

استاذ العلماء جانشین محدث ابدالوی حضرت علامہ **محمد نور المجتبیٰ** چشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

حضرت اخوندزادہ مبارک کا انتقال پر ملال ملت اسلامیہ کے لیے سانحہ عظیم ہے اس نقصان کی تلافی صدیوں تک نہیں ہوسکتی آپ کی ذات علمی وعملی لحاظ سے اکمل ومکمل ذات تھی

Marfat.com

جنکی نگاہ سے لاتعداد جاہل عالم ہو گئے، غافل ذاکر ہو گئے، زندگیوں میں انقلاب پیدا ہو گیا یہ ان کی ایک نگاہ کا کمال ہے علم شریعت وطریقت اور علم حقیقت ومعرفت میں آپکا ثانی نہ تھا اگر کہا جائے کہ آپ اپنے وقت کے غوث اعظم تھے تو مبالغہ نہ ہوگا آپکی نگاہ سے ولی پیدا ہوتے تھے۔

یہ بات دل کے اطمینان کا باعث ہے کہ آپ کے خلفا مریدین اور صاحبزدگان آپ کے صفات وکمال کے مظہر ہیں لہذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مشن جاری رہے گا اللہ تعالی آپ کے درجات کو بلند فرمائے آپ کے فیضان کو جاری رکھے تا قیامت امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام مستفیض و مستفید ہوتی ہے۔

محمد نور الٰہی چشتی

خادم دار العلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

صاحبزادہ محمد حسین آزاد ازھری

پیر طریقت رہبر شریعت شیخ المشائخ اخندزادہ حضرت سیف الرحمٰن مبارک رحمتہ اللہ علیہ اسم با مسمی تھے۔ اور پوری زندگی رحمٰن کی تلوار بن کر کفر وطاغوت اور بد عقیدگی کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے رہے۔ نہ صرف عظیم عاشق رسول ﷺ تھے بلکہ جید عالم باعمل تھے جنہوں نے نہ صرف سلسلہ سیفیہ کی بنیاد رکھی بلکہ اپنے بے شمار مریدین اور ہزار ہا خلفاء کے ذریعے تصوف وروحانیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا جا رہا ہے مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کیلئے آپکی خدمات لائق صد تحسین ہی نہیں بلکہ لائق صد تقلید بھی ہیں۔

حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق تحریک منہاج القران اور اسکے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ساتھ نہایت دیرینہ اور گہرا تھا یہی وجہ ہے کہ آج تحریک منہاج القران علماء ومشائخ کونسل کے جملہ قائدین، رفقاء، اراکین اور سلسلہ سیفیہ کے قائدین، خلفاء متوسلین یک جان

Marfat.com

اور دو قالب ہیں اور ایک دوسرے کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں الحمد للہ تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر صاحبزادہ مسکین سیف الرحمان درانی صاحب جنکا حضرت پیر صاحب کے ساتھ ذاتی گہرا تعلق بھی تھا نے اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ حضرت پیر صاحب مرحوم کے جنازے میں شرکت کی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی تعزیتی پیغام بھی دیا کیونکہ شیخ الاسلام بیرون ملک ہیں اگر پاکستان میں ہوتے تو ضرور خود جنازے میں شرکت فرماتے آج بھی الحمد للہ منہاج القرآن علما کونسل کا بھرپور وفد محفل رسم قل میں شریک ہوا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے حسب حال آپکے درجات بلند فرمائے اور دین اسلام کی ترویج واشاعت کے سلسلے میں آپکی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آپکے صاحبان علم وعمل صاحبزدگان کو انکے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپکا نام زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے بالخصوص حضرت پیر صاحبزادہ محمد سعید احمد حیدری کو جانشینی کا حق ادا کرنے کی توفیق سے نوازے تا کہ انکی قیادت میں تمام صاحبزادگان، خلفاء، مریدین، متوسلین متحد و متفق ہو کر اس پر گامزن رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

منجانب: صاحبزادہ محمد حسین آزاد ازھری (سیکرٹری جنرل منہاج القرآن علماء کونسل پاکستان)

تائید: علامہ الحاج امداد اللہ خان قادری (صدر منہاج القرآن علماء کونسل پنجاب)

علامہ محمد عثمان سیالوی (صدر منہاج القرآن علماء کونسل لاہور)

خطیب اسلام مبلغ اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد اقبال چشتی

حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عظیم المرتبت صوفی اور عالم دین تھے انہوں نے ساری زندگی شریعت مطہرہ کی پابندی کا درس دیا انکی تربیت کا اثر انکے ہر مرید وعقیدت مند میں نمایاں نظر آتا ہے میری پہلی مرتبہ آپکے خلیفہ خاص حضرت میاں محمد حنفی سیفی صا

Marfat.com

حب کے ساتھ باڑہ شریف میں حاضری ہوئی یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ حضرت صاحب عقیدہ کے متعلق بہت زیادہ سخت نظر آئے اور گستاخوں بدعقیدہ لوگوں پر مریدوں سے لعنت کروا ئی اور جب تک محفل میں رہے ان کی زبان سے علم کے جواہر تقسیم ہوتے رہے آپ نے اپنی تمام اولاد کی تربیت اسطرح فرمائی کہ آپ کا ہر لخت جگر آپ کا مظہر نظر آتا ہے آپ کی سب سے بڑی کرامت آپ کے خلفاء کرام اور عقیدت مندوں کا جذبہ اتباع شریعت سے سرشار ہونا ہے۔ آپ کی ذات میں علم شریعت کا نور نمایاں تھا آپ نے جماعت اہلسنت کے لیے اپنے تمام مریدین حضرت پیر سید ریاض حسین شاہ کے حوالے کرنے کا اعلان فرمایا۔ جماعت اہلسنت آپ کی ان کی شفقتوں کو کبھی نہیں بھلا سکتی جماعت اہلسنت کا ہر کارکن، عہدیدار حضرت کے صاجزادگان اور خلفاء کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

استاذ العلماء زینت المدرسین حضرت علامہ مفتی سید سجاد حسین شاہ

پیر طریقت رہبر شریعت منبع جود وسخا مصدر علم وتواضع حضرت الحاج دیوان پیر سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ صرف ایک عالم دین نہیں تھے بلکہ عالم گر تھے سونا نہیں تھے بلکہ سنار تھے، موتی نہیں بلکہ موتی گر تھے جب تک زندہ رہے تو سونا بن کر رہے اور اب قبر میں ہیں تو وہاں پر بھی سونا ہیں کیونکہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں اپنی زندگی کے سنہری ایام جسطرح انہوں نے گزارے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ تمام صاجزدگان اور تمام عقیدتمندوں کو انکی زندگی کو مشعل رہ بنانا چاہیے تاکہ پوری دنیا میں اسلام کی

Marfat.com

شمع روشن ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ انکی قبر انور پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور ان کے مزار اقدس سے فیوض و برکات لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے بروز حشر سرکار مدینہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ انکو پڑوس عطا فرمائے۔ سجاد حسین شاہ۔

خویدم دار الافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور،

ناظم تعلیمات جامعہ باب رحمت ہوتگی جی ٹی روڈ لاہور۔

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد ظفر الرحمٰن چشتی

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نور اللہ مرقدہ صرف پیر ہی نہیں تھے بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وارث بھی تھے۔ ان کی علمی اور روحانی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ اور ہم بھی ان کے پیروکار کہلانے کے مستحق ہوں گے جب ہم ان کی تعلیمات کو عام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

محمد ظفر الرحمٰن چشتی مدرس و خطیب جامعہ نعیمیہ لاہور

استاذ العلماء زینت المدرسین حضرت علامہ محمد نواز خان صاحب نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کل نفس ذائقۃ الموت

موت العالِم موت العالَم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ پیر صاحب مبارک کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں۔ آمین

محمد نواز خان

خادم علوم دینیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو علامہ اقبال روڈ لاہور۔

پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد آصف ہزاروی

Marfat.com

حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ وصال عالم اسلام کیلئے نا قابل تلافی نقصان ہے حضرت کا شمار ان اکابر اولیا کرام میں ہوتا ہے جن کی محفل میں آنے والا ہر شخص ذکر الٰہی کی صدا بلند کرنے لگتا ہے حضرت نے اپنے صاحبزادگان کی تربیت اس انداز سے فرمائی ہے کہ وہ آپ کی کمی اس انداز سے پوری کریں گے کہ آپ کا لگایا ہوا ہر پودا تا قیامت سرسبز رہے گا۔ اللہ تعالیٰ بطفیل نبی اکرم ﷺ آپ کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

میں سراپا مخزن راز ہوں میں رہا ہوں مدتوں راز میں

تیرا شوق دید کشاں کشاں مجھے کھینچ لایا مجاز میں

پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد آصف ہزاروی

مہر آباد شریف وزیر آباد پرنسپل گورنمنٹ کالج وزیر آباد

مجاہد اسلام حضرت علامہ مجاہد عبدالرسول خان قادری

حضرت پیر سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ ان کے تمام مریدین اور خلفا پابند شریعت ہیں اور ان کی زندگی کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے گستاخ رسول منیر شاہ کر کے خلاف جہاد کیا۔

مجاہد عبدالرسول خان

امیر سنی تحریک لاہور ڈویژن حضرت داتا دربار روڈ

مولانا محمد فاروق حمزہ رضوی

حضرت قبلہ پیر ارچی رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کے دل محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی محبت کی طرف پھیر دیے اور ایسی مشعل امت مسلمہ کے دلوں میں روشن کی جس کی روشنی رہتی دنیا تک زندہ رہے گی۔ اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور مریدین کو صبر جمیل فرمائے۔

Marfat.com

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد غلام مرتضےٰ نقشبندی

آج مورخہ 29-06-10 کو پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز واسرار وحقیقت منبع جودوسخا پیر اخندزادہ پیر ارچی پیر سیف الرحمٰن صاحب پیر صاحب مبارک کے آستانہ عالیہ پر آپکے قل خوانی کے پروگرام میں حاضری کا شرف حاصل ہوا جہاں پہنچ کر محسوس ہوا کہ واقعی دلوں کو روشنی جو مل رہی ہے وہ انہی کے فیض سے ہے اور یہ بھی محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور سرکار دو عالم ﷺ کی خصوصی مہربانی اس شخصیت پر تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے جیسا بندہ اس عظیم ہستی کے بارے کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدا ور پیدا

اللہ تعالیٰ اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے صاجزادگان اور عقیدتمندوں اور متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کے فیوض وبرکات کو جاری فرمائے آمین ثم آمین

مفتی محمد غلام مرتضےٰ نقشبندی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

ملک مقبول الرسول قادری

آبروئے اہل سنت مخدوم اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے ماحول ہی نہیں بلکہ ساری اسلامی دنیا میں منفرد شیخ طریقت کے طور پر جو خوبیاں، ممتاز و ممیز مقام عطا کرتی ہیں۔ وہ یہ ہیں

۱۔ خود مستند عالم دین اور باعمل شخصیت کے مالک تھے اور شریعت مطہرہ کے متبع تھے۔

۲۔ اپنی ساری اولاد کو علم دین پڑھایا اوران کو سختی سے احکام شریعت پر کاربند کیا۔

۳۔ حضور اقدس ﷺ کی محبت سے سرشار تھے اور اس محبت کے پیغام کو عام کرتے رہے۔

Marfat.com

۴۔ مسجد و مدرسہ اور خانقاہ کے تصور کو از سر نو انہوں نے یکجا کر کے متعارف کرایا۔

۵۔ ان کے ۵۰ ہزار سے متجاوز خلفا اور لاکھوں مریدین شریعت اسلامیہ کا پرچار کر رہے ہیں۔

۶۔ دین کے وقار اور اتحاد اہل سنت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل رہے۔

۷۔ حضور سیدنا غوث اعظم، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت شاہ نقشبند اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی محبت سے سرشار تھے ان کے فیض کے امین تھے اور ان کے تابع رہ کر سالکین میں غیرت و جرات کا جذبہ پیدا کرتے رہے۔

۸۔ وہ ملبۂ مسجد یا روایتی خانقاہ نشین نہیں بلکہ ایک مجاہد اسلام اور فقیہ کبیر تھے۔

۹۔ امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی قدس سرہ کی فکر سے مکمل متفق تھے اور انہیں اپنا راہنما و مقتدا مانتے تھے۔

۱۰۔ انہوں نے ساری زندگی مسلکی تصلب کو اپنی شخصیت اور وابستگان میں نمایاں رکھا۔ اللہ تعالی ان کے درجات بلند فرمائے۔

ملک محبوب الرسول قادری چیف ایڈیٹر انوار رضا

حضرت علامہ مفتی سید مزمل حسین شرقپوری

حضرت علامہ مولانہ پیر محمد یوسف صاحب اعوان

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت عالم ربانی حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب بہت بڑے عالم روحانی تھے بہت بڑے وجدان کے حامل تھے انکی تبلیغ روحانی کا بہت بڑا اثر یہ تھا کہ آپ نے اپنے ملنے والوں کو شریعت و طریقت کا عامل بنایا اور سنت مصطفےٰ ﷺ کی پیروکاری کے ساتھ ساتھ روحانی مبلغ بنا کر امت مصطفےٰ ﷺ کے سامنے پیش فرمایا اور انکی تبلیغ کی وجہ سے انکے ماننے والے تقریباً سب شریعت کے عامل بنتے گئے اللہ تعالی آپکے فیضان میں اور بھی بر

Marfat.com

کتیں عطا فرمائے آمین ثم آمین

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا فضل کریم چشتی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضور قبلہ عالم کی زندگی مبارک علم و عمل کا مجموعہ تھی کئی مرتبہ زیارت کا شرف حاصل ہوا'' الاستقامۃ فوق الکرامۃ'' کا نمونہ پایا وہ بلا خوف ہو کر ہر کسی کو امر بالمعروف سے نہی عن المنکر کر تے رہتے تھے۔ ان کا کام تا قیام قیامت اپنا نور باغشار ہے گا ان کا ہر کام فیض رساں ہے اور جو کام دوسروں کو نفع دیتا ہے وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ وہ روایتی شیخ نہ تھے بلکہ اس پائے کے شیخ تھے جو ان کے ساتھ لگ گیا وہ بھی کامل اور مکمل ہو گیا اللہ کریم ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق فرمائے

فضل کریم چشتی فاضل بھیرہ شریف

مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف۔

پروفیسر محمد عبدالعزیز خان

پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر انکے جنازے اور ختم قل شریف پر ہزاروں خلفاء مشائخ پیران عظام کی شرکت دراصل انکی خصوصی روحانی توجہات کا نتیجہ ہے صوفیا کا ہمیشہ سے ہی اسطرح امتیاز رہا ہے کہ وہ نہ صرف اپنی ظاہری حالت میں مخلوق خدا کے لیے فیض ہوتے ہیں بلکہ بعد از وصال بھی انکے فیوض و برکات اور فیض رسانیاں ہمیشہ سے رہی ہیں پیر صاحب جب افغانستان سے تشریف لائے تو وہ اکیلے تھے آج انکے وصال پر انکے سینکڑوں خلفاء اور لاکھوں مرید اس بات کی خصوصی دلیل ہے کہ یہ حضرت کے روحانی فیض کا جاری چشمہ صافی ہے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں روحانی پیاس بجھاتی رہیں

Marfat.com

گی۔ جماعت اہلسنت پاکستان انکے سانحہ ارتحال پر بے حد مضطرب خاطر ہے اور بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالی انکے درجات کو مزید بلند فرمائے اور انکے مریدین اور محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

منجانب پروفیسر محمد عبدالعزیز خان

امیر جماعت اہل سنت لاہور ڈویژن

حضرت علامہ محمد ندیم القادری

آج مورخہ 29-06-10 کو حضرت پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن کی یاد میں انعقاد پزیر محفل میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ یقیناً اس بابرکت محفل میں شرکت کر کے اور اس روحانی ماحول کو محسوس کر کے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ پاک سے اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ سے ملنے والے فیض نے اس مقدس ہستی کو کتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ جن کے مریدوں اور خلفاء کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ کی عظیم نعمتوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اللہ تعالی حضرت صاحب کے مزار اقدس پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے آمین

علامہ محمد ندیم القادری

ناظم علماء کونسل تحریک منہاج القران ضلع راولپنڈی

صاحبزدہ محمد شاہد حضور چشتی

آج مورخہ 29-06-10 میں اس ہستی کے بارے میں کیا لکھوں جن پر رب کریم کے کرم نبی آخر الزمان ﷺ کی نظر عنایت اور جمیع اولیائے کرام کے فیوض وبرکات کا ایک چشمہ ابل رہا تھا اور جن کے نظر سایہ رحمت سے کئی بے دین دین مصطفوی کے وارث بن گئے کئی گستاخ سنت نبوی کے پابند ہو گئے جن کے نقش قدم پر چلنے والوں کو دیکھ کر کئی بے دینوں کے دل ڈھل جاتے

Marfat.com

تھے اللہ کریم کی شان قدرت کہ یہ وعدہ موت، وصل وصال پورا ہونا تھا مگر دنیا اہلسنت، سلسلہ سیفیہ، جماعت اہلسنت عشق نبوی میں بریلوی مسلک، ایک ایسی ہستی سے محروم ہو گئے کہ جن کو یہ عشاق صدیوں نسل در نسل یاد رکھیں گے اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے اور ان کی محبت و سنت و عمل کو پھیلاتے رہیں گے اللہ کریم ہم سب کو بالخصوص آپ یعنی پیر طریقت قطب دوراں استاذ العلماء والفقہاء پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے جمیع صاحبزدگان خلفائے کرام کو اس سلسلے میں محبت و وفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طالب دعا صاحبزدہ محمد شاہد حضور چشتی

صدر جماعت اہلسنت راولپنڈی کینٹ منتظم اعلیٰ جامع غوثیہ رضویہ راولپنڈی

ابو یاسر اظہر حسین فاروقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

حضور قبلہ عالم اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن نور اللہ مرقدہ کا وصال پر ملال پوری اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی قوم کیلئے نا قابل تلافی نقصان ہے۔ حضرت زمین پر حجۃ الرسول فی الارض تھے ۔ اسلاف کی زندہ جاوید تصویر تھے۔ آپ نے مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کیلئے دن رات جتنا کام کیا یہ حضور قبلہ پیر صاحب کا ہی خاصہ تھے۔

ایسے افراد صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ اپنے دین حنیف کے فروغ کا کام لیتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کے فرزندان، لواحقین اور مریدین کو صبر جمیل کے ساتھ یہ ہمت و قوت اور استقامت عطا فرمائے کہ آپ کے مشن کو سب آگے بڑھائیں۔ آمین۔ ثم آمین بحق سید المرسلین ﷺ

العبد ابو یاسر اظہر حسین فاروقی۔

Marfat.com

خطیب جامع مسجد حنفیہ رضویہ ماڈل ٹاؤن اے بلاک گوجرانوالہ
ایڈیشنل سیکرٹری مرکزی جمعیت علمائے پاکستان پنجاب

رانا محمد صدیق خان حامدی قاری شاھد اقبال نورانی

حضرت مبارک صاحب کے جنازہ میں شامل ہو کر ایمان تازہ ہوا پچاس سالہ زندگی میں ایسا جنازہ کبھی نہیں دیکھا جس میں 99% شرکاء شریعت کے پابند محمدی لباس پہنے اور سر پر سفید عمامہ سجائے حضرات شامل تھے۔ حدنگاہ تک عوام کا جم غفیر تھا۔ اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آسمان سے فرشتے اترے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ پیر مبارک کے مشن کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

رانا محمد صدیق خان حامدی جنرل سیکٹری مرکزی jup ساہیوال ڈویژن

قاری شاھد اقبال نورانی

فیض آباد ڈرکانہ چوہدری ذوالفقار ضلع اوکاڑہ مرکزی جمعیت علما پاکستان

حضرت مولانا صاحب طالقان قدس اللہ سرہ

اسم شریف ایشان حضرت مولوی صاحب شاہ رسول باشد شہرت مبارک درین طریقہ عالیہ بنام مولانا صاحب طالقان است اصلا از صدٔ تگاب (اسم منطقہ ایست از کوہستان کابل

Marfat.com

)بودند ابتداء علوم عقلیه ونقلیه را از اساتذۂ آن عصر و دیار تحصیل نمودند و عالم محقق و مدرس شدند سپس شروع بکسب کمالات باطنی نمودند واز پاس انفاس قدسی آیات عارف کامل وولی مکمل حضرت اخوزاده صاحب تکاب قدس اللہ سرہ بطرق ثلثہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ بمنصب خلافت رسیدہ از طرف موصوف ماذون ومجاز گردیدند مدتی چند بعد ازین شوق و ذوق طریقہ عالیہ نقشبندیہ در دل ایشان افتید دران زمان ارشاد والارشاد جناب قدوۃ المحققین وزبدۃ العارفین حضرت صاحب شمس الحق والدین قدس اللہ سرہ الاقدس در اوج کمال چون آب زلال معروف ومشہور عام وخاص بود لاجرم در صحبت اکسیر نمای آن ولی دوران رسیدہ بیعت طریقہ عالیہ نقشبندیہ را با جمیع اسباق آن کہ الی دائرۂ لاتعین (۱) میباشد در اندک زمان بوجہ اتم واحسن بدرجہ اکمال ومرتبہ تکمیل رسانیدند و بہ نسبت خاصہ نقشبندیہ مشرف شدہ از خدمت ایشان مجاز گردیدند مثل ایشان چون قصہ و حالات حضرت خواجہ باقی باللہ میباشد کہ در ترجمۂ ایشان بیان نمودہ شد جناب ایشان را حضرت احدیت در علم ظاہر و باطن استعداد بلند و مقام شامخ وار جمند عطا نمودہ بود واز ان رو حضرت صاحب موصوف پیر و مرشد ایشان دیدند کہ ازین چنین اشخاص عالی منور و معطر میگردد لہذا برای ایشان ہر چہ زودتر از دیگران اجازہ خلافت وارشاد را باقصی مناسبت کہ سزاوار بود عطا نمودند از حضرت مرشدنا مسموع شدہ کہ میفرمودند کہ از جناب ایشان شنیدہ ام کہ ابتدا اجازہ وخلافت را کہ ہمراہ ایشان در راہ بودم و جناب حضرت صاحب باسپ خویش سوار و من پیادہ بودم فرمودہ بودند باین لفظ۔

"ملا ذکر دادہ باشی"

درین وقت ہنوز اسباق ایشان تمام نشدہ بودہ و در لطیفہ سر کار ایشان بودہ ازین واقعہ تعدیت کار و سرعت کمال ایشان اظہر من الشمس معلوم میشود القصہ بعد از ینکہ جناب ایشان از طرف حضرت صاحب موصوف ماذون (۲) شدند و سلوک ایشان باتمام رسید ہنوز ورقہ ارشاد موصول نشدہ

Marfat.com

کہ جناب حضرت صاحب بتاریخ ۱۳۵۰ ہجری قمری ازین دار پرملال رحلت نمودند و مولانا صاحب موصوف درین زمان در وطن مالوف خود منطقہ تگاب بدرس وتدریس وارشاد وهدایت طلبہ ظاهر و باطن عالمی را منور ساختہ بودند مریدین واصحاب ومخلصین واحباب ایشان بحدی رسیده بود کہ دیگر اشخاص معاصر و معاندرا در حیرت انداختہ بودند ودر مریدین ایشان مجاذیب وعشاق در آه ونالہ وصیحہ های عاشقانہ چون مرغ بسمل و پروانہ در حضور محرم وبیگانہ در اضطراب وطپان بودند لذا بعضی اشخاص کہ گرفتار طبع مجبول بودند یا حضرت ایشان شور وشر آغاز نمودند ودر حکومت وقت شکایت (۳) نمودند کہ این مولوی صاحب بدون ارشاد خلیفہ پیری میکند ومریدانش جذب میشوند درین وقت جناب حضرت صاحب نور المشایخ قدس اللہ سره کہ مولانای موصوف را میشناختند واز خلافت وارشاد ایشان کہ واقعی بود خبر شده بودند فی الفور برای ایشان ارشاد خط نوشتند و میدانستند کہ منبع ومسیر هردو طریق از یک شخص واحد جدا شده مولانای مشار الیہ نیز کامل الاستعداد وشخص متدین وصاحب الارشاد میباشد بعد ازین آتش صاحبان غرض هنوز برافروختہ بود جناب ایشان از مسکن آبائی خود هجرت مسنون اختیار نموده در خطہ طالقان آمدند ودر منطقہ مسماة بہ بهارک سکونت پذیر شده بتدریس علوم ظاهری وترویج طریقہ عالیہ ونشر اخلاق مصطفویہ بقیۃ العمر را درین سرزمین باستانی سپری نمودند وارشاد ایشان در طریقہ عالیہ نقشبندیہ زیاده تر نصیب عالی شعار ایشان مستفیض ومستفید شدند بالآخره در ۱۳۴۰ شمسی مطابق ۱۳۸۲ ه‍ ق بعد ازانکہ در منصب امامت مشرف شده بود عالم فانی را وداع گفتہ بجوار رحمت حق پیوستند "انا للہ وانا الیہ راجعون" مرقد منور ایشان نیز در منطقہ بهارک معروف ومشهور است۔

☆☆☆☆☆☆

حاشیہ جات

(۱)...... دور عصر ایشان بمنصب قطب ارشاد مشرف شده بودند حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

Marfat.com

درمکتوبات درصفحه ۲۶۰ حصه چهارم وکذا در حضرات القدس در رساله مبدأ و معاد درین قسمت تفصیل کلی ایراد نموده در ینجا از آخر مکتوب مذکور اختصاراین موضع ذکر میشود۔ قطب ارشاد که جامع کما لات فردیت نیز باشد بسیار عزیز الوجود است و بعد از قرون بسیار و از منه بیشار این قسم گوهری بظهوری آید اما شخصی که منکر آن بزرگ است یا آن بزرگ از دور باراست هر چند بذکر الٰہی تعالیٰ و تقدس مشغول است اما از حقیقت رشد وهدایت محروم است همان انکار و آزار سد راه فیض او میگر دد و بی آنکه آن عزیز متوجه عدم افاده او شود و قصد ضرر او نماید۔

(۲)...... عجیب است از صاحب گلدسته کرامات شمسیه که از نام حضرت مولانا شاه رسول قدس الله سره العزیز در ذیل اسماء ماذونین جناب حضرت صاحب کوهستان تذکر نموده ولی در صفحه ۱۳۶ آن چنین میگوید احوال سعادت مآل بعضی خلفا اکرام ومجازین عظام حضرت ایشان قدس سره اسمی قائد فع الاشکال بقوله بعضی خلفاء ایشان۔

(۳)......این واقعه را بنده راقم الحروف در ۱۳۵۶ هجری شمسی از پسر ایشان مفصل شنیده و میفرمود که اوراق مناقشات آن واقعه الی ۱۳۴۹ هجری شمسی در نزد من موجود بود و العهدة علیه و انی نا قل من لدیه۔

حضرت مولانا محمد هاشم سمنگانی قدس الله سره

فرید الدوران صاحب الخوارق والمعارف علم الوریٰ ولی کامل ومکمل محبوب ذات سبحانی حضرت مولانا محمد هاشم السمنگانی شهرت ایشان مولوی بزرگ است اصل ایشان از ولایت

Marfat.com

سمنگان از منطقه مساة بغزنیک میاشد۔ در عمر بیست و پنج سالگی شروع تحصیل علوم ظاهری نموده بودند و ابتداء که شامل مدرسه شدند از کافیه ابن حاجب شروع نموده (۱) بمدت چهارده ماه از علوم مروجه فراغت حاصل نمودند و در اثناء قرأت صحیح امام بخاری رحمة اللہ علیہ در روزے ۲۵ الی ۲۶ ورق میخواندند۔ در زمان تحصیل گاهی در منطقه درنگاب نیز میبودند و از جناب ایشان شنیده شده که میفرمودند در آن آوان بزیارت مرقد مولوی سلطان محمد نگابی میرفتم (۲) شبے درخواب دیدم که علوم مولوی صاحب سلطان محمد همه برائے من داده شده همیں بود که بعد ازیں خواب ابواب علوم وفنون برائے ایشان کشوده شد……

در مدرسه های کشور غیب — تحصیل نموده علم لاریب

و چناں طی اللسان داشتند که در مدت پنج ساعت تمام قرآن کریم را ختم مینمودند در یک ماه رمضان المبارک هوده سپاره قرآن کریم حفظ نموده بودند و تمام ختمات ایشان زیاده از هزار بار شده بود و پنج سال تکمیل صوم حضرت داؤد علیہ السلام را داشتند۔ ایشان مرید و خلیفه حضرت مولانا شاه رسول طالقانی قدس اللہ سره بودند و در مریدین ایشان ممتاز بودند که بعد از وفات حضرت مولوی صاحب شاه رسول طریقه عالیه را چنان رونق دادند که در یک مجلس ایشان هم کسانی بودند که بمرتبه ولایت رسیدند۔ از انسان چگویم که توجه اکسیر نمائی ایشان برائے حیوانات نیز تاثیر انداخته بود هزار افسوس که عمر گران مایه چندان وفا نکرد بحدود چهل سالگی رحلت نمودند و در زمانه ارشاد ایشان اکثر اوقات مریض بودند و اگر در میدان گفتگو عالمی را متوجه میشدند آن کس خود را از علوم عاری و عوام محض میدید و چنان دقائق علمی از ظواهر نصوص قرآنیه بیان مینمودند که عقل سامعین را اضطراب میماند و اگر حقائق و معارف و حالات و کرامات و خوارق ایشان جمع میکردند لائق آن بود که در چندین مجلد اوراق اتمام میافت (۳) خلص جناب ایشان آیتی بود از آیات الٰہی که مثلش در قرون طویله بوجود نخواهد آمد و اگر نظر بظاهر ایشان میکردی هرگز گمان شیخ و صوفی یا عالم نمیتوانستی زیرا که ذات

Marfat.com

بابرکات ایشان اکثر اوقات بلکہ تمام عمر عزیز بلباس ھای فاخرہ مؤدی مصداق " واما بنعمة ربك فحدث " بسر بردند۔ دستار ھای سبز وسیاہ را او بسیار دوست داشتند ولباس ھای رنگین پوشیدند۔

از درون شد آشنا واز برون بی گانہ وش
کاین چنین زیبا روش کم بی بود اندر جہان

بعد از وفات حسرت آیات حضرت مولانا صاحب شاہ رسول مدت مدیدی در سعی واستقراء اشخاص کمل بودند اکثر مشاہیر احیاء واموات عصر را گشتند بجز آنچہ را کہ از حضرت مولانائی مرحوم کسب نمودہ بودند از دیگرے دفع عطشان ایشان حاصل نشد وبعد ازین چند سال آخیر از بقایای عمر ایشان را در مشیخیت صرف نمودند ولی ہر عابر السبیل را در سلوک داخل نمیکردند بجز دیک صحبت تمام حالات وکیفیات قادمین را معلوم میکردند ومیدانستند کہ این شخص چنین لیاقت دارد وآن شخص چنان خلص مصداق " اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله " بودند ازین سبب خلفاءِ ایشان عموماً بہ یس نفر نمیرسد وصحبت ایشان چنان مؤثر وفرح افزا بود کہ شخص محظوظ ھرگز تاب جدائی ایشان را نداشت اما اشخاص ظاہر بین ھمچنان در بادیہ غباوت عمرے بسر بردند۔

مصرع۔ قدر این می ندانی بخدا تا نچشی

چون عمر مبارک ایشان بحدود چھل سالگی رسید امراض واسقامیکہ داشتند زیادہ تر شد نظر بصواب دید آن وقت حضرت تداوی عازم پاکستان شدند ھمین بود کہ بتاریخ نہم شوال المکرم ۱۳۹۱ھ قمری مشتمل بحروف ختم قرآن مطابق ٦ قوس ۱۳۵۰ ہجری شمسی شربت موت را از کاس " الموت كاس و كل الناس شاربه " از دست ساقی " و الله يدعو الىٰ دار السلام " چشیدہ جان بجہان آفرین جان تسلیم نمودند " انا لله و انا اليه راجعون " مرقد منور ایشان در حصہ پیر سباق میاشد آن موضعیست از دیہات نوشہرہ کہ تحصیلیست از توابع صوبہ سرحد پشاور۔

Marfat.com

☆☆☆☆☆

حاشیہ جات

(۱)......اما کتب ابتدائیہ فارسی وقرآن مجید را قبلا در مکاتب خانگی خوانده بودند۔

(۲)......مولوی سلطان محمد کہ صاحب حال وقال بوده حضرت مولانا صاحب مرحوم از انرو ہرگاه و ناگاه بزیارت ایشان بر سر تربت آن میرفتہ اند بعد از چندگاه شبے عالم موصوف را در خواب دیدند چنین فرمودند علوم من ہمہ باتو داده ام بعد ازین تاریخ ہر کتابی را کہ مطالعہ میکردند میدانستند

۔

(۳)......منجملہ مشق نمونہ خروارو تصرف ایشان درین جا ایراد میشود اول اینکہ شخصے از مریدین ایشان را در موسم ربیع با یکتن عفیفہ صغیرہ سیلاب بردہ بود دران اثنا بہر خار وخاشاکی از کثرت ہول وطغیان آب دست میزدند تا کہ اسم مبارک آن صاحب کمال را یاد آوردہ بودند فی الفور دستے از غیب پیدا شدہ آن غریق متحیر را از بحر در صحراء انداختہ بود۔

دوم: شخصے عبدالرزاق نام در مسابقہ بزکشی از سکلیدن کمربند اسپ در زیر شکم اسپ آمدہ بود مذکور میگوید کہ در آن دم نام مبارک ایشان را بدرگاہ او تعالی شفیع آوردہ ندا کردم علی الفور دستے از غیب در رسید بندہ را با پالان اسپ واپس بالا نمود بعد ازین این حالت را برای ایشان بیان کردم عدہ زیادے از مصاحبین گفتند کہ در آن ساعت از زبان مبارک فجأۃ عبدالرزاق گفتہ آوازی برآمد کہ ہمہ اہل مجلس ازین واقعہ در حیرت بودیم۔

حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک پیرارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

آن قیوم الزمان آن مربی بیعدیل آن ولی کامل ومکمل آن قدوۂ ارباب ارادت آن سالک مسالک اہل فتوت آن جامع محاسن طریق عبدیت آن محلی بحلیۂ کمالات صوری ومعنوی

Marfat.com

آن غواص بحار حالات وشهود آن کشاف دقائق وجد و وجود آن مظہر خوارق وجذبات آن عارج معارج ومقامات آن محقق حقائق وعرفان حضرت مرشدنا ومجری فیوضاتنا اخونزادہ (۱) صاحب سیف الرحمن مبارک رحمۃ اللہ علیہ حضرت ایشان در ایام صغارت صاحب کشف وحالات بودہ اند روزے باین ذرہ نابکار فرمودند کہ در ایام صباوت عالم کون ومکان و دوزخ وجنان را مشاہدہ میکردم واشکال ھای عجیب وغریب از انواع مخلوق اللہ کہ از دیدۂ دیگران مستور بود ہمہ را میدیدم ولی از عدم تفرقہ بین این اشکال واقسام بوالد ماجد عرض مینمودم چونکہ حضرت والدم از خبایا و زوایای این حالات وکیفیات خبر نبودند برایم میگفت ای پسر باین چیز ھا فریفتہ مشو شاید کہ گروہ از جنیات باشند وگاھی چنان عشق وجذبہ الٰھی بندہ را مجلوب میساخت کہ گل گلاب را میگرفتم و در کناری از دیگران علیحدہ میرفتم روزھای در رنگ وبوی آن در حیرت بودم......

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

وبجز دشمیدن آن در گوشۂ تنہائی زار زار میگریستم واشک ھا از دیدہ روان وساعات زیادی برین سوز وگداز بودم باز در خانہ میآمدم واز شنیدن نعوت حضرت خیر البشر علیہ من الصلوات اتمہا ومن التحیات اکملہا زیادہ مسرور میبودم ودر صحبت ھای نعت خوانی شوق وذوق تمام داشتم القصہ ذات بابرکات باوجود این ذوق وحالات ہنوز از کسے اخذ بیعت نکردہ بودند ولی میفرمودند والد ماجدم بندہ را در ایام صباوت در صحبت اشخاص نجیب بسیار مشرف ساختہ بودند منجملہ در صحبت عاشق سردار دو عالم نعت خوان ونعت گوی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حضرت حاجی محمد امین صاحب نیز مشرف شدہ بودم ولعاب دہان ایشان کہ نشۂ عشق ومحبت داشت از بادہ صہبای سرشار آگاھی میداد بدھانم دادہ بودند۔

بعد ازین ھرگز نبینید ہیچ خماری دیگری

Marfat.com

همچو من می خواره وحل تو سرشار دیگر

چون عمر مبارک ایشان بحدود بلاغت رسید کتب ابتدائیه مروجه را از والد ماجد و دیگر اساتذهٔ آن وقت و دیار تحصیل نموده بودند و بعده عازم کشور همسایه شدند که از قدیم الایام تا کنون مرکز دورهٔ احادیث وفنون و مرجع طلاب ومخلصین علوم ومعارف اسلامی دران سرزمین معروف ومشهور بوده و بعد ازینکه جناب ایشان وارد پاکستان شدند مدت دورهٔ تحصیل را از علماء متدین ومتقلد صوبه سرحد پشاور ونواحی آن سپری نمودند واز علوم صرف ونحو وتفسیر وحدیث وتجوید وفقه وعقائد حتی المقدور جد وجهد نمودند وآن چه در دیوان ازل برای ایشان مقرر ومقدر بود نقد وقت نموده واپس به وطن مألوف ایشان که منطقهٔ کوت از توابع بلده جلال آباد میباشد مراجعه نمودند وبعد ازین بنابر تعیین قضا وقدر ازلی طرف خطهٔ قطغن ولایت قندوز باستانی قدوم آوردند ودر قسمت دشت ارچی بموضع مسماة به نهر جدید سکونت پذیر شدند درآن زمان دورهٔ حیات حضرت مولانا صاحب مرحوم طالقان بود که خطهٔ ارشاد والا رشاد ایشان عالمی را منور ساخته بود جناب ایشان ابتداء بیعت سلسله عالیه نقشبندیه را ازان ولی کامل ومکمل نموده بودند هنوز در لطیفه قلب (۲) کار میکردند که مولانای مذکور دار فانی را وداع گفتند بعد ازین بخدمت حضرت مولانا محمد هاشم سمنگانی که از اشرف خلفاء ایشان بود رفته بقیه سلوک را بحد تکمیل واکمال رسانیدند ازین جا قیاس باید کرد که جناب ایشان از قدماء مریدین حضرت مولانا محمد هاشم میباشند درآن آوان حضرت مولانا صاحب مرحوم هنوز متاهل نشده بودند اکثر اوقات در تتبع اماکن متبرکه وزیارات اولیاء الله میرفتند ازان جهت اقامت مستقل نداشتند باوجود این همه حضرت مرشد اشعار میفرمودند که جناب ایشان از کثرت محبت وفرط علاقه خصوصیت هرگاه وناگاه که میسر ایشان میشد از ولایت قندوز اشتیاقمند در ارچی ویا سمنگان که مسکن ایشان بود میآمدند درآن وقت مریدین ایشان فقط چند اشخاص محدود بودند وشب ها همراه کی تسبیح میخواندند واز توجهات خاصه ایشان محظوظ میباشدند در بین من وایشان چندان علاقهٔ دوستی صورت گرفته بود که در

Marfat.com

نظر هر کدام بحول دو جسد یک روح واحد متصور میشدیم باندازۂ کہ روزے لطیفہ سر من در حرکت در آمد کہ قبل ازین حرکت ظاہری نداشتہ بود بندہ ازین واقعہ کہ یکجا ئے برایم طاری شد متفکر بودم مدتے ھمدرین فکر بودم کہ جناب ایشان تشریف آوردند کہ بتاریخ مذکور لطیفۂ سر من نیز چنان حرکت ظاہری پیدا کردہ بود انتہی کلامہ الشریف بعد ازینکہ حضرت مولانا صاحب مرحوم متاھل شدند و جسم لطیف ایشان از کثرت دردوالم نحیف شدہ بود دوستان و مصاحبین ایشان نیز رو بتزاید بود برائے جناب ایشان دران وقت گفتہ بودند کہ از من ذکر دادن است و از شما توجہ کردن لهذا در تمام مریدین حضرت مولانا صاحب مرحوم شخصی نبودہ کہ دران ایام از توجہات حضرت ایشان در کنارہ ماندہ باشد باندازۂ کہ قادمین اوشان را قبل از ملاقات توجہات نمودہ اکثر ایشان را صاحب حیات قلبی میشدند و بعدہ حضرت مولانا صاحب مرحوم تلقین ذکر نمودہ واپس بحضرت ایشان حوالہ میکردند خلص اینکہ ہر کسی را کہ حضرت مولانا صاحب مرحوم اجازۂ خلافت دادہ اند بعد از حضرت مرشدنا بودہ و نیز حضرت ایشان شبی در خانقاہ وشتہ ارچی باین ذرہ نابکار (راقم الحروف) خطاب نمودہ فرمودند کہ تمام توجہات حضرت مولانا صاحب مرحوم در حق من مبذول داشتہ بہ بیست ۲۰ توجہ نمیرسد و تربیہ جناب ایشان اکثر بتوجہات یک نظری و خصوصی در زمان و مکان خاص در دوران جوش و خروش و صحبت شباب حضرت مولانا صاحب مرحوم باتمام رسیدہ و بعد از دورۂ مریضی و تاھل ایشان را در جوار خود خواندہ معاون و ھمکار خود قرار دادند و میفرمودند ھمہ چیز یکہ در وجود من بود در وجود اخون زادہ انتقال یافت ۔ واز صحبت آن قدوۂ ارباب عرفان باعلیٰ درجات کمال و تکمیل مشرف شدند و قطع مراتب ولایات صغریٰ و کبریٰ و علیا و سیر الی اللہ و فی اللہ و عروج در مدارج کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم و وقوف از علوم معیت احاطہ و سریان توحید وجودی و شہودی بتفصیل عمیق حاصل نمودند و از حضور خاصہ نقشبندیہ بطرز خاص حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ و فناء اتم و بقاء اکمل و زوال عین و اثر و فناء فناء را تحقیق یافتند و ارتقاء از جمیع مقامات ظلال و اصول و

Marfat.com

وصول باصل الاصول کہ از شائبہ ظلیت مبرا و یکسواست نقد وقت ایشان گردید و بعد از وفات حسرت آیات حضرت مولانا صاحب مرحوم مرشد مولا ایشان طریقہ عالیہ را چنان رونق دادند کہ از تفصیل آن قلم عاجز میماند بمضمون" ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا " طالبان راہ حقیقت و بادیہ پیمایان سلک معرفت فوج فوج در صحبت ایشان از چہار اطراف و اکناف قدم آوردند و بسا اشخاص در صحبت ایشان بدرجہ ولایت رسیدند و بمجرد یک مجلس ایشان صاحب کشفیات وحالات ومقامات شدند و بیک نظر کیمیا اثر ایشان صاحب ارشاد و خلافت شدند وفحول علماء عصر و اساتذہ ایشان در طلب صحبت ایشان رسیدہ صاحبان حالات وکمالات شدند وعدۂ زیادی از منکرین ایشان بمضمون" الفضل ماشهدت به الاعداء "کہ بغرض مناقشہ ومجادلہ قدم آوردہ بودند از مخالفات خود حاتبرا نمودہ در سلک مریدین ایشان قرار گرفتند و بمدح واوصاف عالیہ ایشان اعتراف ھا نمودند۔ وارشاد والارشاد ایشان نہایت اتم واکمل واقع شد کہ درین عصر و دیار این چنین صحبت للہ ولی اللہ باچنان سرعت واکمال از عجوبہ روزگار میباشد و بسا اشخاص صاحبان ارشاد وخلافت بامریدان واصحاب خود از جناب ایشان اکثر در زاویہ خمول نشستند و مجاذیب ومحبان ایشان در ہر دشت و دیار و کنج و کنار از شوق صہبای آن صاحب اسرار در خاک و خون غلطان وخیزان شدند۔

ورود بپاکستان: جناب ایشان بعد از میان آمدن تاریخ منحوس کفر والحاد ھفت ثور ۱۳۵۷ ھ ہجرت مسنون اختیار نمودہ عازم پاکستان شدند کہ در آن زمان دوران بربریت وقتل وکشتار و غارت وظیفہ وشعار وطن فروشان بی ناموس بود واز ہمہ بیشتر و پیشتر باجحاف اشخاص نجیب خصوصاً عدہ روحانیون وعلی الخصوص مشائخ وقت را شروع نمودہ بودند خلفاء ومریدین جان برکف ایشان را کہ در نقاط مختلف کشور عزیز افغانستان زندگی میکردند بمضمون آیہ کریمہ "وقاتلوهم حتیٰ لا

Marfat.com

تکون فتنة ویکون الدین کله لله " دستور دادند که بر علیه کفر والحاد بر زمند همین بود که آن جان بر کف معرکه دشکر تا آخرین قطره خون جهاد کردند واز هر گونه قربانیها دریغ نه کردند عده در صف قتال جام شهادت را چشیدند عده بضرب وشکنجه وبرق وکلفت بدرجهٔ رفیع شهادت رسیدند عده تا کنون مفقود الاثر میباشند که خانمان واطفال معصوم ایشانان در بادیهٔ حیرت صبح ومسا چشم براه پدروکا زندگانی میکنند اما مبارزین موجوده ایشان که در قید حیات بر علیه کفر وفساد فعلا آمادهٔ کارزار انداز حد وعد بیرون است واحصاء جمیع آن بسیار حذر راست وسکونت جناب ایشان در ابتداء ورود بپاکستان مدتی در منطقه پیر سباق که از توابع مشهور نوشهره کلان است قرار گرفت در ینجا باوجود اندک اقامت تعداو زیادی در سلک ارادت ایشان بیعت نمودند بعد ازین اهالی نوشهره کلان در اشتیاق ایشان گرویده شده در حصه نوشهره آوردند در ینجا طالبان حقائق ومعارف الٰهی که سالها در طلب اهل کمال ومعرفت بودند از هر اطراف واکناف جوق در جوق رجوع آوردند غلغله وشورش مجاذیب ایشان عالمی را در حیرت آورد گاهی بعضی ناواقفان این حالات بطور خود سرانه برای کدام استفسار میآمدند ولی بجر درسیدن از مافی الضمیر خود ها نادم وتائب میشدند زیرا که اکثر مصاحبین و مریدین ایشان اهل علم بودند ودر هر صحبت ایشان مباحث علمی مطرح میگردید علماء ومدرسین وطلبه در مساجد ومدارس آن نواحی اجتماعات وحلقهای ذکر تشکیل میدادند صیحات وصعقات عاشقانه ایشان بگوش هوش هر قاصی ودانی میرسد۔ در روزهای پنجشنبه وجمعه انبوه واژدهام خلق الله چون ایام عیدین بنظر میرسد از ین منطقه بسا اشخاص باکمال از صحبت ایشان بوجود آمدند که امروز هر کدام آنها در مناطق مختلف پاکستان صاحبان خلافت وارشاداند مریدین ومصاحبین زیادی دارند خلص صوبه سرحد نواحی آن بوی وخوی دار الارشاد سرهند پیدا کرد۔

طریقه ارشاد والارشاد حضرت مبارک علیه الرحمه: اما طریقه ارشاد والارشاد ایشان

Marfat.com

قرار ذیل است۔ اولاً طالب را می بینند کہ خلاف عقائد سلف صالحین وائمہ مجتہدین نباشد و کذا اشخاص مذبذب و مائل بفرق جدیدہ را قطعاً تلقین ذکر نمی کنند مادامیکہ از سوء عقیدہ و تزلزل مبرا نشدہ باشد و ہمچنین مردمان دیگر کہ بترک سنن و فعل بدعات مبتلا میباشند مانند ریش کل و ریش کوتاہ و سکریتی و بروتی مو دپرست و خود پرست و سر برہنہ و پاچہ کشال و امثال انہارا ہرگز در طریقہ شان شامل نمی کنند و میگویند کہ بترک سنن کسی بجائی نرسیدہ است۔

محال است سعدی کہ راہ صفا

تواں رفت جز در پی مصطفیٰ

روزی شخصی از مریدین ایشان در ایامیکہ مقیم نوشہرہ بودند از پای چپ داخل مسجد شدہ بود علی الفور باخراج آن امر کردند و فرمودند کہ از پای راست باید داخل مسجد شوید حتیٰ استعمال نمک را کہ قبل از غذا و بعد از ان ثبوت دارد قطعاً از دست نمیدہد و ہمچنین در ملابس و مآکل و عادات و سائر حالات ایشان مطابق سنن معمول میدارند "وقس من ہا بقیۃ مراتب المشروعات" (ازین بقیہ مراتب شرعیہ را قیاس کن) بعد ازین کہ شخصی قادم و طالب باشرائط حسنہ کہ موصوف بود باز ہم باستخارۂ مسنونہ امر مینمایند بعد از ان از لطیفۂ قلب کہ ابتداء اسباق طریقہ عالیہ نقشبندیہ است تلقین مینمایند پس علی ترتیب المراتب بر حسب استعداد سالک بہر لطیفہ آن توجہ نمودہ لطائف عالم امر را باتمام میرسانند و بعدہ شروع در عالم خلق مینمایند پس سبق معروف نفی اثبات را بترتیب معروف اکابر نقشبندیہ اجازہ نمودہ توجہ مینمایند و بعد ازین شروع بہ وقوف لطائف مینمایند ہر گاہ کہ وقوفات باتمام رسید باز از مراقبہ احدیت شروع نمودہ الی اصول لطائف و دائرۂ ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ ہکذا الی آخر سیر طریقہ عالیہ نقشبندیہ کہ دائرۂ لاتعین است میرسانند و بعضی مرتاضین و ممتازین مریدین ایشان مافوق لاتعین کہ دوائر ثلثہ قیومیت و حقیقت صوم و سیف قاطع میباشد نیز بنظر شہود و مشاہدہ نمودہ اند اما ذات بابرکات ایشان در حیات حضرت مولانا صاحب مرحوم

Marfat.com

ایشان را توجه قومیت نموده بودند واز کیفیات آن محظوظ شده بودند در ۱۴۰۲ هجری شخصی از مریدین ایشان که صاحب جذبه قویه وحالات عالیه بودند بزیارت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس الله سره رفته بودند بعد از قدوم آوری دوائر ثلثه مذکوره را برای جناب ایشان نقد وقت یافته تبریک میگفتند وشب وروز ذات بابرکات بتوجه طلاب وقادمین وتربیه اشخاص خدا پرست وحق بین معروف میباشند وبه دیگر کارهای دنیوی کدام جزوی اشتغال نورزیده اند از ان رو مریدین ایشان باندک فرست بعد بیت کاروبار خویش میدانند خلص از سالکین ومریدین ایشان چه تذکر نمایم اشخاص غیر سالک ومصاحب محض که با ایشان صحبت نموده اند صاحبان بسی کشفیات وجذبات وحالات شده اند در ینجا یک مکتوب ایشان که موید این مدعاست باعث تحریر میگردد وو درایامیکه بنده راقم الحروف در مدرسه مولانا ابوبکر تایبادی واقع تایباد در ایران سکونت پذیر بودم مکتوب فیض مصحوب ایشان از پاکستان بتوسط شیخ مولوی صاحب بنام رسید مرقوم ومعنون باین عنوان بود که بالعبارة تحریر میشود......

بسم الله الرحمن الرحیم بحضور ارجمند واقدس فرزند روحی ومعنوی ام دامالا علی محمد بلخی ابو الاسفار صاحب راتحفه سلام تقدیم وامید قبول دارم وهمه رفقاء ودوستان وسالکین اینجانب سلام های صمیمانه خودها بحضور تان تقدیم وارسال میدارد وخودم وارجمندان وفامیل حقیر نیز لباس صحت در بردارند وبدعاء خیر ونیک تان مشغول است وموفقیت وترقی دارین تان را از ذات بی چون مسئلت داریم ثانی از لطف های تان که دوباره یادآوری وارسال نامه ها ممنون نمودید مشکوریم که الحمد لله در رشته محبت فتور زفته ونخواهد رفت واز خداوند جل جلاله از دیار آن را طالبم ارجمند ا بنده را از کبودی فرستادن مکتوب مع زور داریه چند وجه که اول کثرت شغل رفقاء ومریدان است که در اکثر وقت فرصت بتداوی ندارم اگر مریض شوم الحمد لله که خدمت دین اسلام است معروف هستم ثانی چندان حوصله تحریر وخط ندارم لهذا انشاء عرض میشود که قلت ارسال مکتوب های بنده از فراموشی ولی

Marfat.com

محبتی نیست و تجلا لیت خداوند قسم است کہ درین تحریر آب دیدۂ بندہ ریزان است و نشان اش در آخر مکتوب معلوم خواهد نمود یدکہ خط را مخدوش گردانیدہ

از طرف فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن

قبل ازین بندہ راقم الحروف یک قطعہ دعا و سلام منظوم مشتمل با صطلاحات خاصہ ارباب اشارات و عرفان از ایران برای ایشان ارسال نمودہ بودم چنانچہ اشارتی ازان نیز درین مکتوب کردہ اند بقولہ الشریف "ثانی از لطف ھای تان کہ در بارہ یادآوری و ارسال نامہ ھا ممنون نمودید مشکوریم" انتھی قولہ الشریف۔

برویم در اصل سخن مدت چیزی کمتر سہ سال در نوشہرہ سکونت کردند و بعد ازین در قسمت باڑہ در منطقہ گجوری حصہ مسمّٰی بہ منڈیکس خانقاہ عالیہ و مدرسہ مسماۃ بدار العلوم سیفیہ در جوار آن بنا کردند۔ (ختم شد کلام مولانا علی محمد بلخی)

حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مبارک ۲۶ سال در باڑہ سکونت کردند و در خدمت شریعت و طریقت عمرے گذاشتند باز بوجہ شر و رفتنہ وہابیت و نجدیت بتاریخ ۲ مارچ (فروری) ۲۰۰۶ء باڑہ را خیر باد گفتند و بطرف لاہور ہجرت کردند و منطقہ لکھوڈیر (فقیر آباد) سکونت اختیار کردند تا دم اخیر انجار اشرف بخشید۔

وفات حسرت آیات: بتاریخ ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۷ جون (جون) ۲۰۱۰ء بروز یکشنبہ صبح ۴ بجہ تقریباً مرغ روح حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ از بنجرۂ جسم پرواز کردہ۔ در بارۂ حالات وفاتش صاحبزادہ والاشان مولانا احمد سعید یار سیفی فرمودہ اند کہ......

مایان یعنی فرزندان مبارک و نواسہ ہائے مبارک دو نفر بہ ہمرائے مبارک صاحب تمام شب در

Marfat.com

خدمتش می بودیم، امشب نوبت من (احمد سعید السیفی) و سید احمد حسین بود ولیکن احمد حسین موجود نه بود چرا که او به دوئی سفر کرده بود ما تنها بودم۔ وقتیکه مبارک صاحب به فراش خود رفتند خوابش نه بردند به فقیر گفتند که امشب بسیار گران شب است و معلوم میشود که شاید امشب شب سفر و رفتن است چندین دفعه این جمله را تکرار نمودند بعد ابرائے ما یان فرمودند که ما از شما راضی هستم و فرمود که شما با ما خو کنید ما یان عرض نمودیم که شما خو نمائید فرمود که از ما نخواست۔

تقریباً ساعت یک بجۂ شب سه ۳ پیاله چائے نوشیدند و یک شعر پشتو را خواندند که مفهومش این بود که "درین دنیا هر که آمده است به جهان ثانی میروند و نعره هائے مرگ به هر دم است" و بعد از یں فرمادند که خوابم آمد من عرض کردم که شما بخوابید و آن مبارک صاحب خواب شدند۔ تقریباً ساعت پاؤکم دو بجه دفعتاً هر دو دست خود را بالا نمودند من به تعجیل استادم و مبارک را زیر سر مبارکش دست نهاده و بر خود تکیه نموده نشاندم به چهره مبارکش دیدم که آثار جانکندن بود سر مبارکش به سینۂ من بود و به آواز آهسته کلمه شهادت را شروع نمودند به اشاره ما یان را هم حکم کردند که کلمه شهادت بخوانیم ما یان نیز کلمه شهادت را خواندیم و روح مبارک آن محبوب سبحان به اعلیٰ علیین پرواز نمود۔ دهن مبارکش را خود بند نمود و چشمهائے خویش را خود شان بند نمودند و چهرۂ مبارکش را خود شان بطرف قبله تحویل نمود و جان را به جان آفرین سپردند۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ماہنامہ

بہار اسلام
لاہور

تفہیم قرآن کا انوکھا انداز
بہار قرآن

احادیث مصطفی ﷺ کی عام فہم تشریح
بہار حدیث

فقہی مسائل سمجھنے کا آسان ذریعہ
بہار فقہ

مکتوبات امام ربانی (مترجم)

رسول اللہ ﷺ کے شب و روز

اس کے علاوہ اور بہت کچھ جو کسی بھی علم دوست انسان کیلئے نہایت ضروری ہے

ابھی اور اسی وقت سالانہ ممبر شپ حاصل کیجئے

خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو بھی دعوت دیجئے

زر تعاون 20 300

انجمن بہار اسلام لاہور

0333 / 0312 4229760
mam_saifi@yahoo.com
0322 / 0313 4642506
h_atiab@yahoo.com

Marfat.com

بہار اسلام پبلیکیشنز کے خاص تحفے

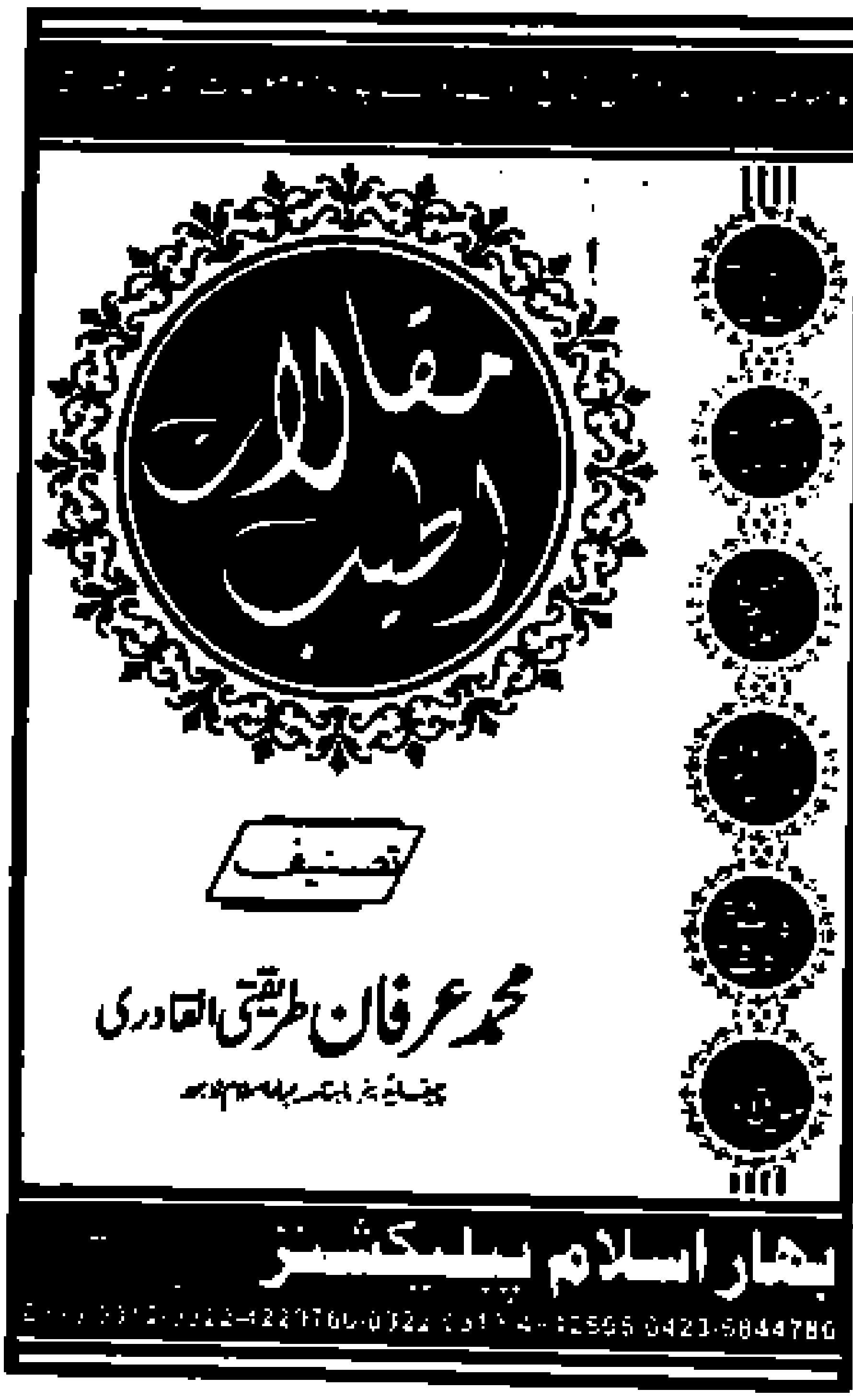

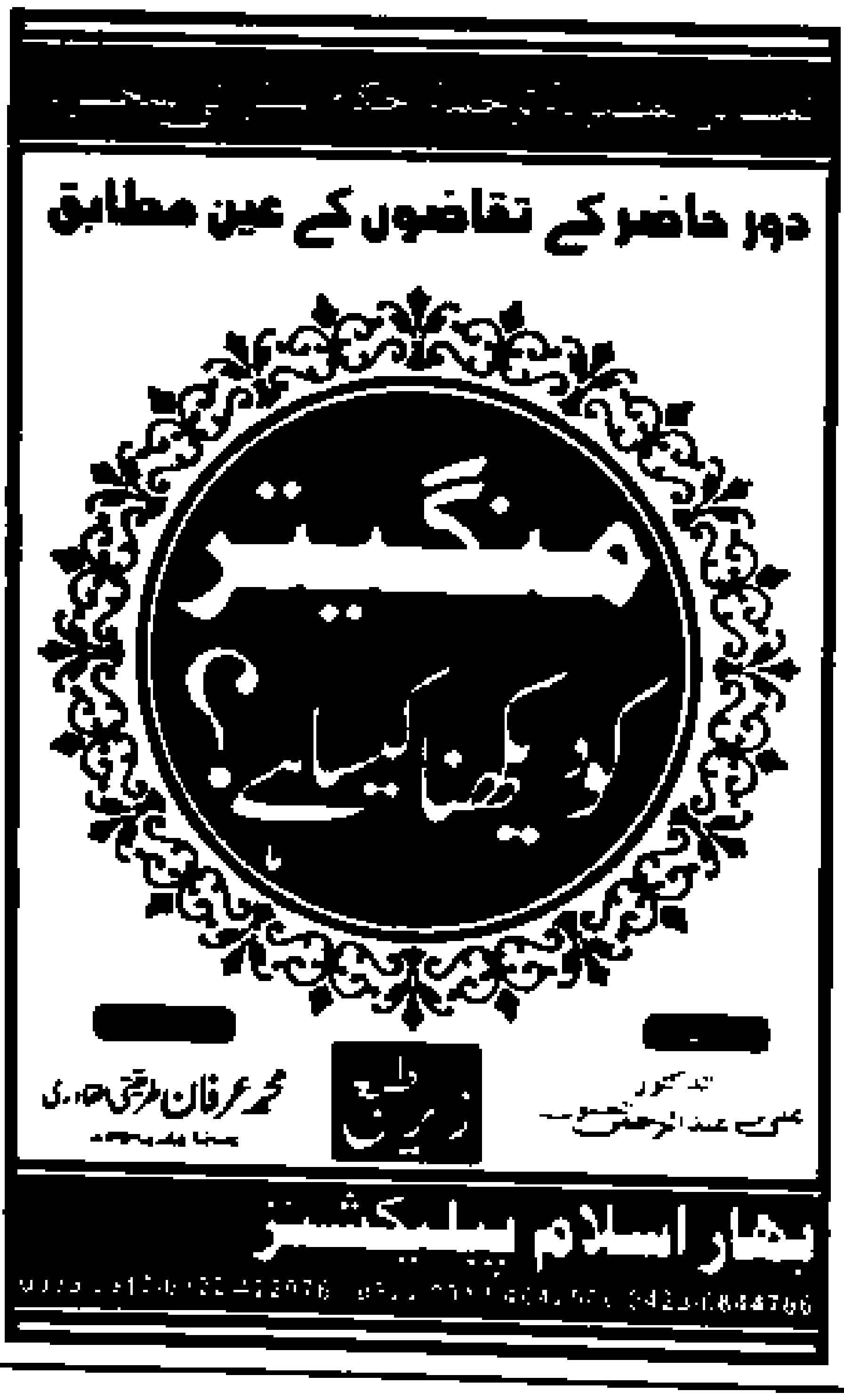

Marfat.com

سیفی کیپ ہاؤس

ہمارے ہاں اسلامی کتب، ہر قسم کی ٹوپی، عمامہ، مسواک، تسبیح
تلاوت، نعت اور تقاریر کی آڈیو ویڈیو سی ڈیز دستیاب ہیں۔

نوٹ: ماہنامہ بہار اسلام کا تازہ شمارہ یہاں سے حاصل کریں۔ نیز گذشتہ شمارے بارعایت خرید فرمائیں

پروپرائٹر: صوفی محمد اصغر علی سیفی
0333-4783166

بہار اسلام ویلفیئر سوسائٹی

ٹب | گلاس | پلیٹیں | جگ | دریاں | قالین

آپ کے خوشی غمی کے مواقع میں بہار اسلام آپ کے ساتھ

0322 4477442

0300 4625526

Marfat.com

دارالعلوم جامعہ سیفیہ (رجسٹرڈ)

میں

برائے طلباء و طالبات

درس نظامی کی کلاسز کا

داخلہ جاری ہے

ثانویہ عامہ

عالمہ فاضلہ

ترجمہ قرآن

منجانب محمد عباس مجددی سیفی ناظم اعلیٰ جامعہ ھذہ

4229760

ڈی ون بلاک گجر پورہ سکیم شیر شاہ روڈ لاہور

Marfat.com

عکس مجدد الف ثانی
حضرت امام ربانی

جہان فانی کی فکر پروازیاں مختلف جوانب واطراف سے پھرتی پھراتی ایسے کوہ قاف میں داخل ہوگئی تھیں جہاں شیطان کی حکمرانی تھی اور اس کے چیلے مذہب ابلیس کے مطابق اس کا نظام چلا رہے تھے۔ ظلم وجور، فسق وفجور، ننگ دھڑنگ تہذیب اور جہان عالم سے بدتر نظام معاشرت ان کا نصاب حکمرانی تھا۔ ''اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے پتھر کے صنم'' دلوں کے مندروں میں راج کررہے تھے، اوران ''خود تیار کردہ خداؤں'' کی عبادت زوروشور سے جاری تھی۔ دنیا کی اس اندھیر نگری کو نور ہدایت سے روشن کرنے کیلئے آسمان نبوت سے آفتاب عالمتاب طلوع ہوا جس سے ہر طرف جگمگ جگمگ ہوگئی۔ آسمان نبوت کے آخری آفتاب نورتاب سے بہت سارے ماہتاب چمکے جنہوں نے ظلمات کی تہوں میں گھس کر اجالے بکھیرے اور ہر طرف ضوء اسلام کی تابناکیاں پھیل گئیں۔

رسول محتشم ﷺ کے نظروں سے اوجھل ہوجانے کے بعد شیرازۂ امت کو ادھیڑ بکھیر سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں سے خوش بختوں کو چن لیا جنہیں ''اولیاء اللہ'' ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ برگزیدہ ہستیاں ہر دور میں امت محمدیہ کے ان افراد کی سیدھی سمت راہنمائی فرماتی ہیں جو کسی بھی وجہ سے اپنی صحیح سمت کھو بیٹھتے ہیں۔ دورِ حاضر کی ایک عبقری شخصیت ''شیخ الحدیث استاذ العلماء [illegible] مبارک علیہ الرحمۃ'' ایسی ہی بزرگ ترین ہستیوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ ایسے مناصب کیلئے منتخب فرماتا ہے۔ چند ماہ قبل (26 اور 27 جون 2010ء کی درمیانی رات) وہ اپنی حیات مستعار کو لوٹا کر سرخرو ہوچکے ہیں۔ ان کے تمام تر تجدیدی کارناموں میں سے ممتاز ترین کارنامہ ان کا اور ان کے متوسلین کا سنن نبویہ کی پیروی ہے۔ ملک کے طول وعرض میں بہت سے آستانے اور پیرخانے بستے ہیں مگر جو عملی فکر ان احباب میں نظر آتی ہے کسی اور جگہ نظروں سے نہیں گزری۔

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد ان کے مختصر حالات، ان کے پیران طریقت کی بالاختصار سوانح کے ساتھ ''عکس مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سے شائع ہوئے۔ اس کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں حضرت مبارک صاحب، ان کے صاحبزادگان اور اجل خلفاء کرام کے تصویری ریکارڈ کو شامل کیا گیا تھا۔ اس البم نما کتاب کی اہمیت جاننے کیلئے اتنا کافی ہے کہ محض ساڑھے چار ماہ کے قلیل عرصے میں تمام ایڈیشن ختم ہوچکا ہے اور ابھی تک عوامی تشنگی بدستور ہے۔ احباب کے پرزور اصرار پر اس کا دوسرا ایڈیشن نئے اضافے کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف [illegible] صاحب کی ہمتوں کو جولانیاں عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ''بہار اسلام پبلی کیشنز'' اور انجمن بہار اسلام کے جملہ اراکین کو حوصلہ مزید عطا فرمائے جنہوں نے متوسلین کے اصرار کا خیر مقدم کیا۔

محمد عرفان طریقتی القادری، ایڈیٹر ماہنامہ بہار اسلام

Marfat.com